تصدیق شدہ اشاعت
گجرات، گوجرانوالہ، لاہور، اسلام آباد، خیبر پختونخوا کا واحد ترجمان منفرد روزنامہ اخبار

DAILY POWER OF PAKISTAN ISLAMABAD

★★★ ہر خبر آپ تک ★★★

روزنامہ پاور آف پاکستان اسلام آباد

Power of Pakistan News Agency

چیف ایڈیٹر: مرزا احمد علی

powerofpakistannewsagency.online

جلد نمبر 02 | جمعتہ المبارک 16 جنوری 2026، 26 رجب المرجب 1447ھ | صفحات 08 قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 154

نواز شریف آئی ٹی سٹی میں بہترین غیر ملکی ادارے کیمپس قائم کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے آئی ٹی کی فیلڈ میں پاکستان کا نام روشن کرنے والی صدارتی ایوارڈ یافتہ ارفع کریم کو خراجِ تحسین پیش کیا

نو سال کی عمر میں دنیا کی سب سے کم عمر مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل بننے والی ارفع کریم پنجاب کی ہر بیٹی کیلئے مثال ہے، پاکستان کی ہونہار اور ذہین ترین بیٹی ارفع کریم کو تادیر یاد رکھا جائے گا

لاہور (این این آئی) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے آئی ٹی کی فیلڈ میں پاکستان کا نام روشن کرنے والی صدارتی ایوارڈ یافتہ ارفع کریم کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ وزیراعلیٰ (بقیہ نمبر 1)

لاہور: چیف سیکرٹری پنجاب زاہد اختر زمان سول سیکرٹریٹ میں ڈپٹی کمشنرز کے ویڈیو لنک اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

خوشحالی کا واحد راستہ پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہے، مصدق ملک

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر موسمیاتی تبدیلی مصدق ملک نے کہا ہے کہ مخصوص طبقے کو سستی بجلی، (بقیہ نمبر 2)

ملک کی ہونہار بیٹی ارفع کریم کو دنیا سے رخصت ہوئے 14 برس بیت گئے

لاہور (این این آئی) ملک کی ہونہار بیٹی ارفع کریم کو دنیا سے رخصت ہوئے 14 برس بیت گئے (بقیہ نمبر 3)

اسلام آباد: وزیراعظم محمد شہباز شریف وزارتوں میں سول سروسز میں اصلاحات اور کارکردگی کی تشخیص کے نظام سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

پاکستان عالمی مسابقت میں پیش رفت کر رہا ہے، ابھی طویل سفر باقی ہے، احسن اقبال

عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے لیے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے، سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر معاشی پالیسیوں میں تسلسل لانا ہوگا، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات اور خصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان ایک ایٹمی قوت ہونے کے ساتھ ساتھ آج دنیا بھر میں جے ایف-17 طیارے بھی فروخت کر رہا ہے، ٹریکٹر سازی، آٹوموبائل اور انجینئرنگ کے شعبوں میں بھی نمایاں ترقی دیکھنے میں آئی ہے، تاہم عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے لیے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے، سیاسی اختلافات سے بالاتر (بقیہ نمبر 6)

ٹنل بورنگ ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی منصوبہ پنجاب کا ”اسٹار پراجیکٹ“ قرار

ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک کے وفد کی محکمہ ہاؤسنگ آمد، سیکرٹری نورالامین مینگل سے ملاقات

لاہور (این این آئی) محکمہ ہاؤسنگ پنجاب میں ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک (AIIB) کے وفد نے سیکرٹری ہاؤسنگ نورالامین مینگل سے ملاقات کی، جس میں قرض معاہدوں اور صوبے میں جاری ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ترجمان کے مطابق وفد نے (بقیہ نمبر 4)

وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا راولپنڈی میں کتے کے کاٹنے کے بڑھتے واقعات کا نوٹس

لاہور (این این آئی) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے راولپنڈی میں (بقیہ نمبر 5)

ملک میں معاشی استحکام آگیا اب ترقی کے اقدامات کریں گے شہباز شریف

وفاقی دارالحکومت میں شہباز شریف کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں وفاقی وزرا سمیت دیگر اعلیٰ حکام نے شرکت کی، بھارت کے خلاف جنگ جیتنے کے بعد پاکستان کے لڑاکا طیاروں کی دنیا بھر میں مانگ بڑھ گئی ہے

کئی ممالک لڑاکا طیاروں کے لیے بات کر رہے ہیں، اِس سے ملک کی معیشت کو فائدہ ہوگا، دہشتگردی کی لعنت کا خاتمہ کر کے دم لیں گے، پاکستان نے معاشی میدان میں کم وقت میں بہتر پیشرفت دکھائی

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں پاکستان ضرور کامیاب ہوگا۔ وفاقی دارالحکومت میں شہباز شریف کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں وفاقی وزرا سمیت دیگر اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ بھارت کے خلاف جنگ جیتنے کے بعد پاکستان کے لڑاکا طیاروں کی دنیا بھر میں مانگ بڑھ گئی ہے، کئی ممالک لڑاکا طیاروں کے لیے بات کر رہے ہیں، اِس سے ملک کی معیشت کو فائدہ ہوگا۔ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں (بقیہ نمبر 10)

پنجاب حکومت کا غیر استعمال شدہ سرکاری اراضی سے آمدن بڑھانے کے لیے بڑا فیصلہ

غیر استعمال شدہ سرکاری زمین نیلامی کر کے 10 سے 20 سال کے لیے طویل المدتی لیز پر دیا جائیگا' ذرائع

لاہور (این این آئی) پنجاب حکومت نے صوبے بھر میں غیر استعمال شدہ سرکاری اراضی سے آمدن بڑھانے کے لیے بڑا فیصلہ کر لیا۔ ذرائع کے مطابق صوبے میں موجود غیر استعمال شدہ سرکاری زمین کی نیلامی کی جائے گی اور اسے 10 سے 20 سال کے لیے طویل المدتی (بقیہ نمبر 7)

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اسکولوں میں ڈیجیٹل کیمروں کی تنصیب کا فیصلہ

لاہور (این این آئی) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے تحت چلنے والے اسکولوں میں ڈیجیٹل کیمرے نصب کرنے کا (بقیہ نمبر 8)

منامہ: صدر آصف علی زرداری شاہ حمد بن عیسیٰ الخلیفہ القدیبیہ پیلس سے ملاقات کر رہے ہیں۔

تعلیمی سفارت کاری بین الاقوامی روابط کا دیرپا اور موثر ذریعہ ہے، یوسف رضا گیلانی

قائم مقام صدر مملکت سید یوسف رضا گیلانی کا یونیورسٹی آف لندن کے وفد اور سابق طلبہ کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ سے خطاب

اسلام آباد (این این آئی) قائم مقام صدر مملکت سید یوسف رضا گیلانی نے تعلیمی سفارت کاری کو بین الاقوامی روابط کا ایک دیرپا اور موثر ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کے تعلیمی شعبہ میں موجود گہرے مسائل کے حل اور نوجوانوں کو تیزی سے بدلتی دنیا کیلئے تیار کرنے کی (بقیہ نمبر 9)

پی ٹی آئی نے جو کمٹمنٹ کی تھی وہ ساری انہوں نے تبدیل کی، شرجیل میمن

کراچی (این این آئی) وزیر اطلاعات سندھ شرجیل میمن نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی نے جو کمٹمنٹ کی (بقیہ نمبر 11)

اسپیکر ایاز صادق نے اپوزیشن لیڈر کی تعیناتی کیلئے مشاورت مکمل کر لی

اسلام آباد (این این آئی) اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے ایوان میں اپوزیشن لیڈر کی تعیناتی (بقیہ نمبر 12)

جی پی او خودکش حملے کے شہداء ہمارے سر کا تاج ہیں، محسن نقوی

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے 10 جنوری 2008 کو جی پی او چوک پر ہونے (بقیہ نمبر 13)

ہر گزرتے سال کے ساتھ نمایاں بہتری دیکھ رہے ہیں، وزیر اطلاعات

یونیورسٹی آف لندن کی پاکستان کے تعلیمی شعبے سے وابستگی اور خلوص کو سراہتا ہوں، تعلیمی تعلق وقت کے ساتھ مزید مضبوط اور موثر ہوتا رہا ہے، عطاء تارڑ

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر اطلاعات عطاء اللہ تارڑ نے کہا ہے کہ ہر گزرتے سال کے ساتھ نمایاں بہتری دیکھ رہے ہیں۔ یونیورسٹی آف لندن کے وفد کے اعزاز میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معزز اور باوقار اجتماع سے خطاب کا موقع (بقیہ نمبر 14)

پی ٹی آئی والے اڈیالہ جیل کے باہر خواتین کو ڈھال بناتے ہیں: عظمیٰ بخاری

اڈیالہ جیل، زمان پارک یا پاکپتن کا پیر خانہ نہیں، جہاں ہر ہفتے بمعہ اہل و عیال اور چند کرائے کے لوگوں کے ساتھ تماشا لگایا جاتا ہے

لاہور (این این آئی) وزیر اطلاعات و ثقافت پنجاب عظمیٰ بخاری نے پاکستان تحریک انصاف کے حالیہ بیانات پر ردِعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کوئی اڈیالہ جیل، زمان پارک یا پاکپتن کا پیر خانہ نہیں جہاں ہر ہفتے اہلِ خانہ اور چند کرائے کے لوگوں کے ساتھ تماشہ لگایا جائے، حقیقت یہ ہے کہ اڈیالہ جیل کے باہر پی ٹی آئی کا کوئی ذمہ دار عہدے دار تک موجود نہیں ہوتا، جبکہ خواتین کو دانستہ طور پر ڈھال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، (بقیہ نمبر 29)

فضائی حدود کی مختلف اوقات میں بندش کا نوٹم جاری

لاہور اور کراچی فلائٹ انفارمیشن ریجن کے مختلف سیکٹرز 14 اور 15 جنوری کو بند ہوں گے

کراچی (این این آئی) ایئرپورٹ اتھارٹی نے فضائی حدود کی مختلف اوقات میں بندش کا نوٹم جاری کر دیا جس کے مطابق کراچی لاہور فلائٹ ریجن کے مختلف فضائی روٹس دو روز مختلف اوقات میں بند رہیں گے۔ جاری کردہ نوٹم کے مطابق لاہور اور کراچی فلائٹ انفارمیشن ریجن کے مختلف سیکٹرز 14 اور 15 جنوری کو بند ہوں گے۔ اس دوران کمرشل پروازوں کو احتیاط کی ہدایت کی گئی ہے، کمرشل ایئرلائنز کے پائلٹوں کو متبادل روٹس کے ذریعے طیاروں کو اڑانے کی ہدایت کی (بقیہ نمبر 17)

ایران میں کشیدہ صورتحال، پاکستان ایران فیری کا پہلا سفر مؤخر

کراچی (این این آئی) ایران میں کشیدہ صورتحال کے باعث پاکستان ایران فیری کا پہلا سفر مؤخر کر دیا گیا۔ کراچی پورٹ کے ذرائع کے مطابق کراچی تا چاہ بہار فیری کے لیے بکنگ روک دی گئی ہے اور صورتحال واضح ہونے تک چاہ بہار کا سفر 22 جنوری تک نہ ہونے (بقیہ نمبر 16)

صدر زرداری کی بحرین کے شاہ حمد بن عیسیٰ سے ملاقات، دوطرفہ تعلقات کے فروغ پر اتفاق

بحرین کا اعلیٰ ترین ایوارڈ وسام الشیخ عیسیٰ بن سلمان آل خلیفہ من الدرجۃ الاولیٰ دیا گیا

منامہ (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری نے بحرین کے شاہ حمد بن عیسیٰ آل خلیفہ سے منامہ میں ملاقات کی جس میں دونوں رہنماؤں کے درمیان دوطرفہ تعلقات کے فروغ پر اتفاق اور پاکستان اور بحرین کے برادرانہ تعلقات کو نئی جہت دینے کے عزم کا اعادہ کیا گیا ہے۔ جاری اعلامیہ کے مطابق قصر القضیبیہ آمد پر صدر مملکت کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا اور بحرین کا اعلیٰ ترین ایوارڈ وسام الشیخ عیسیٰ بن سلمان آل خلیفہ من الدرجۃ الاولیٰ دیا گیا۔ صدر مملکت کو ایوارڈ دوطرفہ (بقیہ نمبر 15)

صوبائی وزیر مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ کے مختلف اضلاع کے ہنگامی دورے

گوجرانوالہ و گجرات شاہراہوں کی لین مارکنگ، پینٹ، کرب سٹون اور پلانٹس کی چیکنگ

لاہور (این این آئی) صوبائی وزیر مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ کے مختلف اضلاع کے ہنگامی دورے کئے انہوں نے گوجرانوالہ میں چن دا قلعہ فلائی اوور کے اردگرد شاہراہوں کا جائزہ لیا تاکہ جاری مرمتی اور بیوٹیفیکیشن کے کام کا معائنہ کیا جا سکے۔ فٹ پاتھ سے موٹر سائیکلیں گزرنے کی وجہ سے کرب سٹون خراب ہونے پر وزیر نے فوری نوٹس لیا۔ صوبائی وزیر نے ڈی سی گوجرانوالہ اور ٹریفک پولیس افسران سے فون پر رابطہ کیا اور فٹ پاتھ پر موٹر سائیکل چلانے والوں (بقیہ نمبر 18)

لاہور: چیئرمین پنجاب ریونیو اتھارٹی معظم اقبال سپرا، فیلڈ آپریشنز افسران سے بذریعہ ویڈیو لنک اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

پنجاب بھر میں 1092 ٹریفک حادثات میں 23 افراد جاں بحق، 1242 زخمی

لاہور (این این آئی) ایمرجنسی سروسز ڈیپارٹمنٹ نے گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران پنجاب بھر میں 1092 ٹریفک حادثات پر ریسپانڈ کیا جن میں 525 افراد شدید زخمی ہوگئے جنہیں فوری طور پر نزدیکی ضلعی و تحصیل کے ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ 717 معمولی زخمی لوگوں کو ریسکیو میڈیکل ٹیموں کے جائے (بقیہ نمبر 30)

مٹھی: چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری تھر انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور اسکول آف ماڈرن سائنسز کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کی ایل وائی 80 میزائل کے کامیاب تجربے پر پاک بحریہ کے سائنسدانوں اور انجینئرز کو مبارکباد

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ایل وائی 80 میزائل کے کامیاب تجربے پر پاک بحریہ کے سائنسدانوں اور انجینئرز کو دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر اور نیول چیف ایڈمرل نوید اشرف کی قیادت میں پاکستان نے دفاعی میدان میں ایک اور اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ زمین (بقیہ نمبر 31)

امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمن اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

عرصہ دراز سے پنجاب میں ٹیکس نہ دینے والوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کا فیصلہ

صوبہ بھر میں سروسز فراہم کرنیوالی کمپنیوں کو پی آر اے سے لازم رجسٹریشن کروانا ہوگی

لاہور (این این آئی) چیئرمین پنجاب ریونیو اتھارٹی معظم اقبال سپرا کی زیر صدارت فیلڈ آپریشن کی کارکردگی بارے اجلاس ہوا۔ محصولات کے اہداف اور ای آئی ایم ایس رجسٹریشن بارے کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ عرصہ دراز سے پنجاب میں ٹیکس نہ دینے والوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبہ بھر میں سروسز فراہم کرنیوالی کمپنیوں کو پی آر اے سے لازم رجسٹریشن کروانا ہوگی۔ ای آئی ایم ایس اور ٹیکس (بقیہ نمبر 19)

قائم مقام صدر سے اطالوی سفیر کی ملاقات، مختلف شعبوں میں تعاون کے فروغ پر تبادلہ خیال

2025 میں اٹلی نے 15,000 سے زائد پاکستانی طلبہ کو ویزے جاری کیے، اطالوی سفیر کی بات چیت

اسلام آباد (این این آئی) قائم مقام صدر سید یوسف رضا گیلانی سے اطالوی سفیر مارلینا آرمِلین نے یہاں ایوانِ صدر میں ملاقات کی۔ بدھ کو ایوان صدر کے میڈیا ونگ کے مطابق ملاقات میں پاکستان اور اٹلی کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے اور مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ پاکستان اور اٹلی کے درمیان 75 سال سے زائد عرصہ پر محیط سفارتی تعلقات قائم ہیں جو دیرینہ دوستی اور اہم بین الاقوامی (بقیہ نمبر 32)

وفاقی وزیر ثقافت اور اردن میں نامزد سفیر کی ملاقات، دوطرفہ تعاون پر تبادلہ خیال

اسی طرح اردن کی ثقافت کا ہفتہ بھی پاکستان میں منعقد کیا جا سکتا ہے، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن اورنگزیب خان کھچی سے اردن میں پاکستان کے نامزد سفیر میجر جنرل (ر) خرم سرفراز خان نے نیشنل ہیریٹیج اینڈ کلچر ڈویژن میں ملاقات کی۔ ملاقات میں سیکریٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن، اسد رحمٰن گیلانی بھی موجود تھے۔ ملاقات کے دوران پاکستان اور اردن کے مابین دوطرفہ سفارتی اور ثقافتی تعلقات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر نے کہا کہ معرکہ حق کے بعد پاکستان کو (بقیہ نمبر 22)

پاکستان کا بھارتی قومی سلامتی کے مشیر کے تاریخ کا بدلہ لینے سے متعلق بیان پر اظہار تشویش

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان کی جانب سے بھارتی قومی سلامتی کے مشیر کے تاریخ کا بدلہ لینے سے متعلق بیان پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔ ایک بیان میں ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ بھارتی این ایس اے کے بیان سے متعلق رپورٹس دیکھی ہیں، نفرت پر مبنی ایسے (بقیہ نمبر 21)

ترقی یافتہ پنجاب کی جانب اہم اقدامات جاری

افسران کی کارکردگی جانچنے کے لیے اسٹیئرنگ کمیٹی تشکیل

لاہور (این این آئی) محکمہ ہاؤسنگ پنجاب نے وزیراعلیٰ پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت جاری ترقیاتی منصوبوں کی مؤثر نگرانی اور افسران کی کارکردگی جانچنے کے لیے اسٹیئرنگ کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ ترجمان محکمہ ہاؤسنگ کے مطابق سیکرٹری ہاؤسنگ نورالامین مینگل کی ہدایت پر اس حوالے سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ چھ ممبران پر مشتمل اس (بقیہ نمبر 20)

سازش کے تحت سندھ کی کردار کشی، جھوٹے بیانیے کا جواب تھرپارکر کی ترقی ہے، بلاول

ہم پورے سندھ میں اسی طرح محنت کر رہے ہیں، ہماری حکومت عوام دوست حکومت ہے، کہ تھرپارکر کی ترقی پاکستان کی ترقی کے لیے ضروری ہے، تقریب سے خطاب

مٹھی (این این آئی) پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ ایک سازش کے تحت سندھ کی کردار کشی کی جاتی ہے اس جھوٹے بیانیے کا جواب تھرپارکر کی ترقی ہے، ہم پورے سندھ میں اسی طرح محنت کر رہے ہیں، ہماری حکومت عوام دوست حکومت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے سندھ کے ریگستانی علاقہ پر محیط ضلع تھرپارکر میں این ای ڈی یونیورسٹی سے الحاق شدہ (بقیہ نمبر 33)

کمشنر لاہور مریم خان کا ٹی ایچ کیو مرید کے شیخوپورہ کا دورہ

ہسپتال کے میل اور فی میل وارڈز میں طبی سہولیات کا تفصیلا جائزہ لیا

لاہور (این این آئی) وزیراعلی پنجاب ہدایات کے مطابق کمشنر لاہور کے سرکاری ہسپتالوں کے دورے جاری ہیں۔ کمشنر لاہور مریم خان نے ٹی ایچ کیو ہسپتال مرید کے شیخوپورہ کا دورہ کیا اور ہسپتال میں طبی نگہداشت پروٹوکولز مانیٹرنگ و صفائی صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے انفارمیشن ڈیسک و مین ریسیپشن سنٹر سے طبی سہولیات فراہمی راہنمائی کا جائزہ لیا۔ کمشنر لاہور نے ہسپتالوں (بقیہ نمبر 24)

لاہور، ایل سی سی اے گراؤنڈ اور نیشنل کرکٹ اکیڈمی کو اپ گریڈ کرنے کا فیصلہ

لاہور (این این آئی) پاکستان کرکٹ بورڈ نے ایل سی سی اے گراؤنڈ اور نیشنل کرکٹ اکیڈمی کو اپ گریڈ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں پی سی بی نے تعمیراتی کاموں کے لیے فرمز کو اشتہار کے ذریعے دعوت دے دی۔ تعمیراتی (بقیہ نمبر 23)

فیروزوالہ میں سلنڈر دھماکہ، صوبائی وزیر لیبر محمد منشاء اللہ بٹ کا نوٹس، رپورٹ طلب

لاہور (این این آئی) فیروزوالہ میں سلنڈر دھماکہ کے بعد صوبائی وزیر لیبر محمد منشاء اللہ بٹ نے فوری نوٹس لیتے ہوئے ڈی جی لیبر سے واقعے کی تفصیلی رپورٹ طلب کی اور زخمیوں کو فوری اور مکمل طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت دی۔ صوبائی وزیر نے واقعے میں ممکنہ غفلت کے پہلوؤں کا جائزہ لینے کا حکم دیا اور لیبر ڈیپارٹمنٹ کے (بقیہ نمبر 25)

لاہور: صوبائی وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق زیر تعمیر جناح انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر جاری پیش رفت کا جائزہ لے رہے ہیں۔

لاہور: صوبائی وزیر زراعت و لائیو سٹاک سید عاشق حسین کرمانی امریکی بزنس وفد سے ملاقات کر رہے ہیں، اسپیشل اسسٹنٹ وزیر اعلیٰ پنجاب سلمیٰ بٹ بھی موجود ہیں۔

صوبہ بھر میں مریم نواز راشن کارڈ کی تقسیم کا عمل تیزی سے جاری

کمشنر سوشل سیکیورٹی ذوالفقار علی کھرل کی زیر صدارت راشن کارڈ پیش رفت کا جائزہ اجلاس

لاہور (این این آئی) صوبہ بھر میں وزیر اعلی پنجاب کے مزدور دوست پروگرام کے تحت مریم نواز راشن کارڈ کی تقسیم کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اس ضمن میں کمشنر سوشل سیکیورٹی ذوالفقار علی کھرل کی زیر صدارت راشن کارڈ کی تقسیم میں پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں انہیں راشن کارڈ کی تقسیم سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ کمشنر (بقیہ نمبر 34)

کامیڈین قیصر پیا کا ٹریفک سگنل پر قیمتی موبائل لوٹ لیا گیا

لاہور (این این آئی) نامور کامیڈین اور اسٹیج اداکار قیصر پیا سے واردات ہوگئی، ملزم قیمتی موبائل لوٹ کر لے گئے۔ لاہور کے گارڈن ٹاؤن تھانے میں درج مقدمے کے مطابق قیصر پیا نے ٹریفک سگنل پر گاڑی روکی تو ایک ملزم نے گاڑی پر ہاتھ مارا اور جھگڑا شروع کر دیا۔ (بقیہ نمبر 36)

قتل کے الزام میں سزائے موت پانے والے مجرم 4 سال بعد بری

لاہور (این این آئی) لاہور ہائیکورٹ نے قتل کے الزام میں سزائے موت پانے والے مجرم الفت کی سزا 4 سال بعد کالعدم قرار دے کر بری کر دیا۔ جسٹس فاروق حیدر نے اپیل پر فیصلہ سناتے ہوئے ریمارکس دیئے کہ پراسیکیوشن کے کیس میں بہت سے نقائص ہیں، (بقیہ نمبر 27)

لاہور یا پنجاب کے دیگر میدانی علاقوں میں برفباری کا کوئی امکان نہیں' پی ڈی ایم اے

میدانی علاقوں میں شدید بارش اور برفباری سے متعلق گردش کرنے والی خبریں بے بنیاد ہیں

لاہور (این این آئی) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) نے پنجاب میں شدید سردی اور میدانی علاقوں میں برفباری کی خبروں کی تردید کر دی۔ پی ڈی ایم اے کے مطابق لاہور یا پنجاب کے دیگر میدانی علاقوں میں برفباری کا کوئی امکان نہیں۔ پی ڈی ایم اے کا کہنا ہے کہ میدانی علاقوں میں شدید بارش اور برفباری سے متعلق گردش کرنے والی خبریں بے بنیاد ہیں۔ عوام الناس سے اپیل کی گئی ہے کہ کسی بھی قسم کی افواہوں پر دھیان نہ دیں اور صرف مستند (بقیہ نمبر 26)

دھند میں جہازوں کی لینڈنگ اور ٹیک آف کیلئے جدید سہولت ہونے کے باوجود پروازیں تاخیر کا شکار

لاہور ایئرپورٹ پر گزشتہ ایک ہفتے کے دوران 150 سے زائد پروازیں ایک سے 15 گھنٹے کی تاخیر کا شکار رہیں

لاہور (این این آئی) لاہور کے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر شدید ترین دھند کے دوران جہازوں کی لینڈنگ اور ٹیک آف کے لیے جدید انسٹرومنٹ لینڈنگ سسٹم (آئی ایل ایس) کی سہولت موجود ہونے کے باوجود پی آئی اے سمیت ملکی اور غیر ملکی ایئر لائنز کی (بقیہ نمبر 37)

چین، مزید 100 پاکستانی زرعی گریجویٹس کی چھ ماہ کی تربیت مکمل

بیجنگ (این این آئی) وزیر اعظم کے ایک ہزار زرعی گریجویٹس کی استعداد سازی کے اقدام کے دوسرے مرحلے کے تحت (بقیہ نمبر 35)

لاہور: سیکرٹری ہاؤسنگ نورالامین مینگل ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک کے وفد سے ملاقات کر رہے ہیں۔

بلدیاتی انتخابات حیلے بہانوں سے ٹالے جا رہے ہیں، حافظ نعیم الرحمان

اسلام آباد میں درخت کاٹنے کی مذمت کرتے ہیں، حکومت کو اس کا جواب دینا ہوگا، امیر جماعت اسلامی

اسلام آباد (این این آئی) جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمان نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات پچھلے تین چار سالوں سے حیلے بہانوں سے ٹالے جا رہے ہیں، بیوروکریسی تمام تر چیزوں کو لے کر چل رہی ہے۔ پریس کانفرنس کرتے ہوئے حافظ نعیم الرحمان نے کہا کہ اسلام آباد میں درخت کاٹنے کی مذمت کرتے ہیں، حکومت کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات کہنا کہ 40 ہزار درخت لگا دیے بیوقوف بنانے (بقیہ نمبر 28)

رمضان المبارک کے دوران دالیں ہول سیل ریٹ پر فراہم کی جائیں گی، سلمیٰ بٹ

معاون خصوصی برائے فوڈ سیفٹی کنزیومر پروٹیکشن سے فیصل آباد غلہ منڈی کے تاجروں کے وفد کی ملاقات

ملکوآنہ (این این آئی) معاون خصوصی برائے فوڈ سیفٹی کنزیومر پروٹیکشن سلمیٰ بٹ سے فیصل آباد غلہ منڈی کے تاجروں نے صدر میاں اسلم کی سربراہی میں ملاقات کی۔اس موقع پر ڈپٹی سیکرٹری خالد نعیم ڈائریکٹر جنرل پامرہ طارق علی بسرا سمیت دیگر اعلی افسران موجود تھی۔سلمیٰ بٹ نے رمضان کے دوران ماڈل بازاروں، سہولت ان دی گو، بازاروں اور پنجاب کے تمام سہولت و رمضان بازاروں میں دالوں کی سپلائی، کوالٹی اور قیمتوں بارے مشاورت کی۔

حجرہ شاہ مقیم، پتنگ بازی کے خلاف کریک ڈاؤن، دو پتنگ فروش گرفتار

حجرہ شاہ مقیم و بی ڈویژن میں کارروائیاں، کیمیکل ڈور سمیت درجنوں پتنگیں برآمد

حجرہ شاہ مقیم (این این آئی) ڈی پی او اوکاڑہ راشد ہدایت کے احکامات پر ضلع بھر میں بلا اجازت پتنگ بازی کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کے دوران بی ڈویژن اور تھانہ حجرہ شاہ مقیم پولیس نے کامیاب کارروائیاں کرتے ہوئے دو پتنگ فروشوں کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق بی ڈویژن پولیس نے ایس ایچ غلام رسول کی سربراہی میں کارروائی کرتے ہوئے ملزم علی حیدر کو گرفتار کیا جس کے قبضے سے 35 پتنگیں اور 4 چرخیاں کیمیکل ڈور برآمد ہوئیں جبکہ دوسری کارروائی میں تھانہ حجرہ شاہ مقیم پولیس نے ایس ایچ او علی رضا شاہ کی قیادت میں ملزم ریاض کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے 20 پتنگیں برآمد کیں۔دونوں ملزمان کے خلاف کائیٹ فلائنگ ایکٹ کے تحت مقدمات درج کر لیے گئے ہیں۔

حجرہ شاہ مقیم، گاڑی کی دو بھائیوں کو ٹکر، ایک بھائی جاں بحق، دوسرا زخمی

حجرہ شاہ مقیم (این این آئی) مین جی ٹی روڈ اختر آباد سٹاپ کے قریب ٹریفک حادثے میں موٹر سائیکل سوار نوجوان جاں بحق جبکہ اس کا سگا بھائی زخمی ہوگیا۔ ریسکیو 1122 کے مطابق نامعلوم گاڑی نے موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی جس کے نتیجے میں موٹر سائیکل پر سوار دونوں سگے بھائی شدید متاثر ہوئے۔جاں بحق ہونے والے نوجوان کی لاش اور زخمی بھائی کو ٹی ایچ کیو ہسپتال رینالہ منتقل کردیا گیا

لاہور: صوبائی وزیر تعمیرات و مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ رنگ روڈ بیوٹی فیکشن کے حوالے سے اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

حکومتی سرپرستی سے ایس ایم ایز کی برآمدات کو 40 سے 60 ارب ڈالر تک بڑھایا جاسکتا ہے' پیاف

ویلیو ایڈیشن سے برآمدات بھی بڑھ سکتی ہیں' سینئر وائس چیئرمین مدثر مسعود، وائس چیئرمین راجہ وسیم حسن کا مشترکہ بیان

لاہور (این این آئی) پاکستان انڈسٹری اینڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن فرنٹ (پیاف) کے پیٹرن انچیف میاں سہیل نثار، چیئرمین سید محمود غزنوی، سینئر وائس چیئرمین مدثر مسعود چودھری اور وائس چیئرمین راجہ وسیم حسن نے کہا ہے کہ کئی ممالک اپنی ایس ایم ایز کو ویلیو ایڈیشن کے ذریعے مضبوط بنا کر پاکستان کے مجموعی برآمدی حجم سے کہیں زیادہ برآمدات کررہے ہیں، ہمارے ایک ہمسایہ ملک کی ایس ایم ایز کی گزشتہ مالی سال کی برآمدات 150 ارب ڈالر رہیں جبکہ ہم مجموعی طور پر 35 سے 40 ارب ڈالر کے اردگرد چکر لگا رہے ہیں، اگر اس سیکٹر کو مکمل حکومتی سرپرستی، توانائی کی قیمتوں اور ٹیکسز میں ریلیف اور جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جائے تو اسے چند سالوں میں 40 سے 60 ارب ڈالر تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

پاک چین ایگریکلچر کانفرنس 19 جنوری کو منعقد ہوگی

لاہور (این این آئی) پاکستان نے چین کو اپنے زرعی شعبے میں سرمایہ کاری کی طرف راغب کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں جس کا مقصد پاکستان چین ایگریکلچر انویسٹمنٹ کانفرنس 2026 سے قبل سرمایہ کاری کے لیے تیار اور تجارتی طور پر قابل عمل منصوبوں کو ترجیح دینا ہے۔وزارت نیشنل فوڈ سکیورٹی اینڈ ریسرچ کے حکام کے مطابق کانفرنس 19 جنوری کو اسلام آباد میں ہوگی۔

خیبر پختونخوا حکومت شہدائے پولیس کے ورثا کے ساتھ ہر سطح پر مکمل تعاون جاری رکھے گی، سہیل آفریدی

ہمیں حوصلے اور استقامت کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا، وہ وقت دور نہیں جب خیبر پختونخوا میں پائیدار اور مکمل امن قائم ہوگا، وزیر اعلی خیبر پختونخوا

پشاور (این این آئی) وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمد سہیل آفریدی نے پولیس لائن ٹانک کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے پیر کے روز پیش آنے والے دہشت گرد حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے یادگار شہداء پر سلامی پیش کی اور شہدائے پولیس کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے علاقائی مشران اور شہدائے پولیس کے ورثاء سے ملاقات کی، ان سے اظہار یکجہتی کیا

سیکرٹری/ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب ڈاکٹر احسان بھٹہ کا قصور شہر کی وقف املاک کا تفصیلی دورہ

دربار حضرت بابا بلھے شاہ تعمیراتی منصوبے اور دربار حضرت بابا شاہ کمال چشتی سے ملحقہ کمرشل سکیم کا جائزہ لیا

لاہور (این این آئی) سیکرٹری/ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب ڈاکٹر احسان بھٹہ نے قصور شہر کی وقف املاک کا تفصیلی دورہ کیا اور دربار حضرت بابا بلھے شاہ تعمیراتی منصوبے اور دربار حضرت بابا شاہ کمال چشتی سے ملحقہ کمرشل سکیم کا جائزہ لیا۔انہوں نے دربار حضرت بابا بلھے شاہ تعمیراتی پراجیکٹ کیلئے لینڈ ایکوزیشن کے سلسلے میں ڈی سی آفس قصور میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے سیکرٹری/ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب ڈاکٹر احسان بھٹہ نے کہا کہ نئی اراضی کو دربار حضرت بابا بلھے شاہ توسیعی منصوبے میں شامل کرتے ہوئے، دربار شریف کے مرکزی راستے کو مزید کشادہ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ صوبہ بھر کی مساجد و مزارات پر تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہیں، تعمیرات بروقت اور ٹائم لائن کے اندر مکمل ہونگی۔مزارات و مساجد کی خوبصورتی اور تزئین و آرائش کے ساتھ آمدن کے حصول کیلئے کمرشل پراجیکٹس پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔

معاشرے کے کمزور طبقات سب سے زیادہ توجہ کے مستحق ہیں، ڈی پی او رحیم یار خان

رحیم یار خان (این این آئی) ڈی پی او عرفان علی سموں نے کہا ہے کہ معاشرے کے کمزور طبقا تسب سے زیادہ توجہ کے مستحق ہیں، متاثرہ بزرگ، خواتین، بچے، غربا کی دادرسی از حد افضل عمل ہے پولیس افسران خصوصی خیال رکھیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ڈی پی او آفس پولیس کمپلینٹ سیل میں آئے ہوئے شہریوں کی درخواستیں سنتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ معاشرہ کے کمزور طبقات ہماری توجہ کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

سی پی او سید خالد ہمدانی کا وزیر ریلوے کے ہمراہ پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر کا دورہ

مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، علاج و معالجہ کے معیار اور انتظامات کا جائزہ لیا

راولپنڈی (این این آئی) سی پی او سید خالد ہمدانی نے وفاقی وزیر ریلوے حنیف عباسی کے ہمراہ پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر کا دورہ کیا اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، علاج و معالجہ کے معیار اور انتظامات کا جائزہ لیا۔تفصیلات کے مطابق سی پی او سید خالد ہمدانی نے وفاقی وزیر ریلوے حنیف عباسی کے ہمراہ پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر (PKLI) کا دورہ کیا، پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر (PKLI) میں مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، علاج و معالجہ کے معیار اور انتظامات کا جائزہ لیا، سی پی او سید خالد ہمدانی کا کہنا تھا کہ پی کے ایل آئی میں جدید طبی سہولیات اور مریض دوست ماحول قابل تحسین ہے، عوام کے جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تمام اقدامات اٹھائے جارہے ہیں

پپی، دن دیہاڑے نامعلوم چور موٹر کار لے اڑے

پپی (این این آئی) نادرہ آفس جی ٹی روڈ پپی سے دن دیہاڑے نامعلوم چور موٹر کار چوری کر کے لے اڑے۔جلوزئی علاقہ تحصیل پپی کے رہائشی فیملی شناختی کارڈ بنانے اپنی موٹر کار آئی تھیں اپنا موٹر کار نادرہ آفس کے ساتھ کھڑی کی کام ہونے کے بعد فیملی جب دفتر سے باہر آئی تو ان کا موٹر کار غائب تھا جیسے نا معلوم چور چوری کر کے غائب ہوگیا تھا۔

لاہور: ازبکستان کے اعلی سطحی وفد کا لاہور چیمبر کے دورے کے موقع پر صدر لاہور چیمبر فہیم الرحمن سہگل، نائب صدر خرم لودھی ودیگر کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

پاکستان کا پہلا اردو چیٹ جی پی ٹی قلب تیار، اردو لینگویج ماڈل کا اعزاز

امریکہ میں زیر تعلیم پاکستانی سیریل انٹرپرینورز نے اردو اے آئی ماڈل میں سنگِ میل عبور کیا

لاہور (این این آئی) امریکہ میں زیر تعلیم پاکستانی نوجوان اور سیریل انٹرپرینیور تیمور حسن نے اپنے دو ساتھیوں جواد احمد اور محمد اویس کے ساتھ مل کر پاکستان کا اپنا اردو چیٹ جی پی ٹی ''قلب'' تیار کر لیا جو دنیا کا سب سے بڑا اردو لینگویج ماڈل قرار دیا جا رہا ہے۔''قلب'' کو تقریباً ایک ارب ستانوے کروڑ الفاظ پر تربیت دی گئی ہے اور اسے سات سے زائد عالمی معیار کے ٹیسٹس پر جانچا گیا ہے۔

راولپنڈی، سٹی ٹریفک پولیس راولپنڈی ضلع راولپنڈی میں منظم ٹریفک کے حصول کیلئے کوشاں

ضلع بھر میں لائن لین، سٹاپ لائن وزیبرا کراسنگ کے حوالے سے آگاہی مہمات و کاروائیوں کا سلسلہ جاری

راولپنڈی (این این آئی) سی پی او راولپنڈی کے ویژن اور سی ٹی او راولپنڈی کے احکامات پر سٹی ٹریفک پولیس راولپنڈی ضلع راولپنڈی میں منظم ٹریفک کے حصول کیلئے کوشاں ہے۔ضلع بھر میں لائن لین، سٹاپ لائن وزیبرا کراسنگ کے حوالے سے آگاہی مہمات و کاروائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ روڈز کی خوبصورتی لائن لین وسٹاپ لائن ڈسپلن میں ہے۔تفصیلات کے مطابق سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی سید خالد ہمدانی کے ویژن اور چیف ٹریفک آفیسر راولپنڈی فرحان اسلم کے احکامات پر راولپنڈی ٹریفک پولیس ضلع بھر میں منظم ٹریفک کے حصول کیلئے کوشاں، شاہراہوں پر ٹریفک کی روانی کو بہتر بنانے کیلئے لائن لین، سٹاپ لائن وزیبرا کراسنگ کی پاسداری کے حوالے آگاہی مہمات اور کاروائیوں کا سلسلہ جاری۔

خیبر پختونخوا کابینہ کی قائم کردہ کمیٹی کا اجلاس

پشاور (این این آئی) خیبر پختونخوا کابینہ کی قائم کردہ کمیٹی کا اجلاس بدھ کے روز صوبائی وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم اور کمیٹی کے چیئرمین ارشد ایوب خان کی زیر صدارت پشاور میں منعقد ہوا، جس میں وزیر ریلیف و آبادکاری عاقب اللہ خان، سیکرٹری ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن محمد خالد، کمیٹی کے ممبران اور متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں پشاور پبلک سکول اینڈ کالج کے لئے قائم کردہ سب کمیٹی کی سفارشات پر تفصیلی جائزہ لیا گیا

پشاور میں فوڈ اتھارٹی کی ملاوٹی مصالحہ جات اور جعلی کیچپ بنانے والوں کیخلاف کارروائیاں

پشاور (این این آئی) خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی نے خفیہ اطلاع پر پشاور کے مختلف علاقوں میں مضر صحت اور غیر معیاری مصالحہ جات اور جعلی ٹماٹر کیچپ تیار کرنے والے یونٹس کے خلاف بڑی کارروائیاں کرتے ہوئے بھاری مقدار میں ملاوٹی اشیاء ضبط کر کے موقع پر تلف کردیں۔گزشتہ روز پشاور کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے کارروائی کے دوران ایک مصالحہ جات تیار کرنے والی یونٹ سے 400 کلوگرام ملاوٹی مصالحہ جات، چوکر اور استعمال شدہ ناقابلِ استعمال تیل برآمد کر کے ضبط کرلیا۔

لاہور: امیر جماعت اسلامی پنجاب محمد جاوید قصوری منصورہ میں دیگر رہنماؤں کے ہمراہ پریس کانفرنس کررہے ہیں۔

سرگودھا، گیس لیکیج سے آگ بھڑک اٹھی، میاں بیوی پانچ بچوں سمیت جھلس گئے

گیس چولہے سے لیک ہوتی رہی جسے جلانے پر آگ بھڑک اٹھی اور کمرے میں موجود سامان کو جل کر راکھ ہوگیا

سرگودھا (این این آئی) سرگودھا شہر کے گھر کے کمرے میں چولہے کی گیس لیکیج کے باعث آگ بھڑک اٹھنے سے فیملی کے میاں بیوی 5 بچے سات افراد بری طرح جھلس گئے جن کو ریسکیو کر کے ہسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں دو کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق اندرون شہر اربن ایریا کے علاقہ گلی نمبر 2 ہاتھی چوک کے ایک گھر میں چولہے کی گیس لیکیج کے باعث گھر کے کمرے میں اچانک آگ بھڑک اٹھنے سے فیملی کے میاں بیوی 5 بچوں سمیت 7 افراد 38 سالہ رانا شاہد، 34 سالہ نورین بی بی 13 سالہ عائشہ بی بی، 12 سالہ ارسلان، 7 سالہ انشائی بی، 8 سالہ ایان اور 5 سالہ شایان بری طرح جھلس گئے۔

کمشنر لاہور ڈویژن مریم خان ٹی ایچ کیو ہسپتال مرید کے شیخوپورہ میں طبی سہولیات کی فراہمی اور صفائی صورتحال کا جائزہ لے رہی ہیں۔

ایس ایس پی آپریشنز اسلام آباد قاضی علی رضا کی زیر صدارت اہم اجلاس

زیر تعمیر اور نئے تعمیر ہونیوالے تھانہ جات کے تعمیراتی کام کے معیار، رفتار اور مجموعی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا

اسلام آباد (این این آئی) ایس ایس پی آپریشنز اسلام آباد قاضی علی رضا کی زیر صدارت اہم اجلاس منعقد کیا گیا جس میں ایس آئی پی ایس پروٹوکول کے تحت زیر تعمیر اور نئے تعمیر ہونے والے تھانہ جات کے تعمیراتی کام کے معیار، رفتار اور مجموعی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔تفصیلات کے مطابق انسپکٹر جنرل آف پولیس اسلام آباد سید علی ناصر رضوی کی خصوصی احکامات کی روشنی میں ایس ایس پی آپریشنز اسلام آباد قاضی علی رضا کی زیر صدارت ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، اجلاس میں زونل ایس پیز، سرکل ایس ڈی پی اوز اور ضلع بھر کے ایس ایچ اوز نے شرکت کی۔اجلاس میں SIPS پروٹوکول کے تحت زیر تعمیر اور نئے تعمیر ہونے والے تھانہ جات کے تعمیراتی کام کے معیار، رفتار اور مجموعی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ایس ایس پی آپریشنز اسلام آباد نے تمام افسران کو ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ تمام تھانہ جات کا تعمیراتی کام مقررہ وقت میں ہر صورت مکمل کیا جائے، اس حوالے سے کسی قسم کی غفلت، کوتاہی یا سستی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔

اسلام آباد پولیس کا مختلف علاقوں میں گرینڈ سرچ اینڈ کومنگ آپریشن

سرچ آپریشن کے دوران 203 افراد، 63 گھروں، چار دکانوں، 75 موٹر سائیکلوں اور 19 گاڑیوں کو چیک کیا گیا

اسلام آباد (این این آئی) اسلام آباد پولیس نے مختلف علاقوں میں گرینڈ سرچ اینڈ کومنگ آپریشن کے دوران 203 افراد، 63 گھروں، چار دکانوں، 75 موٹر سائیکلوں اور 19 گاڑیوں کو چیک کیا گیا جبکہ چھ مشکوک افراد اور دو موٹر سائیکل کو جانچ پڑتال کیلئے تھانہ جات منتقل کیا گیا۔تفصیلات کے مطابق انسپکٹر جنرل آف پولیس اسلام آباد سید علی ناصر رضوی کے خصوصی احکامات کی روشنی میں اسلام آباد پولیس کا وفاقی دارلحکومت میں جرائم کے انسداد اور جرائم پیشہ عناصر کی سرکوبی کیلئے مختلف علاقوں میں سرچ اور کومنگ آپریشنز کا سلسلہ جاری ہے، اس سلسلے میں زونل ایس پیز کی زیرنگرانی وفاقی دارلحکومت اسلام آباد کے مختلف علاقوں میں گرینڈ سرچ اینڈ کومنگ آپریشن کیا گیا، سرچ آپریشن کے دوران 203 افراد، 63 گھروں، چار دکا نوں، 75 موٹر سائیکلوں اور 19 گاڑیوں کو چیک کیا گیا جبکہ چھ مشکوک افراد اور دو موٹر سائیکلوں کو جانچ پڑتال کیلئے تھانہ جات منتقل کیا گیا۔

کراچی: میئر بیرسٹر مرتضیٰ وہاب جہانگیر روڈ تا تین ہٹی روڈ کے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کررہے ہیں۔

اسلام آباد پولیس کے سابق ایس ایس پی سیف سٹی ڈاکٹر محمد اقبال کے اعزاز میں الوداعی تقریب

اسلام آباد پولیس میں تعیناتی پر خدمات کو سراہا اور ان کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا

اسلام آباد (این این آئی) اسلام آباد پولیس کے سابق ایس ایس پی سیف سٹی ڈاکٹر محمد اقبال کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا، ڈی جی سیف سٹی محمد ہارون جوئیہ نے ایس ایس پی سیف سٹی سے ملاقات کی، اسلام آباد پولیس میں تعیناتی پر خدمات کو سراہا اور ان کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔تفصیلات کے مطابق اسلام آباد پولیس سے ٹرانسفر ہونے والے سابق سینئر سپرٹینڈنٹ آف پولیس سیف سٹی اسلام آباد ڈاکٹر محمد اقبال کے اعزاز میں پروقار الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ڈائریکٹر جنرل سیف سٹی اسلام آباد محمد ہارون جوئیہ اور دیگر افسران نے شرکت کی، ڈی جی سیف سٹی نے سابق ایس ایس پی سیف سٹی ڈاکٹر محمد اقبال کے مختلف ڈویژن میں تعیناتی پر ان کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ایک اچھا پولیس آفیسر وہ ہے جو اپنے فرائض منصبی بطریق احسن ادا کرے اور ایک لیڈر کے طور پر ہمیشہ فرنٹ پر رہ کر اپنے ماتحتوں کو لیڈ کرے۔

کراچی: امیر جماعت اسلامی کراچی منعم ظفر خان الخدمت بنو قابل 5.0 اور بنو قابل جاب ایپلی کیشن کا افتتاح کررہے ہیں۔

شہریوں کی جانوں کے تحفظ کا عملی اقدام، نیو کراچی ٹاؤن میں ایک ہزار مین ہولز کور کی مفت تقسیم

مرتضیٰ وہاب ڈھائی سالہ دور میں کراچی کو کون سا بڑا اور مکمل منصوبہ دے سکے؟

کراچی (این این آئی) نیو کراچی ٹاؤن کے پاور ہاؤس چورنگی پر شہریوں کی جانوں کے تحفظ کے لیے ایک ہزار مین ہول کورز کی مفت تقسیم کی تقریب منعقد ہوئی۔اس موقع پر امیر جماعت اسلامی کراچی منعم ظفر خان مہمانِ خصوصی تھے، جبکہ وائس چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن شعیب بن ظہیر، امیر جماعتِ اسلامی ضلع شمالی مجتبیٰ طارق، تمام یوسیز کے چیئرمین، وائس چیئرمین، کونسلرز، ٹاؤن افسران اور عوام کی بڑی تعداد موجود تھی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امیرِ جماعتِ اسلامی کراچی منعم ظفر خان نے کہا کہ نیو کراچی ٹاؤن کے چیئرمین محمد یوسف قابلِ تحسین ہیں جنہوں نے بچوں اور شہریوں کی قیمتی جانوں کو محفوظ بنانے کے لیے ٹاؤن فنڈ سے ایک ہزار مین ہول کورز کی فراہمی کا عملی قدم اٹھایا۔انہوں نے کہا کہ کراچی میں کھلے مین ہولز کے باعث درجنوں معصوم بچے اپنی جانیں گنوا چکے ہیں، ایسے میں اگر کوئی ادارہ یا نمائندہ عوامی جانوں کے تحفظ کے لیے عملی اقدام کرتا ہے تو یہ قابلِ ستائش ہے۔منعم ظفر خان نے کہا کہ بد قسمتی سے پیپلز پارٹی کا کراچی کے حوالے سے کوئی واضح اور عوام دوست ویژن نظر نہیں آتا۔

خدا کیلئے عوام کے دکھوں کا مداوا کیا جائے، اسلم فاروقی

آئین کی بنیادی حقوق کی شقوں پر عملدرآمد سے عوام کے کافی مسائل حل ہوسکتے ہیں، چیئرمین ایم کیو ایس سی

کراچی (این این آئی) بانیان پاکستان کی اولادوں کی تنظیم محب قومی سماجی کونسل (ایم کیو ایس سی) پاکستان کے چیئرمین و محب وطن سماجی رہنما محمد اسلم خان فاروقی نے کہا ہے کہ حکومت و ریاست اپنی ذمہ داریاں پوری کرے عوام بنیادی حقوق و سہولیات سے محروم ہیں جس کی وجہ سے عوام کے حالات بد سے بد تر ہوتے جارہے ہیں اور لوگ دکھ و تکلیف اور محرومی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں خدا کیلئے عوام کے دکھوں کا مداوا کیا جائے عوام کے حالات انتہائی خراب ہیں لوگوں کے لیے دو وقت کی روٹی تک مسئلہ بن گئی ہے جبکہ ریاست اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عوام کو ضروریات زندگی فراہم کرے ان خیالات کا اظہار اسلم خان فاروقی نے فیڈرل بی ایریا میں ایک تقریب میں سیاسی و سماجی رہنماں سے ملاقات اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا اسلم خان فاروقی کا یہ بھی کہنا تھا کہ ہمارے بزرگوں نے عظیم قربانیاں دیکر پاکستان کا قیام اس لیے ممکن نہیں بنایا تھا کہ پاکستان میں لوٹ مار اور کرپشن عروج پر ہو اور لوگ بنیادی حقوق و سہولیات سے محرومی کی زندگی بسر کریں۔

پشاور: مشیر کھیل تاج محمد خان ترند یوتھ لون پروگرام کے حوالے سے اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

میئر کراچی نے جہانگیر روڈ تا تین ہٹی روڈ کی تعمیر کے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھ دیا

بلدیہ عظمیٰ کراچی نے فیصلہ کیا کہ اب یہ سڑک مکمل طور پر کے ایم سی اپنے وسائل سے تعمیر کرے گی، بیرسٹر مرتضیٰ وہاب

کراچی (این این آئی) میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے کہا ہے کہ جہانگیر روڈ دو اضلاع کو آپس میں جوڑنے والی ایک اہم شاہراہ ہے اور یہاں کے عوام برسوں سے سڑک اور سیوریج کے سنگین مسائل کا سامنا کر رہے تھے، ماضی میں یہ سڑک کے ڈی اے نے تعمیر کی تھی لیکن بارشوں میں تباہ ہوگئی تھی، ماضی میں وسائل کی کمی کے باعث اس سڑک پر جزوی طور پر کام ہوتا رہا، کبھی کے ڈی اے اور کبھی کے ایم سی نے کام کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسئلہ مستقل طور پر حل نہ ہوسکا، بلدیہ عظمیٰ کراچی نے فیصلہ کیا کہ اب یہ سڑک مکمل طور پر کے ایم سی اپنے وسائل سے تعمیر کرے گی، سڑک کی تعمیر سے پہلے دونوں اطراف نالوں اور سیوریج لائنوں کی مکمل بحالی اور اپ گریڈیشن کی جائے گی تاکہ مستقبل میں بارشوں کے دوران سڑک دوبارہ خراب نہ ہو، کے ایم سی کی ٹیم نے اس منصوبے کی تکمیل کے لیے 90 دن مانگے تھے لیکن عوامی مشکلات کے پیشِ نظر مدت کم کر کے 60 دن کر دی ہے۔

اپوزیشن نے اپوزیشن لیڈر کی تعیناتی کو ایشو بنانے کی کوشش کی، طارق فضل

بانی سے ملاقات مذاکرات سے مشروط کرنے سے مذاکرات نہیں ہونگے، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر پارلیمانی امور طارق فضل چوہدری نے کہا کہ اپوزیشن جماعت نے اپوزیشن لیڈر کی تعیناتی کو ایشو بنانے کی کوشش کی، بانی سے ملاقات مذاکرات سے مشروط کرنے سے مذاکرات نہیں ہوں گیا سپیکر آفس کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اسپیکر صاحب نے اجلاس میں اپوزیشن لیڈر سے متعلق رولز اینڈ پروسیجر بتائے۔

وزیر اعلی خیبر پختونخوا کا پولیس لائن ٹانک کا دورہ، یادگارِ شہدا پر پھول چڑھائے

پشاور (این این آئی) وزیر اعلی خیبر پختونخوا سہیل آفریدی نے پولیس لائن ٹانک کا دورہ کیا، وزیر اعلی خیبر پختونخوا نے یادگارِ شہدا پر پھول چڑھائے، سلامی پیش کی اور دعا کی، وزیر اعلی نے علاقائی مشران اور شہدائے پولیس کے ورثاء سے ملاقات کی، وزیر اعلی خیبر پختونخوا نے شہدائے پولیس کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا کی، وزیر اعلی خیبر پختونخوا نے علاقائی عمائدین اور شہدائے پولیس کے ورثا سے خطاب۔

راولپنڈی، تھانہ سٹی کے علاقہ میں رات گئے 3 موٹر سائیکل سوار ملزمان کی پولیس پارٹی پر فائرنگ

فائرنگ کے دوران ایک زخمی ملزم سمیت 2 ملزمان کو گرفتار کرلیا گیا، ایک ملزم فرار ہونے میں کامیاب

راولپنڈی (این این آئی) تھانہ سٹی کے علاقہ میں رات گئے 3 موٹر سائیکل سوار ملزمان نے پولیس پارٹی پر فائرنگ کی، فائرنگ کے دوران ایک زخمی ملزم سمیت 2 ملزم گرفتار، 1 فرار، زخمی حالت میں گرفتار کرلیا گیا ملزم کی شناخت نعمان جبکہ دوسرے ملزم کی شناخت وہاب کے نام سے ہوئی، شہریوں کی جان و مال اور پولیس پر حملہ کرنے والے قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتے، سی پی او سید خالد ہمدانی۔تفصیلات کے مطابق تھانہ سٹی کے علاقہ میں رات گئے 3 موٹر سائیکل سوار ملزمان نے پولیس پارٹی پر فائرنگ کر دی، فائرنگ کے دوران ایک زخمی ملزم سمیت 2 ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ 1 ملزم فرار، زخمی حالت میں گرفتار ملزم کی شناخت نعمان جبکہ دوسرے ملزم کی شناخت وہاب کے نام سے ہوئی، پولیس نے موٹر سائیکل سواروں کو رکنے کا اشارہ کیا تو ملزمان نے فائرنگ شروع کر دی۔

لاہور صوبائی وزیر لیبر محمد منشاء اللہ بٹ سے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے کنٹری ڈائریکٹر گیری ٹونسٹول ملاقات کررہے ہیں۔

پشاور، رمضان میں آٹے کا بحران شدت اختیار کرسکتا ہے، فلور ملز ایسوسی ایشن

پشاور (این این آئی) فلور ملز ایسوسی ایشن نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر پنجاب نے خیبر پختونخوا کو گندم اور آٹے کی ترسیل پر پابندی ختم نہ کی تو رمضان المبارک میں آٹے کا بحران شدت اختیار کر سکتا ہے اور آٹے کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔صوبائی چیئرمین پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن نعیم بٹ نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب نے گزشتہ سال اگست سے غیر قانونی طور پر گندم اور آٹے کی ترسیل پر پابندی عائد کررکھی ہے

راولپنڈی، سٹی ٹریفک پولیس کی جانب سے روڈ سیفٹی کیمپ کا انعقاد

روڈ سیفٹی کیمپ کا مقصد شہریوں میں ٹریفک قوانین بارے آگاہی بڑھانا، حادثات کی روک تھام کرنا ہے، سی پی او سید خالد ہمدانی

راولپنڈی (این این آئی) وزیر اعلیٰ پنجاب کے ویژن اور سی پی او راولپنڈی سید خالد ہمدانی کی ہدایت پر سٹی ٹریفک پولیس کی جانب سے روڈ سیفٹی کیمپ کا انعقاد کیا گیا، سی پی او سید خالد ہمدانی، ایس ایس پی آپریشنز ملک طارق محبوب، چیف ٹریفک آفیسر فرحان اسلم اور دیگر افسران نے شرکت کی، روڈ سیفٹی کیمپ کا مقصد شہریوں میں ٹریفک قوانین کے بارے میں آگاہی بڑھانا، حادثات کی روک تھام کرنا، اور بغیر لائسنس، کم عمر افراد کی ڈرائیونگ اور بغیر ہیلمٹ موٹر سائیکل چلانے جیسی خلاف ورزیوں کو روکنا ہے۔تفصیلات کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے ویژن اور سی پی او راولپنڈی سید خالد ہمدانی کی ہدایت پر سٹی ٹریفک پولیس کی جانب سے روڈ سیفٹی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔

ڈی آئی خان میں کارروائی، 3 مطلوب دہشتگرد ہلاک

فتنہ الہندوستان کے ناسور کے مکمل خاتمے کے لیے قوم بہادر فورسز کے شانہ بشانہ ہے، محسن نقوی

ڈیرہ اسماعیل / اسلام آباد (این این آئی) سی ٹی ڈی نے ڈیرہ اسماعیل خان ریجن میں کارروائی کرتے ہوئے 3 مطلوب دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔سی ٹی ڈی کے ترجمان نے کہا کہ ہلاک دہشت گرد پولیس اور سیکیورٹی فورسز پر حملوں میں ملوث تھے۔ترجمان نے کہا کہ ہلاک دہشت گردوں سے 3 کلاشنکوف، 9 میگزین اور 2 دستی بم برآمد ہوئے ہیں۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ڈی آئی خان میں تین دہشت گردوں کو ہلاک کرنے پر سی ٹی ڈی کی ستائش۔

آئمہ حضرات قرآن سمجھنے کی مہم منبر سے چلائیں، طارق مدنی

علما کرام کی قرآن کریم سمجھنے کیلئے مستند علما کی تفاسیر و ترجمہ کا مطالعہ کرنے کی اپیل

کراچی (این این آئی) قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو مستند علمائے کرام کی تفسیرات اور تراجم کا مطالعہ کیا جائے تا کہ علم ہو کہ قرآن کریم کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں کیا ہدایات اور احکامات دے رہے ہیں ان خیالات کا اظہار پاکستان امن کونسل اور اسلامک اکیڈمی کے سربراہ طارق محمود مدنی، مولانا عبدالرزاق ہزاروی، مولانا عبد الماجد فاروقی، مولانا محمد فرید عباسی، مفتی محمد عدنان مدنی، مولانا پیر محمد عاشق نقشبندی، مولانا شبیر احمد عثمانی، قاری محمد سعید الرحمن، ڈاکٹر مفتی علامہ عبدالغفور اشرفی، قاری محمد شاکر، مولانا محمد عزیر ہزاروی، قاری انیس الرحمن، مولانا محمد عکاشہ، قاری محمد نواز رحیمی، سمیت دیگر علمائے کرام و قرا حضرات نے قرآن کریم کو ترجمے اور تفسیر کے ساتھ سمجھنے کی مہم عوام تک پہنچانے کے حوالے سے مذہبی رہنماؤں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ حضرت ایاس بن معاویہ رحم اللہ علیہ نے تفسیر قرطبی میں فرمایا ہے کہ جو لوگ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔

خیبر پختونخوا حکومت کا وادی تیراہ اور خیبر کے بے گھر اور متاثرہ خاندانوں کی امداد کا فیصلہ

پشاور (این این آئی) خیبر پختونخوا حکومت نے وادی تیراہ اور خیبر کے بے گھر اور متاثرہ خاندانوں کی امداد کا فیصلہ کرلیا، متاثرہ خاندانوں اور بے گھر افراد کی امداد کے لئے 4 ارب روپے ریلیف فنڈز جاری کرنے کی منظوری دے دی گئی، محکمہ خزانہ نے پی ڈی ایم کی جانب سے بھیجی گئی سمری منظور کر کے سیکرٹری ریلیف کو باضابطہ مراسلہ جاری کر دیا، پی ڈی ایم اے نے یہ فنڈز متاثرین کے لیے فوری سہولیات کی فراہمی کی غرض سے طلب کیے تھے۔

مؤثر بارڈر مینجمنٹ نے پولیو، دہشتگردی اور اسمگلنگ کے خلاف گھیرا تنگ کردیا

افغانستان کے ساتھ غیر منظم سرحدی نقل وحرکت روکنے کے مثبت نتائج سامنے آنے لگے

اسلام اباد (این این آئی) مؤثر بارڈر مینجمنٹ نے پولیو، دہشتگردی اور اسمگلنگ کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا۔افغانستان کے ساتھ غیر منظم سرحدی نقل وحرکت روکنے کے مثبت نتائج سامنے آنے لگے۔ذرائع کے مطابق پاکستان میں 2025 میں پولیو کے مجموعی طور پر صرف 30 کیسز رپورٹ ہوئے۔2025 کے اعداد و شمار 2024 کے مقابلے میں 5.59 فیصد کمی ظاہر کرتے ہیں۔ذرائع کے مطابق 2025 میں کے پی پولیو سے سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ رہا جہاں 19 کیسز رپورٹ ہوئے۔2025 میں پولیو ویکسی نیشن مہمات پر 18 حملے رپورٹ ہوئے جو 2024 کے مقابلے میں کم ہیں۔ذرائع کے مطابق سیکیورٹی فورسز نے کل طورخم سرحدی گزرگاہ سے 21 ہزار راؤنڈ بھی ضبط کیے۔

فاٹا یونیورسٹی میں ریاست اور سماج کے درمیان مکالمہ پر کانفرنس اختتام پذیر

مہمند (این این آئی) فاٹا یونیورسٹی میں ریاست اور سماج کے درمیان مکالمہ پر کانفرنس اختتام پذیر ہوگیا کانفرنس کا مقصد ریاست اور عوام کے درمیان رابطے کو مضبوط بنا کر تشدد، انتہا پسندی اور دہشتگردی کے خاتمے کی راہیں ہموار کرنا تھا۔کانفرنس کا انعقاد انٹرنیشنل ریسرچ کونسل برائے مذہبی امور کی جانب سے کیا گیا تھا جبکہ پاکستان پاورٹی ایلیویی ایشن فنڈ نے تعاون فراہم کیا۔

لاہور: پنجاب اسٹیڈیم بال اکیڈمی کے درمیان میچ کا منظر

اوپن اسکائی پالیسی کی وجہ سے قومی ایئرلائن کو تاریخی نقصان ہوا، شازیہ مری

پی پی نے نجکاری کو ہمیشہ سنجیدگی سے لیا ہے، وفاق بار بار نجکاری کا نعرہ لگانے کے بجائے نجی شعبے کی شراکت کے ساتھ چلانے کا منصوبہ بنائے، رہنما پیپلز پارٹی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کی رہنما شازیہ مری نے کہا ہے کہ اوپن اسکائی پالیسی کی وجہ سے قومی ایئرلائن کو تاریخی نقصان ہوا، پرائیویٹائزیشن پر بلاول بھٹو زرداری اور پیپلز پارٹی کا موقف واضح ہے، پی پی نے نجکاری کو ہمیشہ سنجیدگی سے لیا ہے، وفاق بار بار نجکاری کا نعرہ لگانے کے بجائے نجی شعبے کی شراکت کے ساتھ چلانے کا منصوبہ بنائے۔ پارٹی رہنماؤں کے ہمراہ پریس کانفرنس کے دوران شازیہ مری نے کہا کہ

جوڈیشل کمیشن کی پشاور ہائی کورٹ کے 6 ایڈیشنل ججز مستقل کرنے کی منظوری

اسلام آباد (این این آئی) جوڈیشل کمیشن نے پشاور ہائی کورٹ کے 6 ایڈیشنل ججز مستقل کرنے کی منظوری دے دی جبکہ پشاور ہائیکورٹ کے 4 ججوں کی مدت میں 6 ماہ کی توسیع کی منظوری بھی دی گئی۔ چیف جسٹس پاکستان یحییٰ آفریدی کی زیر صدارت جوڈیشل کمیشن کا اجلاس ہوا جس میں ایڈیشنل جج انعام اللہ خان اور ایڈیشنل جسٹس فرح جمشید کی مدت میں 6 ماہ کی توسیع کی گئی۔ ذرائع کے مطابق ایڈیشنل جج ثابت اللہ اور ایڈیشنل جج

خیبر پختونخوا میں امن و امان، بہتر طرز حکمرانی اور شفافیت کا فروغ اولین ترجیح ہے، شفیع جان

وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کا سندھ دورہ اسٹریٹ موومنٹ کی تاریخ میں ایک نیا باب ہے، معاون خصوصی اطلاعات خیبر پختونخوا

پشاور (این این آئی) وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے معاون خصوصی برائے اطلاعات و تعلقات عامہ شفیع جان نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں امن و امان کے قیام کے ساتھ بہتر طرز حکمرانی اور سرکاری اداروں میں شفافیت کا فروغ صوبائی حکومت کی اولین ترجیح ہے، اس مقصد کے لیے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی صوبے کے تمام انتظامی معاملات کی بذات خود کڑی نگرانی کررہے ہیں، انہوں نے کہا کہ عوامی مشکلات و مسائل کے حل، بدعنوانی کے خاتمے اور عوام کو گھر کی دہلیز پر سہولیات کی فراہمی کے لیے وزیر اعلیٰ نے آن لائن کھلی کچہریوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ تمام سرکاری محکموں کے انتظامی سیکرٹریز کو بھی واضح ہدایات جاری کی گئی ہیں، صوبائی حکومت نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی کے وژن کے مطابق عوامی شکایات کے مؤثر، فوری اور شفاف ازالے کے لیے "عوام کا احساس" کے نام سے ایک جامع نظام متعارف کرایا ہے۔

رائے ونڈ: سابق کونسلر رانا شمشاد گنج کے والد کی نماز جنازہ علامہ عبدالغفور الوری پڑھا رہے ہیں۔

ازبکستان کے وفد کا تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون کو فروغ دینے کیلئے لاہور چیمبر کا دورہ

لاہور (این این آئی) ازبکستان کے اعلیٰ سطحی وفد نے لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کا دورہ کیا جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون کو فروغ دینا تھا۔ وفد کی قیادت منہاج الدین راؤفوف نے کی۔ میٹنگ کی صدارت صدر لاہور چیمبر فہیم الرحمن سہگل نے کی، جبکہ نائب صدر خرم لودھی بھی اس موقع پر موجود تھے۔لاہور چیمبر کے ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان رانا شعبان اختر، سید سلمان علی، کرامت علی اعوان، آصف خان، محسن بشیر اور سید حسن رضا بھی شریک ہوئے۔

امن کیلئے علما کرام کا کردار نہایت اہم ہے، فیصل کریم کنڈی

پاکستان کا امن افغانستان کا امن ہے، پاکستان میں ہونے والے 70 فیصد حملے افغانستان میں پلانٹ ہورہے ہیں، مولانا طاہر اشرفی

پشاور (این این آئی) گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے کہا ہے کہ پیغام امن کمیٹی کے علماء کی آمد کو سراہتے ہیں، صوبے میں دہشت گردی اور بدامنی کے خلاف ان علماء کرام کا اہم کردار ہے، گورنر ہاؤس پشاور میں گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے قومی پیغام امن کمیٹی کے علماء کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ یہ علما ہمارے صوبے کے امن کے لئے آج یہاں آئے ہیں، ان علما کو لوگ سنتے ہیں۔

پرائیویٹ اسکولز کیا واقعی ''مافیا'' ہیں؟

شہریار شوکت

'پرائیویٹ اسکولز مافیا ہیں۔ یہ لوٹتے ہیں، یہ لاکھوں روپے کماتے ہیں، پرائیویٹ اسکول مالکان نے عوام کو لوٹ کر کروڑوں روپے بنا لیے، پرائیویٹ اسکولوں میں اساتذہ کا استحصال ہوتا ہے''۔ یہ وہ سوچ ہے جو عوام میں پیدا ہورہی ہے اور کچھ صحافی احباب، والدین کی قائم کردہ چند تنظیمیں اور کچھ سرکاری افسران اس سوچ کو عام کرنے میں اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کررہے ہیں۔ اس سوچ کا جائزہ لیجیے۔ کیا پرائیویٹ اسکولز واقعی مافیا ہیں؟ اس کا جواب ہاں ہے لیکن کراچی جیسے بڑے شہر میں بھی صرف 5 فیصد اسکولوں

ہے۔ جبکہ کچھ کو کہہ دیا جاتا ہے آپ کے بچے کا نام درج کردیا گیا ہے، تمام تر واجبات ادا کریں اور بچے کو اگلے سال داخل کرائیں۔ اور کچھ بدنصیب نامراد بھی لوٹتے ہیں۔ یہ اسکول جو ایک عام شخص کے لیے مافیا ہیں، ملک کی اشرافیہ کے لیے بہترین تعلیمی نظام کے حامل ادارے ہیں۔ یہ اسکول بنے ہی ملک کی

کو لازم قرار دیا گیا جسے عدالت نے کالعدم قرار دیا اور ایسے اسکولوں کے خلاف کارروائی بھی ہوئی۔ لیکن ان میں سے اکثر اسکول مڈل کلاس طبقے کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ بالخصوص سندھ اور بلوچستان میں یہ اسکول خاصی اہمیت کے حامل ہیں، جہاں کی صوبائی حکومتیں شاید تعلیم کو نئی نسل کے لیے مضرِ صحت تصور

پچانوے فیصد وہ اسکول جہاں مڈل کلاس افراد یا غریب لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں، ان کی عمارتیں کرائے کی ہیں۔ کرائے کی مد میں ان اسکولوں کو لاکھوں روپے ادا کرنا ہوتے ہیں۔ حکومت کی جانب سے ان اسکولوں کو اس بات کا بھی پابند کیا گیا ہے کہ ان اسکولوں میں طلبا کی کُل تعداد کے دس فیصد ایسے

میں ڈالا جائے اور غریب بچوں کو نظر انداز کیا جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر اسکول ''مافیا'' ہے۔ چند ایک اسکولوں کو چھوڑ کر اسکولوں کی اکثریت ایسی ہے جہاں مفت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد دس فیصد سے زیادہ ہے۔ ان اسکولوں کو بجلی کا بل کمرشل ریٹ پر دیا جاتا ہے، یعنی بجلی فراہم کرنے والی

ہیں کہ انہوں نے اسکول کو کاروبار بنالیا ہے؟ مڈل کلاس اور غریب طبقے کا بچہ جن اسکولوں میں تعلیم حاصل کررہا ہے ان اسکولوں کی ماہانہ فیس پندرہ سو سے لے کر تین ہزار کے درمیان ہے۔ اس فیس میں بھی اکثر کو جان پہچان، غربت یا سیاسی اثرورسوخ کی بنیاد پر رعایت دی جاتی ہے۔ اسکولوں میں طلبا کی فیس

ریکارڈ بھی ہر اسکول کے پاس موجود ہے جسے کوئی بھی ایسا شخص جسے اختیار حاصل ہو، باآسانی جاکر دیکھ سکتا ہے۔ اس معلومات کے بعد بھی یہ کہنا کہ تمام اسکول مالکان ہی ''مافیا'' ہیں، درست نہ ہوگا۔ ایک لمحے کو تصور کرلیجیے کہ میری رائے غلط ہے اور اگر ایسا ہے تو ان اسکولوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیوں نہیں

ادا

کریں گے، جبکہ پانچ فیصد اوسط طلبا وہ ہیں جن کی تین ماہ سے زائد فیس باقی ہے۔ اس تمام تر معلومات کا

ہے۔ لیکن ان کے خلاف بات کرنے والے کہتے

ہیں،

ملک کی اشرافیہ کے لیے بہترین تعلیمی نظام کے حامل ادارے ہیں۔ یہ اسکول بنے ہی ملک کی اشرافیہ کے بچوں کے لیے ہیں اور وہ خوشی سے اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں پڑھا رہے ہیں۔ ایک عام پاکستانی اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں داخل کرانے کی خواہش ضرور کرسکتا ہے لیکن ایسا کرنا اس کے لیے ممکن نہیں۔ اور اگر وہ قرض لے کر یا کچھ فروخت کرکے ایسا کرتا ہے تو شاید اس سے بڑا نادان کوئی نہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی کہ میری جیب مجھے اجازت بس میں سفر کرنے کی دے لیکن میں جہاز کی وی آئی پی کلاس میں سفر کرنے کے خواہش کروں۔ اب ذرا کراچی کے 95 فیصد اسکولوں کی جانب نظر دوڑائیے۔ یقینی طور پر ان میں بھی اچھے برے ہوں گے، جیسا کہ ماضی میں اسکولوں کی جانب سے مخصوص دکانوں سے کاپیاں، کتابیں یا یونیفارم خریدنے کو لازم قرار دیا گیا جسے عدالت نے

کے لیے۔ یہ اسکول کئی ہزار روپے داخلہ فیس کے نام پر لیتے ہیں اور ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو داخلہ فیس لاکھوں میں بھی وصول کرتے ہیں۔ ان اسکولوں کا نصاب اس قدر مہنگا ہے کہ مجھ جیسا شخص اگر ایک طالب علم کے لیے خریدنا چاہے تو شاید گھر کی کوئی قیمتی چیز فروخت کرنا پڑے کیوں کہ اس کی قیمت میری آمدن سے کافی زیادہ ہے۔ ان اسکولوں میں سے کئی کی ماہانہ فیس حکومت کی جانب سے مقرر کردہ کم از کم تنخواہ کی نصف یا پوری تنخواہ کے برابر ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان اسکولوں میں پورا سال داخلے بند رہتے ہیں۔ سال بھر میں صرف چند دن کے لیے داخلہ کھولا جاتا ہے اور داخلہ حاصل کرنے والوں کی مراد بڑی بڑی سفارشوں کے بعد پوری ہوتی

اشرافیہ کے بچوں کے لیے ہیں اور وہ خوشی سے اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں پڑھا رہے ہیں۔ ایک عام پاکستانی اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں داخل کرانے کی خواہش ضرور کرسکتا ہے لیکن ایسا کرنا اس کے لیے ممکن نہیں۔ اور اگر وہ قرض لے کر یا کچھ فروخت کرکے ایسا کرتا ہے تو شاید اس سے بڑا نادان کوئی نہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی کہ میری جیب مجھے اجازت بس میں سفر کرنے کی دے لیکن میں جہاز کی وی آئی پی کلاس میں سفر کرنے کے خواہش کروں۔ اب ذرا کراچی کے 95 فیصد اسکولوں کی جانب نظر دوڑائیے۔ یقینی طور پر ان میں بھی اچھے برے ہوں گے، جیسا کہ ماضی میں اسکولوں کی جانب سے مخصوص دکانوں سے کاپیاں، کتابیں یا یونیفارم خریدنے

کرتی ہیں۔ اسی لیے ماضی میں سرکاری اسکولوں اور کالجوں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ یہ بات صرف کراچی کے اسکولوں

بچوں کو داخلہ دیں گے جو فیس نہیں دے سکتے، یہ طلبا مفت پڑھیں گے۔ بدقسمتی سے ملک کے ہر پیداگیر کی یہ کوشش ہے

کمپنی حکومتی مرضی سے اسکولوں کو ایک کاروبار قرار دیتی ہے۔ ان پر کاروبار کا ٹیکس بھی عائد کرتی ہے، ان سے سالانہ

ڈیفالٹنگ کا تناسب بھی دس فیصد تک ہے، یعنی ایک اسکول میں دس فیصد طلبا مفت پڑھتے ہیں جبکہ تقریباً دس فیصد یہ

> **یہ اسکول جو ایک عام شخص کے لیے مافیا ہیں، ملک کی اشرافیہ کے لیے بہترین تعلیمی نظام کے حامل ادارے ہیں۔ یہ اسکول بنے ہی ملک کی اشرافیہ کے بچوں کے لیے ہیں اور وہ خوشی سے اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں پڑھا رہے ہیں۔ ایک عام پاکستانی اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں داخل کرانے کی خواہش ضرور کرسکتا ہے لیکن ایسا کرنا اس کے لیے ممکن نہیں۔ اور اگر وہ قرض لے کر یا کچھ فروخت کرکے ایسا کرتا ہے تو شاید اس سے بڑا نادان کوئی نہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی کہ میری جیب مجھے اجازت بس میں سفر کرنے کی دے لیکن میں جہاز کی وی آئی پی کلاس میں سفر کرنے کے خواہش کروں۔**

کے لیے مخصوص نہیں بلکہ صوبے بھر کے

کہ اس کے بچے کا نام ان ہی دس فیصد

تجدید کی مد میں فیس بھی وصول کی جاتی

کہہ دیتے ہیں کہ اس ماہ کی فیس اگلے ماہ

کیا جارہا؟ کیوں سوشل میڈیا پر طوفان برپا کرنے والے اور احتجاج کرنے والے پھر بھی اپنے بچے انہیں مافیاز کے حوالے کرتے ہیں؟ کیا ملک بھر میں سرکاری ادارے موجود نہیں؟ کیا رفاہی اداروں کے تحت چلنے والے اسکول موجود نہیں؟ کیا دوست ممالک کے تعاون سے کام کرنے والے تعلیمی ادارے نہیں؟ کیا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پر چلنے والے ادارے موجود نہیں؟ اگر تمام اسکول مالکان مافیا ہیں تو ہمیں ان کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہوگا، انہیں خالی کرنا ہوگا۔ اپنے بچوں کو یہاں سے نکالنا ہوگا، یہاں ملازمت سے انکار کرنا ہوگا۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کررہے تو اس کا مطلب حقائق پروپیگنڈے سے مختلف ہیں۔ یہ اسکول جو ایک عام شخص کے لیے مافیا

کالعدم قرار دیا اور ایسے اسکولوں کے خلاف کارروائی بھی ہوئی۔ لیکن ان میں سے اکثر اسکول مڈل کلاس طبقے کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ بالخصوص سندھ اور بلوچستان میں یہ اسکول خاصی اہمیت کے حامل ہیں، جہاں کی صوبائی حکومتیں شاید تعلیم کو نئی نسل کے لیے مضرِ صحت تصور کرتی ہیں۔ اسی لیے ماضی میں سرکاری اسکولوں اور کالجوں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ یہ بات صرف کراچی کے اسکولوں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ صوبے بھر کے پچانوے فیصد وہ اسکول جہاں مڈل کلاس افراد یا غریب لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں، ان کی عمارتیں کرائے کی ہیں۔

نوٹ: یہ لکھاری کا ذاتی نقطہ نظر ہے جس سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

بلوچستان کا چشم کُشا سروے

انسٹیٹیوٹ فار پبلک اوپینین ریسرچ (آئی پور) نے بلوچستان کی عوامی رائے سے متعلق اپنے تازہ ترین سروے کے نتائج جاری کر دیئے ہیں، کم و بیش 45 فیصد افراد کا کہنا تھا کہ بے روزگاری بلوچستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، 11 فیصد کی نظر میں اَمن اور امان اور سات فیصد کی رائے میں پینے کا پانی جبکہ چھ فیصد کے نزدیک تعلیم سب بڑا مسئلہ ہے۔ سرکاری سکولوں کی تعلیم کے بارے میں عوامی رائے منقسم رہی کیونکہ 47 فیصد نے اِسے اچھا جبکہ 47 فیصد ہی نے اِسے بُرا قرار دیا، چھ فیصد نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سرکاری ہسپتالوں میں سب سے بڑے مسائل میں 35 فیصد کے نزدیک ادویات کی کمی جبکہ 32 فیصد کی نظر میں ڈاکٹروں کی قلت تھی۔ سرکاری بنیادی صحت مرکز (بی ایچ یو) سے متعلق 44 فیصد عوام کی رائے میں اُن کے علاقے میں بی ایچ یو فعال ہیں جبکہ 48 فیصد کا کہنا ہے کہ اُن کے علاقے میں کوئی فعال بی ایچ یو موجود ہی نہیں، آٹھ فیصد نے اِس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ صحت کارڈ کے حوالے سے 17 فیصد افراد کا کہنا تھا کہ اُنہوں نے اِس سے فائدہ اٹھایا جبکہ دیگر 17 فیصد نے دعویٰ کیا کہ اُنہوں نے اِسے استعمال تو کیا مگر اُنہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا جبکہ 51 فیصد عوام اِس سکیم ہی سے لاعلم تھے۔ گزشتہ پانچ وزرائے اعلیٰ میں سے 26 فیصد عوام کے مطابق عبدالمالک بلوچ بہترین کارکردگی کے حامل رہے جن کے بعد 21 فیصد کے ساتھ سرفراز بگٹی دوسرے، جام کمال خان 18 فیصد کے ساتھ تیسرے جبکہ 21 فیصد کے نزدیک دیگر دو سابق وزرائے اعلیٰ کی کارکردگی اچھی رہی، 14 فیصد نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سیاسی نمائندگی کے حوالے سے 11 فیصد عوام کا کہنا ہے کہ پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز بلوچستان کے مفادات کی بہترین نمائندگی کرتی ہے جس کے بعد 10 فیصد کے نزدیک تحریک انصاف، آٹھ فیصد کی نظر میں نیشنل پارٹی اور آٹھ فیصد ہی کے نزدیک عوامی نیشنل پارٹی جبکہ 31 فیصد کی نظر میں دیگر جماعتیں اُن کی نمائندگی کے لئے بہتر ہیں، 32 فیصد نے اِس سوال کا جواب دینے سے گریز کیا۔ منتخب نمائندوں (ممبران قومی اور صوبائی اسمبلی) پر عوام کا اطمینان کم رہا، 43 فیصد مکمل طور پر غیر مطمئن جبکہ 20 فیصد قدرے غیر مطمئن تھے، سات فیصد بہت مطمئن اور 19 فیصد ممبران اسمبلی سے کسی حد تک مطمئن تھے جبکہ 11 فیصد نے اِس سوال کا جواب نہیں دیا۔ انسٹیٹیوٹ کے مطابق 29 نومبر سے 22 دسمبر 2025ء کے دوران 220,5 ووٹروں سے بالمشافہ یا آمنے سامنے انٹرویوز پر مبنی حکمرانی کارکردگی، عوامی خدمات اور درپیش اہم چیلنجوں کے بارے میں سروے کیا۔ اِس مطالعے میں شہری اور دیہی دونوں آبادیوں کو شامل کیا گیا تھا اور صوبائی نمائندگی کو یقینی بنانے کے لئے اِس میں تین مرحلہ جاتی احتمالی نمونہ اختیار کیا گیا۔ ادارے کا کہنا ہے کہ سروے میں 95 فیصد اعتماد کی سطح پر غلطی کا تناسب 1.55 فیصد ہے۔

رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اِس طرح کا سروے شاید ہی پہلے کبھی کیا گیا ہو۔ اِس سے نہ صرف وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو اپنی ترجیحات کے تعین میں مدد مل سکتی ہے بلکہ بلوچستان کے حالات و معاملات سے دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کو تدبیر سازی میں بھی آسانی فراہم ہو سکتی ہے۔ گزشتہ سال خیبرپختونخوا کے بعد دہشت گردی کے سب سے زیادہ واقعات بلوچستان میں ہوئے۔ صوبائی حکومت کی رپورٹ کے مطابق بلوچستان میں 2025ء کے دوران دہشت گردی کے 940 واقعات پیش آئے جن میں 287 سکیورٹی اہلکاروں اور 440 شہریوں سمیت 827 افراد جاں بحق جبکہ 349,1 افراد زخمی ہوئے۔ گزشتہ سال چھ خودکش حملے، مختلف طرح کے متعدد دھماکوں کے علاوہ فائرنگ کے درجنوں حملے رپورٹ ہوئے۔ دہشت گردی کے ایک واقعے میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہدایت اللہ بلیدی شہید ہو گئے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا تھا کہ 2025ء میں بم دھماکوں کے 265، دستی بم حملوں کے 213 واقعات، سرکاری عمارتوں کو آگ لگانے کے 93 واقعات اور ریلوے ٹریک پر 27 حملے ہوئے جبکہ جعفر ایکسپریس کو متعدد بار نشانہ بنایا گیا، اِس کے علاوہ پولیو ٹیموں پر تین جبکہ موبائل ٹاورز پر 27 حملے کیے گئے۔ سکیورٹی فورسز نے ہزاروں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنوں میں 745 دہشت گرد ہلاک کیے۔ دہشت گردی کے اِن سب واقعات کے باوجود عوام کی اکثریت کے نزدیک بیروزگاری صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، صوبائی حکومت کو اِس مسئلے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تکنیکی تعلیم اور تربیت کے ذریعے کم وقت اور خرچ کے ذریعے روزگار فراہم کیا جا سکتا ہے، مسئلہ صرف تعاون اور رہنمائی کا ہے جو اگر صوبائی حکومت مہیا کر سے تو بلوچ عوام کو روزگار کی فراہمی یقینی بنائی جا سکتی ہے۔ یہ صوبہ ایک طرف معدنی وسائل سے مالا مال ہے تو دوسری طرف گوادر پورٹ کے اپنی اصل صلاحیت کے مطابق صحیح معنوں میں آپریشنل ہو جانے سے یہاں روزگار کے لاتعداد مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ اِس سروے میں یہ دلچسپ بات بھی تھی کہ صوبے کی اکثریت کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ اُن کے پاس صحت کارڈ کی سہولت موجود ہے، اِس سے صوبے کی وزارتِ اطلاعات و نشریات کی کارکردگی کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے،

عوام کی نظر میں سابق تین وزرائے اعلیٰ بہتر کام کر رہے ہیں، آئندہ انتخابات میں ابھی بہت وقت ہے، اِس دوران اگر اُن کی رفتار یہی رہی تو وہ گزشتہ پانچ وزرائے اعلیٰ میں بہترین وزیر اعلیٰ کا ٹائٹل اپنے نام کر سکتے ہیں۔ اُنہیں عوام کو تعلیم اور صحت سے متعلق زیادہ سے زیادہ سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ایسی پالیسیاں بنانا ہوں گی جن سے عوام مستفید ہو سکیں۔

ضروری نوٹس
اخبار میں خلوص نیت سے مضامین شائع کیئے جاتے ہیں مضامین کی اشاعت کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مدیر وایڈیٹر تحریر اور راقم مضمون کی سوچ سے متفق ہے۔
ادارہ

خدا کا وجود

ذوالفقار احمد چیمہ

میں ملحدین کے دلائل کو کیوں بے وزنی اور کھوکھلا سمجھ کر مسترد کرتا ہوں اور کیوں اللہ کے وجود کو اور اس کی صفات کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم کرتا ہوں۔ اس کی وجہ بتائے دیتا ہوں۔ میں ایک باشعور اور پڑھا لکھا شخص ہوں، میرے گھر کے صحن میں علی الصبح سورج کی روشنی پڑتی ہے جب کہ رات کو وہی سورج کہیں اوجھل ہوجاتا ہے اور آسمان پر چاند اور ستارے نمودار ہوجاتے ہیں۔

یہ دیکھ کر میرے ذہن میں تجسّس پیدا ہوتا ہے کہ یہ سورج، چاند، ستارے کیسے وجود میں آئے؟ کالج اور یونیورسٹی میں مجھے ایک دو ایسے ٹیچر ملے، جو مذہب کا مذاق اڑاتے تھے۔ دو تین بار وقت لے کر میں ان کے دفتر گیا اور ان سے پوچھا ”سر! مذہبی لوگوں میں ہزار خامیاں ہوں گی مگر یہ سورج، چاند اور یہ زمین کیسے وجود میں آئے اس کی وضاحت فرما دیجیے“۔ ایک نے ڈارون کی تھیوری کا ذکر کیا۔ میں نے ایک دو سوال کیے تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابھی مکمل تھیوری نہیں پڑھی۔ مکمل پڑھ کر آپ کو جواب دوں گا۔ میں نے کہا کہ سائنسدان خود کہتے ہیں کہ ابھی تک کوئی ایک بھی شہادت ایسی نہیں ملی جو انسان کی تخلیق کے بارے میں ڈارون کے نظریئے کو ثابت کرے یا اس کی تصدیق کرے۔ یہ تو صرف ایک قیاس ہے۔

اس پر وہ خاموش رہے اور انھوں نے مولویوں کے خلاف کچھ لطیفے سنا کر بات ختم کردی۔ دوسرے پروفیسر صاحب کے پاس جا کر پوچھا کہ ”سر! یہ سورج، چاند، زمین، اور یہ انسان، اُس کے حیرت انگیز اعضاء اور اس کا شعور کس نے تخلیق کیا ہے؟ وہ فرمانے لگے دیکھیں ہر چیز ذرّے سے پیدا ہوتی ہے اور خلیے نے ہی پھیل کر یہ شکلیں اختیار کرلی ہیں۔ میں نے پوچھا، سر! ذرّے یا خلیے میں جان یا زندگی کیسے پیدا ہوئی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ فی الحال سائنس کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ میں نے پوچھا آپ کائنات کا خالق کس کو سمجھتے ہیں؟ کہنے لگے ہم سمجھتے ہیں ہر چیز خود بخود نیچر (فطرت) کے زور پر پیدا ہوئی ہے۔

پھر میں نے پوچھا، دنیا کے کسی کونے میں کوئی ایک پل یا ایک عمارت کا ایک کمرہ خود بخود وجود میں آیا ہے تو بتا دیجیے۔ وہ خاموش رہے تو میں نے پوچھا، سر! کیا نیچر یا فطرت شعور رکھتی ہے؟ اس کا انھوں نے دیانتدارانہ جواب دیا کہ ”نہیں، فطرت شعور کی حامل نہیں ہے“۔ اس پر میں نے کہا، سر! جو نیچر خود شعور سے محروم ہے وہ انسان کو شعور کیسے بخش سکتی ہے؟ اس پر وہ فرمانے لگے ”ہاں ٹھیک کہتے ہو، کائنات اور انسان کی تخلیق کی کچھ گتھیاں ابھی سلجھنے والی ہیں اور سائنسدان جنھوں نے ایٹم بم، جہاز اور کمپیوٹر بنالیے ہیں، وہ یہ بھی سلجھالیں گے“۔ میں نے کہا ”سر! ابھی تک سائنسدان انسانی خون کا ایک قطرہ تخلیق نہیں کرسکے۔ سائنس کے جتنے بھی کارنامے ہیں وہ اہلِ تحقیق اور اہلِ سائنس نے فطرت میں سے discover کیے ہیں۔

یعنی انھوں نے ریسرچ کے ذریعے فطرت کے کچھ اصول اور کچھ صلاحیتیں دریافت کی ہیں اور ان کی بنیاد پر بہت سی (مفید اور مضر) چیزیں بنالی ہیں۔ بلاشبہ وہ ایجادات بڑی زبردست ہیں مگر کیا آپ یہ فرماسکتے ہیں کہ فطرت کے وہ اصول یا قوانین مثلاً کششِ ثقل کا اصول کس سائنسدان نے بنایا ہے؟ کہنے لگے کسی سائنسدان نے نہیں بنایا، مگر سائنسدان نے تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے۔ میں نے پوچھ لیا ”سر! پھر یہ بتادیں کہ کششِ ثقل سمیت فطرت اور کائنات کے قوانین کو تخلیق کس نے کیا ہے؟ کہنے لگے ”ہاں کچھ سائنسدان اب یہ کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی Meta physical force (مافوق الفطرت قوت) موجود ہو“۔

اُن کے بعد بھی میں بہت سے ملحد پروفیسر صاحبان سے ملتا رہا۔ کچھ سائنسدانوں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ ان کے ہاں یا تو قیاس اور گمان کی بنیاد پر گھڑی گئی تھیوریاں ہیں، جن کی صداقت کا کوئی ثبوت موجود نہیں یا پھر بے یقینی کی صورتِ حال ہے۔ مگر اب وہ کسی مابعدلطبیعاتی قوّت یا ہستی کے امکان کو تسلیم کرتے ہیں مگر کچھ ابھی تک وسوسوں اور گمانوں کے اندھیروں میں ہی ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ اُن کی یہ بات کہ یہ دنیا اور پوری کائنات خود بخود پیدا ہوگئی یا اسے فطرت نے تخلیق کیا ہے، عقل اور شعور کو بالکل ہی اپیل نہیں کرتی، اور کوئی بھی عقل اور شعور رکھنے والا شخص خود بخود پیدا ہونے والی بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔

مجھے سورج، چاند، زمین، کائنات کے اصولوں اور انسانی جسم کے اندر چلنے والی حیرت انگیز فیکٹریوں کی تخلیق کے بارے میں ملحد مفکروں یا سائنسدانوں کی جانب سے کوئی واضح جواب نہیں مل سکا، یعنی ملحدانہ نظریۂ حیات ایسی تھیوریاں پیش کرتا ہے جو نہ ثابت ہوسکیں، اور نہ انسانی عقل انھیں ماننے کے لیے تیار ہے۔

میں اسی جستجو اور حقیقت کی تلاش میں تھا کہ آواز سنائی دی، اِدھر آو، ہم بتاتے ہیں اس کائنات کا خالق کون ہے! دیکھا تو وہ ایک ایسی پاکیزہ کردار شخصیّت کی آواز تھی، جس نے اپنی چالیس سالہ زندگی میں کبھی معمولی سا جھوٹ بھی نہیں بولا تھا۔ اس نے اپنی بات کا آغاز کرنے سے پہلے بستی والوں کو بلا کر پوچھا ”اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن پہنچ چکے ہیں تو کیا تم مان لوگے“ سب نے بیک زبان کہا ”آپ ایک سچّے انسان ہیں، اس لیے ہمیں یقین ہے کہ آپ سچ ہی بولیں گے، اور ہم آپ کی ہر بات تسلیم کریں گے“۔

پھر اس سو فیصد سچے انسان نے ایک ایسی بات کہہ دی کہ سب حیران و پریشان ہوگئے۔ اُس پاکیزہ کردار انسان نے کہیں سے تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ سوائے شام کے کوئی اور ملک بھی نہیں دیکھا تھا۔ مگر اب اس نے انسانی ذہن کے سب سے بڑے سوال کا جواب بتانا شروع کردیا، اب اس نے صرف قریش یا اہلِ مکہ نہیں، بلکہ دنیا بھر کے انسانوں کو مخاطب کرنا

سردی کا موسم اور غریب کی بدحالی

زاہدہ حنا

سردی کبھی محض ایک موسم تھی۔ جس میں زندگی ذرا سست ہو جاتی تھی، صبح دھند میں لپٹی ہوئی اور شامیں لحافوں کے اندر سمٹ آتیں۔ سردی کی دھوپ ایک نعمت سمجھی جاتی تھی اور ٹھنڈی راتوں میں آگ پہ ہاتھ تاپتے ہوئے گپ شپ ہوا کرتی تھی۔ اب سردی صرف موسم نہیں رہی۔ یہ ایک سماجی اور معاشی کسوٹی بن چکی ہے جس پر ہر سال لاکھوں انسان آزمائے جاتے ہیں اور ہمیشہ کی طرح سب سے زیادہ ناکام وہی ٹھہرتے ہیں جن کے پاس پہلے ہی بہت کم تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ موسم ہمیشہ غیر جانبدار نہیں رہے۔ سردی نے سلطنتوں کو شکست دی، فوجوں کو پسپا کیا اور شہروں کے شہر اجاڑ دیئے، مگر ان تمام واقعات میں ایک قدرِ مشترک رہی، طاقتور طبقہ نسبتاً محفوظ رہا جب کہ کمزور طبقہ موسم کا پہلا نوالہ بنا۔ آج بھی تاریخ خود کو دہرا رہی ہے، صرف فرق یہ ہے کہ اب ہم اسے موسمیاتی تبدیلی کا نام دیتے ہیں اور یوں اپنی اجتماعی ذمے داری سے بچ نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زمین گرم ہو رہی ہے یہ بات اب کسی بحث کی محتاج نہیں، مگر اس بڑھتی ہوئی گرمی کا نتیجہ ہر جگہ یکساں نہیں، کہیں بے تحاشا بارشیں، کہیں خشک سالی اور کہیں ایسی سردی جو معمولاتِ زندگی کو مفلوج کر دے۔ موسموں کی ترتیب بگڑ چکی ہے۔ سردی اب وقت سے پہلے آجاتی ہے یا پھر اس شدت کے ساتھ حملہ آور ہوتی ہے کہ انسان اور فطرت دونوں سنبھل نہیں پاتے۔ اس بگاڑ کی اصل ذمے دار وہ صنعتی ریاستیں ہیں جنھوں نے دہائیوں تک زمین کا استحصال کیا مگر اس کی قیمت آج وہ ممالک ادا کر رہے ہیں جن کا کردار اس تباہی میں نہ ہونے کے برابر تھا۔

پاکستان بھی انھی ممالک میں شامل ہے۔ اس وقت پنجاب شدید سردی کی لپیٹ میں ہے۔ دیہات میں صبح کی ٹھنڈ ہڈیوں میں اترتی ہے اور شام تک ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں۔ شہروں میں فٹ پاتھوں پر سونے والے، بس اڈوں پر رات گزارنے والے اور کچی آبادیوں کے مکین ان سب کے لیے سردی کسی موسمی خبر کا عنوان نہیں بلکہ روزانہ کا عذاب ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی ہے کہ آیندہ پندرہ دنوں میں ملک بھر میں سردی مزید بڑھے گی۔ یہ پیش گوئی اُن گھروں میں خوف بن کر داخل ہوئی ہے جہاں نہ ہیٹر ہے نہ گیس نہ اضافی کمبل۔

غریب کے لیے سردی محض درجہ حرارت میں کمی نہیں۔ یہ روزی کے دروازے بند ہو جانے کا نام ہے۔ یہ بیمار بچے کے لیے دوائی نہ ہونے کی اذیت ہے۔ یہ اُس ماں کی خاموش دعا ہے جو رات بھر جاگ کر اپنے بچوں کو سینے سے لگائے رکھتی ہے تاکہ ان کو گرم رکھ سکے۔ دوسری طرف امرا سردی میں کافی کے مگ کے ساتھ موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔ کچی بستیوں میں یہ سردی زندگی اور موت کے درمیان ایک باریک لکیر کھینچ دیتی ہے۔ ہر سال ہم سنتے ہیں کہ فلاں شہر میں، فلاں شخص سردی سے جاں بحق ہوگیا۔ خبر دو سطروں میں نمٹ جاتی ہے اور ہمارا ضمیر بھی۔ ہم یہ سوال پوچھنے سے کتراتے ہیں کہ آخر ایک انسان کو سردی سے مرنے دیا ہی کیوں گیا؟ کیا یہ محض موسم کی سختی تھی یا ریاست اور سماج کی بے حسی؟

پنجاب کی یہ سخت سردی ایک بار پھر ہمارے اجتماعی نظام پر سوالیہ نشان ہے۔ کیا کہیں ہنگامی شیلٹرز قائم کیے گئے؟ کیا دیہاڑی دار مزدوروں، اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنیوالوں اور بے گھر افراد کے لیے کوئی سنجیدہ انتظام کیا گیا؟ یا پھر حسب روایت یہ فرض چند فلاحی تنظیموں اور رضا کاروں کے سپرد کر دیا گیا تاکہ ریاست سکون سے اپنی ذمے داریوں سے نظریں چرا سکے؟

سردی کی مار صرف انسانوں تک محدود نہیں۔ باغات کی حالتِ زار بھی اسی کہانی کا حصہ ہے۔ شدید سردی نے پودوں کو مرجھا دیا ہے۔ پھول وقت سے پہلے مرجھا رہے ہیں، سبزہ پیلا پڑ چکا ہے۔ یہ باغات محض زمین کے ٹکڑے نہیں، یہ ہمارے طرزِ زندگی کا آئینہ ہیں۔ ہم نے درخت کاٹے، زمین کا سانس گھونٹا اور اب وہی زمین ہمیں بدلتے موسموں کے ذریعے متنبہ کر رہی ہے، مگر ہم ہیں کہ سننے سے انکاری ہیں۔

اصل سردی موسم میں نہیں، دلوں میں اتر چکی ہے۔ وہ سردی جو ہمیں دوسروں کے دکھ سے بے نیاز کر دیتی ہے، اگر موسمیاتی تبدیلی ایک عالمی مسئلہ ہے تو اس کا مقابلہ محض بیانات اور رپورٹوں سے نہیں ہوسکتا۔ اس کے لیے سیاسی عزم، سماجی انصاف اور غریب دوست پالیسیوں کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہر آنے والی سردی ہمارے اجتماعی زوال کی ایک نئی دستاویز بن کر سامنے آتی رہے گی۔

سردی آتی رہے گی اور چلی جائے گی۔ مگر اگر ہم نے اس ملک کے غریب کو موسموں کے رحم و کرم پر چھوڑے رکھا تو تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ آنے والی نسلیں ہم سے یہی پوچھیں گی کہ جب زمین کراہ رہی تھی، جب موسم بگڑ رہے تھے اور جب انسان سردی سے ٹھٹھر رہا تھا تب ہم کہاں تھے؟

سردی میں سب سے زیادہ خاموشی سے جو طبقہ متاثر ہوتا ہے وہ لوگ ہیں جو گنتی میں بھی نہیں آتے۔ وہ بوڑھے جو عمر بھر محنت کے بعد اب کسی کونے میں سمٹے بیٹھے ہیں، وہ خواتین جو گھروں میں کام کر کے معمولی اجرت لاتی ہیں اور وہ بچے جن کے ہاتھوں میں گجرے یا کھلونے ہیں اور جو سرد راتوں میں سگنل پہ روزی کمانے کے لیے گاڑیوں کے پیچھے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔ یہ سب ہماری اجتماعی ترجیحات کی فہرست میں کہیں بہت نیچے ہیں۔ ریاست کے کاغذوں میں یہ شہری ضرور ہوں گے مگر حقیقت میں یہ کسی کو نظر نہیں آتے۔ سردی ان کے لیے جسمانی تکلیف کے ساتھ ساتھ احساسِ محرومی کو بھی گہرا کر دیتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ کچھ لوگ اپنی استطاعت کے مطابق مدد کرتے ہیں، کمبل بانٹتے ہیں مگر مسئلہ خیرات کا نہیں انصاف کا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک مہذب سماج میں کسی انسان کی زندگی موسم کے رحم و کرم پر ہونی چاہیے؟ کیا ترقی کے دعوے اسی دن کے لیے تھے کہ سردی آئے تو غریب مرجائے اور ہم محض افسوس کے دو بول، بول کر آگے بڑھ جائیں؟ یہ سرد راتیں ہمیں یہ یاد دلانے آتی ہیں کہ ترقی صرف عمارتوں اور سڑکوں کا نام نہیں بلکہ انسان کے تحفظ کا وعدہ ہے۔ شاید اب بھی وقت ہے کہ ہم اس سردی کو محض موسم نہ سمجھیں بلکہ ایک آئینہ مانیں جس میں ہمارا اجتماعی چہرہ صاف دکھائی دے رہا ہے۔

سردی کبھی محض ایک موسم تھی۔ جس میں زندگی ذرا سست ہو جاتی تھی، صبح دھند میں لپٹی ہوئی اور شامیں لحافوں کے اندر سمٹ آتیں۔ سردی کی دھوپ ایک نعمت سمجھی جاتی تھی اور ٹھنڈی راتوں میں آگ پہ ہاتھ تاپتے ہوئے گپ شپ ہوا کرتی تھی۔ اب سردی صرف موسم نہیں رہی۔ یہ ایک سماجی اور معاشی کسوٹی بن چکی ہے جس پر ہر سال لاکھوں انسان آزمائے جاتے ہیں اور ہمیشہ کی طرح سب سے زیادہ ناکام وہی ٹھہرتے ہیں جن کے پاس پہلے ہی بہت کم تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ موسم ہمیشہ غیر جانبدار نہیں رہے۔ سردی نے سلطنتوں کو شکست دی، فوجوں کو پسپا کیا اور شہروں کے شہر اجاڑ دیئے، مگر ان تمام واقعات میں ایک قدرِ مشترک رہی، طاقتور طبقہ نسبتاً محفوظ رہا جب کہ کمزور طبقہ موسم کا پہلا نوالہ بنا۔ آج بھی تاریخ خود کو دہرا رہی ہے، صرف فرق یہ ہے کہ اب ہم اسے موسمیاتی تبدیلی کا نام دیتے ہیں اور یوں اپنی اجتماعی ذمے داری سے بچ نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زمین گرم ہو رہی ہے یہ بات اب کسی بحث کی محتاج نہیں، مگر اس بڑھتی ہوئی گرمی کا نتیجہ ہر جگہ یکساں نہیں، کہیں بے تحاشا بارشیں، کہیں خشک سالی اور کہیں ایسی سردی جو معمولاتِ زندگی کو مفلوج کر دے۔ موسموں کی ترتیب بگڑ چکی ہے۔ سردی اب وقت سے پہلے آجاتی ہے یا پھر اس شدت کے ساتھ حملہ آور ہوتی ہے کہ انسان اور فطرت دونوں سنبھل نہیں پاتے۔ اس بگاڑ کی اصل ذمے دار وہ صنعتی ریاستیں ہیں جنھوں نے دہائیوں تک زمین کا استحصال کیا مگر اس کی قیمت آج وہ ممالک ادا کر رہے ہیں جن کا کردار اس تباہی میں نہ ہونے کے برابر تھا۔

پاکستان بھی انھی ممالک میں شامل ہے۔ اس وقت پنجاب شدید سردی کی لپیٹ میں ہے۔ دیہات میں صبح کی ٹھنڈ ہڈیوں میں اترتی ہے اور شام تک ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں۔ شہروں میں فٹ پاتھوں پر سونے والے، بس اڈوں پر رات گزارنے والے اور کچی آبادیوں کے مکین ان سب کے لیے سردی کسی موسمی خبر کا عنوان نہیں بلکہ روزانہ کا عذاب ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی ہے کہ آیندہ پندرہ دنوں میں ملک بھر میں سردی مزید بڑھے گی۔ یہ پیش گوئی اُن گھروں میں خوف بن کر داخل ہوئی ہے جہاں نہ ہیٹر ہے نہ گیس نہ اضافی کمبل۔

غریب کے لیے سردی محض درجہ حرارت میں کمی نہیں۔ یہ روزی کے دروازے بند ہو جانے کا نام ہے۔ یہ بیمار بچے کے لیے دوائی نہ ہونے کی اذیت ہے۔ یہ اُس ماں کی خاموش دعا ہے جو رات بھر جاگ کر اپنے بچوں کو سینے سے لگائے رکھتی ہے تاکہ ان کو گرم رکھ سکے۔ دوسری طرف امرا سردی میں کافی کے مگ کے ساتھ موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔ کچی بستیوں میں یہ سردی زندگی اور موت کے درمیان ایک باریک لکیر کھینچ دیتی ہے۔ ہر سال ہم سنتے ہیں کہ فلاں شہر میں، فلاں شخص سردی سے جاں بحق ہوگیا۔ خبر دو سطروں میں نمٹ جاتی ہے اور ہمارا ضمیر بھی۔ ہم یہ سوال پوچھنے سے کتراتے ہیں کہ آخر ایک انسان کو سردی سے مرنے دیا ہی کیوں گیا؟ کیا یہ محض موسم کی سختی تھی یا ریاست اور سماج کی بے حسی؟

بدلتے زمانے اور بکھرتی قدریں

اطہر قادر حسن

تہذیبوں کا تصادم بدلتی ہوئی دنیا میں کوئی نیا المیہ نہیں بلکہ یہ انسانی تاریخ کی ایک مستقل حقیقت ہے۔ وقت کے ساتھ حالات بدلتے ہیں اور حالات کے ساتھ انسانی ترجیحات، اقدار اور طرزِ زندگی بھی تبدیلی کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہی تبدیلیاں کبھی ضرورت بن کر قبول کی جاتی ہیں اور کبھی بغاوت سمجھ کر رد کر دی جاتی ہیں۔ ہر دور میں ایسا ہوا ہے کہ ایک نسل نے ان تبدیلیوں کو سینے سے لگایا جب کہ دوسری نسل نے انھیں اپنی روایات کے خلاف سمجھ کر مزاحمت کی۔

یہ تاریخ انسانی کا وہ مستقل باب ہے جو ہر دور میں نئے عنوان کے ساتھ دہرایا جاتا رہا ہے۔ وقت اپنی رفتار سے چلتا رہتا ہے مگر انسان اس رفتار کے ساتھ قدم ملا پائے یا نہیں، یہی اصل امتحان ہوتا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ ہر تبدیلی کو سب کے لیے یکساں قبول کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ کوئی اسے زندگی کی ناگزیر ضرورت سمجھ کر اپنا لیتا ہے تو کوئی اسے اقدار پر حملہ تصور کر کے رد کر دیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں نسلوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہوتا ہے اور یہی فاصلہ آگے چل کر جنریشن گیپ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

پرانی نسل ہمیشہ اپنے بزرگوں کی دی ہوئی وراثت جس میں رسم و رواج، اقدار، اصول اور اخلاقی ضابطے شامل ہوتے ہیں، ان کو سینے سے لگائے رکھتی ہے۔ ان کے نزدیک یہ محض روایت نہیں بلکہ ایک امانت ہوتی ہے جسے اگلی نسل تک منتقل کرنا ان کا فرض ہوتا ہے۔ دوسری طرف نئی نسل اپنی آنکھیں مستقبل پر جمائے رکھتی ہے جہاں سہولت، تیزی اور ذاتی آسائش اولین ترجیح بن چکی ہے۔ اس کشمکش میں نہ پرانی نسل پوری طرح اپنی بات سمجھا پاتی ہے نہ نئی نسل سننے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ نتیجتاً مکالمہ ختم ہو جاتا ہے اور خاموشی بولنے لگتی ہے۔ نئی نسل اپنے عہد کے تقاضوں کے مطابق جینے کی خواہاں ہوتی ہے۔

اس کشمکش میں اکثر دونوں نسلیں ایک دوسرے کو سمجھنے کے بجائے ایک دوسرے سے دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ آج اس تقسیم کو نت نئے نام دیئے جا رہے ہیں، کہیں جنریشن ایکس، کہیں وائے، کہیں زی اور اب آنے والی نسل کو الفا کہا جا رہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ ناموں کا نہیں، سوچوں کے ٹکراؤ کا ہے۔ انسان فطری طور پر اسی عہد کو سچ مانتا ہے جس میں اس نے آنکھ کھولی ہوتی ہے۔ اس کے لیے وہی دور بہترین، وہی اقدار مقدس اور وہی طریق زندگی قابلِ تقلید ہوتے ہیں۔ وہ یہ سوچنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا کہ وقت کے ساتھ سوچ کا بدلنا بھی شاید ایک فطری عمل ہے۔ تاہم یہ بات بھی بارہا ثابت ہو چکی ہے کہ بزرگوں کی دانائی محض ضد نہیں ہوتی، اس کے پیچھے برسوں کا تجربہ، ناکامیوں کی راکھ اور کامیابیوں کی روشنی چھپی ہوتی ہے۔ تجربہ وہ چراغ ہے جس کا کوئی نعم البدل آج تک ایجاد نہیں ہوسکا۔

میری نسل وہ ہے جس نے وقت کو کروٹ بدلتے دیکھا۔ ہم نے لالٹین کی مدھم روشنی میں کتابوں سے رشتہ جوڑا، ٹاٹ پر بیٹھ کر گاؤں کے اسکولوں میں علم حاصل کیا، پیدل سفر کو معمول اور سائیکل کو عیاشی سمجھا۔ تانگے اور گھوڑے فخر کی سواری سمجھے جاتے تھے، کنوؤں کے ٹھنڈے پانی سے پیاس بجھائی، مٹی کے کھلونوں سے کھیل کر خوشی ڈھونڈی، یہ کھلونے ہمارے بچپن کی کل کائنات تھے جنھیں ٹوٹ جانے پر بھی ہم دل سے نہیں پھینکتے تھے۔ گاؤں کی بیٹھکوں میں بزرگوں کی محفلوں کے ایک کونے میں دبک کر ان کی دانائی سے فیض یاب ہوئے۔ گاؤں کی بیٹھکیں ہماری پہلی درسگاہ تھیں۔

بزرگوں کی محفلوں میں خاموش بیٹھ کر ان کے تجربات سننا ہمیں بولنے سے زیادہ سکھاتا تھا۔ چولہے کے گرد بیٹھ کر سردیوں کی راتیں کاٹنا، آگ کی آنچ پر ہاتھ سینکنا اور دھوئیں کے مرغولوں میں خواب دیکھنا، یہ سب ہماری زندگی کا حصہ تھا۔ ہمارا فاسٹ فوڈ وہ آلو تھا جو چولہے کے انگاروں میں دب کر پک جاتا اور عیاشی کی انتہا یہ کہ سردیوں میں والدہ مرحومہ آٹے، دودھ اور گڑ سے سوہن حلوہ یا سویاں بنا کر رکھ دیتیں۔

انھیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ کر مرتبان میں محفوظ کیا جاتا اور ہم بچوں کے لیے کسی خزانے سے کم نہ ہوتا کہ نظر بچا کر ایک ٹکڑا نکال لیا جائے۔ مہمانوں کی تواضع ابلے ہوئے انڈوں سے ہوتی اور اگر کوئی خاص مہمان آجاتا تو گھر کی مرغی ذبح کر لی جاتی۔ گندم گھر میں وافر ہوتی، گائے یا بھینس دودھ اور دیسی گھی کا ذریعہ تھی، کھیتوں کی سبزیاں دسترخوان کو سادگی میں بھی شاہانہ بنا دیتی تھیں۔ بازار سے صرف چائے اور چند ضروری اشیاء خریدی جاتیں۔ مہمان بوجھ نہیں بلکہ رحمت سمجھے جاتے تھے۔

غربت تھی مگر دل کشادہ اور امیر تھے، شاید اسی لیے سکون بھی تھا۔ سب کچھ سادہ مگر برکت سے بھرپور تھا۔ پھر وقت نے پلٹا کھایا۔ سہولتیں آئیں، رفتار بڑھی، زندگی آسان تو ہوئی مگر شاید خالی بھی ہو گئی۔ سائیکل کی جگہ موٹر سائیکل اور گاڑیوں نے لے لی، چولہوں کی جگہ ہیٹر اور ایئر کنڈیشنر آ گئے، کشادہ کمروں اور ہوادار چھتوں کی جگہ بند ماحول نے لے لی، بازار کھانوں کی دکانوں سے بھر گئے مگر گھروں کی رونقیں ماند پڑ گئیں۔ جیبیں بھر گئیں مگر برکت کہیں کھو گئی۔ مہمان اب چند لمحوں کے مسافر رہ گئے۔ ہم وہ خوش نصیب یا شاید بدقسمت نسل ہیں جس نے انتہائی تنگ دستی بھی دیکھی اور آسودگی بھی۔ اسی لیے ہم ایک بڑے جنریشن گیپ کا شکار ہو گئے ہیں۔ ہمارے لیے بزرگوں کی چھوڑی ہوئی وراثت آج بھی متبرک ہے جب کہ نئی نسل کے لیے آسائش، سہولت اور فوری فائدہ اولین ترجیح بن چکا ہے۔

وہ زمینیں جن کے لیے بزرگوں نے جانوں کی قربانیاں دیں، آج محض کمرشل پلاٹ بن کر فروخت کی جا رہی ہیں تاکہ حال کو مزید آرام دہ بنایا جا سکے۔ اسی تجربے نے ہمیں ایک عجیب دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے۔ رشتے سرمایہ کاری بن گئے ہیں اور احساس نفع و نقصان میں تولے جانے لگے ہیں۔ اس سے زیادہ دردناک منظر کیا ہوسکتا ہے کہ والدین جنھوں نے اپنی پوری زندگی اولاد کے نام کر دی، وہ بڑھاپے میں تنہا رہ جائیں۔ خدمت بوجھ لگنے لگے مگر جیسے ہی وہ دنیا سے رخصت ہوں، وراثت پر جھگڑے شروع ہو جائیں۔

والدین کی آنکھیں جو اولاد کی راہ تکتے تکتے پتھرا گئیں، ان کی قیمت چند گز زمین ٹھہری۔ شاید یہی جنریشن گیپ کا سب سے تلخ پہلو ہے، یہی جنریشن گیپ کی اصل تصویر ہے۔ آج کی نسل کے لیے ’آج‘ ہی سب کچھ ہے، ماضی سے کوئی رشتہ، نہ مستقبل کی فکر، اقدار، روایات اور بزرگوں کی دانائی محض فرسودہ کہانیاں بن کر رہ گئی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہم نے ماضی سے سبق نہ سیکھا تو کیا ہمارا مستقبل واقعی محفوظ ہو سکے گا؟ جہاں آج سب کچھ ہے، ماضی کچھ بھی نہیں اور مستقبل محض ایک غیر واضح سایہ نظر آتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہم نے ماضی سے رشتہ توڑ لیا تو کیا آنے والی نسل ہمیں معاف کر پائے گی یا ہم بھی کل اسی فہرست میں شامل ہوں گے جسے وقت بے رحم انداز میں فراموش کر دیتا ہے؟

تحریک انصاف اور پی پی کی قیادتیں

محمد سعید آرائیں

حیدرآباد کے دورے میں کے پی کے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی نے کہا کہ بھٹو کی سیاست ختم ہو چکی اور اب سندھ زرداری کے قبضے میں ہے۔ کراچی میں صرف ایک روز قبل ہی پیپلز پارٹی کی تعریف کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ کے پی اپنے بانی کی پالیسی پر آ گئے اور پی پی کی سندھ حکومت کا سرکاری استقبال بھول گئے۔

انھوں نے پنجاب حکومت کے برعکس سندھ حکومت کے طرزِ عمل کو اچھا بھی قرار دیا اور انھیں یاد نہیں رہا کہ پیپلز پارٹی کی اصل قیادت آصف زرداری کے پاس ہے اور یہ آصف زرداری ہی کی قیادت ہے کہ سندھ میں چوتھی بار سترہ سالوں سے پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور وہ دوسری بار ملک کا سویلین صدر بننے کا ریکارڈ بنا چکے ہیں اور صدر زرداری ہی کی قیادت میں سندھ میں پیپلز پارٹی 2008 سے جو انتخابی کامیابی حاصل کرتی آ رہی ہے، اتنی کامیابی تو سندھ میں پیپلز پارٹی کو بینظیر بھٹو کی قیادت میں بھی نہیں ملی تھی کہ سندھ میں پیپلز پارٹی مسلم لیگ (ن) کی سیاست کو محدود کر چکی ہے، جہاں (ن) لیگ اندرون سندھ تو دور، کراچی میں بھی صوبائی اسمبلی کی ایک نشست بھی جیتنے کے قابل نہیں رہی ہے۔

اس وقت سندھ کے علاوہ بلوچستان اور جی بی کا وزیر اعلیٰ اور آزاد کشمیر کا وزیر اعظم بھی پیپلز پارٹی کا ہے۔ صدر زرداری نے پنجاب اور کے پی میں اپنے گورنر مقرر کرانے کے علاوہ سینیٹ کا چیئرمین اور قومی اسمبلی کا ڈپٹی اسپیکر اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی سربراہی بھی پیپلز پارٹی کی خاتون رہنما کو دلا رکھی ہے جس کی وجہ سے خواتین کی بڑی تعداد پیپلز پارٹی کی ووٹر بنی ہوئی ہے اور صدر مملکت سمیت تمام آئینی عہدے اتنے مضبوط اور محفوظ ہیں کہ (ن) لیگی حکومت کمزور ہے اور پیپلز پارٹی کی ہر بات مان رہی ہے۔ اندرون سندھ پیپلز پارٹی سب سے مضبوط ہے، کراچی، حیدرآباد اور سکھر سمیت تین ڈویژنوں میر پور خاص، نوابشاہ اور لاڑکانہ کے میئروں کا تعلق بھی پیپلز پارٹی سے ہے۔

پیپلز پارٹی میں بلاول زرداری کی صورت میں متبادل قیادت موجود ہے۔ بھٹو صاحب کے بعد بیگم نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو کی صورت میں پیپلز پارٹی کی قیادت موجود تھی جو بے نظیر بھٹو کے بعد آصف زرداری کے ہاتھ آئی اور انھوں نے پی پی کو کامیابی دلا رکھی ہے۔ بھٹو صاحب 1970 میں اپنی مقبولیت کی انتہا پر ہوتے ہوئے بھی ڈی آئی خان کے الیکشن بھی ہارے تھے۔ آصف زرداری کبھی کوئی بھی الیکشن نہیں ہارے، یہ ان کی مقبولیت سے زیادہ ان کی سیاسی بصیرت کی منفرد کامیابی ہے جو اپنوں کی قدر بھی کرتے ہیں۔

پی ٹی آئی کے بانی اپنے کرکٹ کھلاڑی کی مقبولیت کے باعث 1996 میں پی ٹی آئی قائم کر کے سیاست میں آئے تو ان سے کچھ بہتری کی توقع رکھ کر ملک کے اچھی شہرت کے کچھ سیاستدان اور ملک کی نامور شخصیات نے پی ٹی آئی میں شمولیت اختیار کی تھی مگر بانی پی ٹی آئی کے غیر سیاسی رویے، شخصی آمریت اور اپنی من مانی کی عادت کی وجہ سے پی ٹی آئی کے اکثر بانی ارکان مایوس ہو کر انھیں چھوڑ گئے تھے۔

کسی زمانے میں بانی عمران خان، میاں نواز شریف کی تعریفیں کیا کرتے تھے پھر جنرل پرویز کے اقتدار میں آنے سے بانی جنرل پرویز سے مل گئے اور انھوں نے جنرل پرویز کے صدارتی ریفرنڈم میں ان کی کھل کر حمایت کی تو جنرل پرویز نے انھیں میانوالی سے قومی اسمبلی کا رکن منتخب کرایا۔ جنرل پرویز نے ظفر اللہ جمالی کو وزیر اعظم کے لیے نامزد کیا تو بانی ناراض ہو گئے اور انھوں نے جنرل پرویز کے امیدوار کی مخالفت میں اپوزیشن کے امیدوار مولانا فضل الرحمن کو ووٹ دیا تھا، بعد میں وہ مولانا کے بھی خلاف ہو گئے اور اپنے اقتدار میں مولانا اور محمود خان اچکزئی پر الزامات لگائے۔ دونوں پر کڑی تنقید کی اور جلسوں میں دونوں کا سرعام مذاق اڑایا تھا۔

جنرل مشرف دور میں بانی نے 2008 میں الیکشن کا بائیکاٹ کیا مگر ملکی سیاست میں کوئی کامیابی نہ ملی اور صدر مشرف مستعفی ہو کر باہر چلے گئے تو بعد میں آنے والے فوجی جنرلوں کی تعریفیں کر کے ان سے تعلقات بنائے اور انھیں اپنی باتوں سے متاثر کر کے خود کو ایماندار اور نواز شریف اور آصف زرداری کے متبادل کے طور پر پیش کیا مگر 2013 کے الیکشن میں بالاتروں کی سرپرستی کے باوجود ناکام رہے اور دھاندلی کا الزام لگا کر طویل دھرنا دے کر اقتدار میں آنا چاہا اور ان کی کوشش اور دھرنے کو نواز شریف اور آصف زرداری نے مل کر ناکام بنا دیا تھا۔

پارٹی میں بانی نے متبادل قیادت کو آگے آنے ہی نہیں دیا حالانکہ وہ خود وراثتی قیادت کی مخالفت کرتے تھے جب کہ ان کی اہلیہ اور وہ خود قید ہیں اور انھیں اپنی پارٹی میں عارضی قیادت کے لیے بھی کوئی اپنا رہنما اہل نظر نہیں آیا اور انھوں نے محمود اچکزئی اور علامہ ناصر عباس کو اپوزیشن لیڈر کے لیے نامزد کیا ہے اور اب ان کی بہن علیمہ نے پی ٹی آئی سنبھال رکھی ہے اور بیرسٹر گوہر نمائشی چیئرمین ہیں اور پارٹی میں بانی کا متبادل قیادت کے لیے موجود ہی نہیں ہے۔

دفتروں کے چھوٹے بابو

میں وہ منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ سرکاری دفتر میں ایک شخص کرسی پر بیٹھا موبائل کے محظوظ ہو رہا تھا، سامنے کھڑا شخص اُسے تین بار مخاطب کر چکا تھا کہ میری بات سن لو، مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔ پھر جب سائل نے ذرا اونچی آواز میں کہا تو موبائل فون میں محو شخص کا جو درمیانی عمر کا تھا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا، ”کیا تکلیف ہے صبر نہیں کر سکتے، میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں“۔ درخواست پکڑے نوجوان نے کہا، لیکن سرکار نے آپ کو عوام کی خدمت کے لئے بٹھایا ہے یہ سنتے ہی وہ شخص اپنی کرسی سے اُٹھا اور غصے سے کہا یہ فلمی ڈائیلاگ یہاں نہ بولو، زیادہ جلدی ہے تو اوپر جا کر افسر سے مل لو، میرے پاس دو گھنٹے تک بات کرنے کا بھی وقت نہیں، بہت سے کام کرنے ہیں۔ نوجوان سائل نے کہا مگر آپ تو ایک گھنٹے سے موبائل پر توجہ دیئے ہوئے ہیں۔ ہاں میں توجہ دیئے ہوئے ہوں، تمہیں تکلیف، تمہیں کیا پتہ میں گندی فلمیں دیکھ رہا ہوں یا دفتری کام کر رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ اکھڑ سرکاری ملازم نوجوان درخواست گزار کی بات سننے کی بجائے پاؤں پٹختا باہر چلا گیا۔ میں حیران ہوا کہ یہ شخص اتنا بدماغ کیوں تھا اور پھر اس کی اتنی جرأت کیوں تھی کہ اپنے افسر کے عین نیچے بیٹھ کے ایسی من مانی کر رہا تھا۔ میں نے نوجوان سے پوچھا کام کیا ہے۔ اُس نے بتایا مالی امداد کی ضرورت ہے، بیت المال والوں نے کہا ہے ڈی سی آفس سے تصدیق کرا کے لائیں۔ مجھے ڈی سی کے سپرنٹنڈنٹ نے کہا ہے اس کلرک سے کاغذات چیک کرا کے لاؤ۔ یہ میری بات ہی نہیں سن رہا۔ ”تم نے اس کی شکایت کی؟“ ”نہیں کیونکہ پھر تو یہ میرا کام خراب کر دے گا۔ میں اسے سپرنٹنڈنٹ کے پاس لے گیا۔ وہ مجھے جانتا تھا، اُس نے بات سُنی اور کہا وہ خاصا بدماغ ہے، ایک سیاسی سفارش اُس کی پشت پر ہے۔ صاحب نے اُسے کھڈے لائن پوسٹ پر لگایا ہوا ہے لیکن وہاں بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا۔ خیر مجھے درخواست دے دیں میں بیت المال والوں کو فارورڈ کر دوں گا۔ یہ واقعہ کم از کم میرے لئے نیا نہیں تھا۔ میرے مشاہدے میں نجانے ایسے کتنے کردار آ چکے ہیں جو سرکاری ملازمت ملنے سے پہلے یتیموں مسکینوں جیسی شکل بنائے پھرتے ہیں جب نوکری میں جاتی ہے تو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں۔ ان کے اندر کا مولا جٹ جاگ اٹھتا ہے پھر وہ گن گن کر اپنے ہی جیسے لوگوں سے بدلہ لیتے ہیں۔ سکول کے زمانے میں ہمارے ایک استاد عبدالمجید صاحب تھے۔ وہ روزانہ کوئی نئی بات بتاتے۔ میٹرک کے دِنوں میں انہوں نے ایک دن کہا دیکھو میٹرک کے بعد تمہیں کلرکی مل جائے گی۔ آگے پڑھ لو تو بہت اچھا ہو گا لیکن کلرک کو بھی معمولی نہ سمجھو۔ وہ پاکستان میں سارے دفتری نظام کی ماں ہوتا ہے ماں تو پھر بھی نرم دل ہوتی ہے لیکن یہ کلرک کہیں کہیں فرعون کے قریب بھی پہنچ جاتا ہے۔ پھر انہوں نے اپنا واقعہ سنایا۔ یہ واقعہ 1974ء کا ہے جب ہم میٹرک کے طالب علم تھے۔ انہوں نے کہا میں کل اپنے پنشن کے کاغذات تیار کرانے گیا تو لگے چھوکرے کلرک نے مجھے کہا۔ درخواست دے جائیں، دو دن بعد آئیں۔ میں نے کہا آج نہیں ہو سکتے تو اُس نے مجھے گھور کر کہا میں آپ کے باپ کا نوکر نہیں ہوں اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں۔

میں سوچنے لگا باون سال پہلے بھی ہمارے سرکاری اہلکاروں کی یہی ذہنیت تھی اور آج بھی ہے۔ وہ سرکاری نوکری کو عوام کی نوکری نہیں سمجھتے۔ یہ پبلک سرونٹ کی اصطلاح کسی مہذب معاشرے میں تو استعمال ہوتی ہوگی، پاکستان میں عوام کے آقا ہر طرف ملیں گے سرونٹ کوئی نظر نہیں آئے گا جو سیانے ہیں وہ اس نظام کی جڑوں تک کو سمجھ چکے ہیں۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ کسی نے مجھے کسی دفتر کا کام کہا تو میں نے سوچا اُس کا بڑا افسر تو میرا واقف ہے۔ اسے کہہ دیتا ہوں، لیکن مجھے ہمیشہ یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ افسر کو نہ کہیں کوئی افسر کے نیچے والا واقف ہو تو اُسے کہہ دیں۔ اس کی وجہ ہمیشہ یہی بتائی گئی کہ افسر کو ماتحت ایسے اعتراضات میں اُلجھا دیتے ہیں کہ وہ اپنی مجبوری اور معذرت کا اظہار کرتا ہے پھر چونکہ افسر کو انکار ہو چکا ہوتا ہے، نیچے والے بھی کام نہیں کرتے اور معاملہ لٹک جاتا ہے۔ اصل بادشاہی ماتحتوں کی ہوتی ہے، افسر تو شو شا کے لئے آتے ہیں۔ ایک بار ایسا بھی ہوا کہا اچھے بھلے سینئر پروفیسر یہ ماجرا لے کر آئے کہ سیدھا سادہ کام بھی نہیں ہو رہا۔ میں نے پوچھا کیسے، بولے عجیب الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ میں افسر سے حکم جاری کرا کے نیچے ماتحت تک لایا تو اُس نے فائل دیکھے بغیر ایک طرف رکھ دی، اور کہا ہفتے بعد آئیں اس وقت کام کا بہت رش ہے۔ میں نے کہا ڈائریکٹر صاحب نے آرڈر کر دیئے ہیں اُس نے خونخوار نظروں سے میری طرف دیکھا۔ فائل اُٹھا کر میرے سامنے پٹخی اور کہا جائیں پھر انہی سے آرڈر جاری کروالیں۔ وہ کہتے ہیں میں ہکا بکا رہ گیا۔ ایک ماتحت ایسے کیسے کر سکتے ہیں فائل اٹھا کر میں دوبارہ ڈائریکٹر کے پاس گیا تو انہوں نے کہا دفتر کا ایک پراسس ہوتا ہے، کام ہو جائے گا آپ فائل اُسے دے جائیں، یہ میرے لئے مزید حیرت کا دھچکا تھا۔ میری صورت دیکھ کر انہوں نے کہا آپ سمجھا کریں، ان کلرکوں کے بغیر کام بھی تو نہیں چلتا، اگر اعتراض لگا دیا تو آپ چکر لگاتے رہ جائیں گے۔ اب حالت یہ ہے کہ افسر راضی ہے، کلرک راضی نہیں اور معاملہ اٹکا ہوا ہے۔ اُن کی بات سُن کر مجھے سمجھ آ گئی کہ یہ دفتروں کے چھوٹے بابو یہ کیوں کہتے ہیں کہ میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں۔

ایک بار مجھے ایک دوست افسر نے چائے پر بلایا، بڑے دبنگ افسر ہیں۔ کوئی کام نہیں رکنے دیتے۔ باتوں باتوں میں، میں نے پوچھا یہ نظام جو اس وقت چل رہا ہے عوام کو ریلیف نہیں دے پا رہا، گھوم پھر کے بات بیوروکریسی کی طرف آ جاتی ہے کہ وہ نااہل ہے، اُس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا بیوروکریسی تو صرف ایک وقتی کرائے دار ہوتا ہے۔ کچھ وقت کے لئے کسی پوسٹ پر آتا ہے۔ اس کے نیچے جو نظام ہے اُس کے کل پرزے وہ ہوتے ہیں جو ساری سروس ایک ہی جگہ بیٹھ کے گزارتے ہیں وہ سانپ بن کر نظام پر بیٹھے ہوئے ہیں انہی کے پاس سارا ریکارڈ ہوتا ہے۔ انہی کو رولز اور ریگولیشن ازبر ہوتے ہیں آپ پٹواری ہی کو لے لیں، وہ کام بگاڑنا چاہے تو اسے ایک منٹ نہیں لگتا اور پھر اُس کام کو آپ سیدھا کرنا چاہیں تو نظام آپ کو اس قدر بھول بھلیوں میں لے جائے گا کہ آپ دھاڑیں ماریں گے۔ کئی بار افسر کسی ماتحت کو اس لئے تبدیل نہیں کرتے کہ وہ باصلاحیت ہے۔ وہ باصلاحیت نہیں بلکہ ریکارڈ پر قبضے وجہ سے افسر کی کمزوری ہوتا ہے۔ ایسے ماتحت کسی کے بھی باپ کے نوکر نہیں ہوتے، حتیٰ کہ نظام کے بھی۔

میں وہ منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ سرکاری دفتر میں ایک شخص کرسی پر بیٹھا موبائل کے محظوظ ہو رہا تھا، سامنے کھڑا شخص اُسے تین بار مخاطب کر چکا تھا کہ میری بات سن لو، مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔ پھر جب سائل نے ذرا اونچی آواز میں کہا تو موبائل فون میں محو شخص کا جو درمیانی عمر کا تھا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا، ”کیا تکلیف ہے صبر نہیں کر سکتے، میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں“۔ درخواست پکڑے نوجوان نے کہا، لیکن سرکار نے آپ کو عوام کی خدمت کے لئے بٹھایا ہے یہ سنتے ہی وہ شخص اپنی کرسی سے اُٹھا اور غصے سے کہا یہ فلمی ڈائیلاگ یہاں نہ بولو، زیادہ جلدی ہے تو اوپر جا کر افسر سے مل لو، میرے پاس دو گھنٹے تک بات کرنے کا بھی وقت نہیں، بہت سے کام کرنے ہیں۔ نوجوان سائل نے کہا مگر آپ تو ایک گھنٹے سے موبائل پر توجہ دیئے ہوئے ہیں۔ ہاں میں توجہ دیئے ہوئے ہوں، تمہیں تکلیف، تمہیں کیا پتہ میں گندی فلمیں دیکھ رہا ہوں یا دفتری کام کر رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ اکھڑ سرکاری ملازم نوجوان درخواست گزار کی بات سننے کی بجائے پاؤں پٹختا باہر چلا گیا۔ میں حیران ہوا کہ یہ شخص اتنا بدماغ کیوں تھا اور پھر اس کی اتنی جرأت کیوں تھی کہ اپنے افسر کے عین نیچے بیٹھ کے ایسی من مانی کر رہا تھا۔ میں نے نوجوان سے پوچھا کام کیا ہے۔ اُس نے بتایا مالی امداد کی ضرورت ہے، بیت المال والوں نے کہا ہے ڈی سی آفس سے تصدیق کرا کے لائیں۔ مجھے ڈی سی کے سپرنٹنڈنٹ نے کہا ہے اس کلرک سے کاغذات چیک کرا کے لاؤ۔ یہ میری بات ہی نہیں سن رہا۔ ”تم نے اس کی شکایت کی؟“ ”نہیں کیونکہ پھر تو یہ میرا کام خراب کر دے گا۔ میں اسے سپرنٹنڈنٹ کے پاس لے گیا۔ وہ مجھے جانتا تھا، اُس نے بات سُنی اور کہا وہ خاصا بدماغ ہے، ایک سیاسی سفارش اُس کی پشت پر ہے۔ صاحب نے اُسے کھڈے لائن پوسٹ پر لگایا ہوا ہے لیکن وہاں بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا۔ خیر مجھے درخواست دے دیں میں بیت المال والوں کو فارورڈ کر دوں گا۔ یہ واقعہ کم از کم میرے لئے نیا نہیں تھا۔ میرے مشاہدے میں نجانے ایسے کتنے کردار آ چکے ہیں جو سرکاری ملازمت ملنے سے پہلے یتیموں مسکینوں جیسی شکل بنائے پھرتے ہیں جب نوکری میں جاتی ہے تو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں۔ ان کے اندر کا مولا جٹ جاگ اٹھتا ہے پھر وہ گن گن کر اپنے ہی جیسے لوگوں سے بدلہ لیتے ہیں۔ سکول کے زمانے میں ہمارے ایک استاد عبدالمجید صاحب تھے۔ وہ روزانہ کوئی نئی بات بتاتے۔ میٹرک کے دِنوں میں انہوں نے ایک دن کہا دیکھو میٹرک کے بعد تمہیں کلرکی مل جائے گی۔ آگے پڑھ لو تو بہت اچھا ہو گا لیکن کلرک کو بھی معمولی نہ سمجھو۔ وہ پاکستان میں سارے دفتری نظام کی ماں ہوتا ہے ماں تو پھر بھی نرم دل ہوتی ہے لیکن یہ کلرک کہیں کہیں فرعون کے قریب بھی پہنچ جاتا ہے۔ پھر انہوں نے اپنا واقعہ سنایا۔ یہ واقعہ 1974ء کا ہے جب ہم میٹرک کے طالب علم تھے۔ انہوں نے کہا میں کل اپنے پنشن کے کاغذات تیار کرانے گیا تو لگے چھوکرے کلرک نے مجھے کہا۔ درخواست دے جائیں، دو دن بعد آئیں۔ میں نے کہا آج نہیں ہو سکتے تو اُس نے مجھے گھور کر کہا میں آپ کے باپ کا نوکر نہیں ہوں اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں۔

میں سوچنے لگا باون سال پہلے بھی ہمارے سرکاری اہلکاروں کی یہی ذہنیت تھی اور آج بھی ہے۔ وہ سرکاری نوکری کو عوام کی نوکری نہیں سمجھتے۔ یہ پبلک سرونٹ کی اصطلاح کسی مہذب معاشرے میں تو استعمال ہوتی ہوگی، پاکستان میں عوام کے آقا ہر طرف ملیں گے سرونٹ کوئی نظر نہیں آئے گا جو سیانے ہیں وہ اس نظام کی جڑوں تک کو سمجھ چکے ہیں۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ کسی نے مجھے کسی دفتر کا کام کہا تو میں نے سوچا اُس کا بڑا افسر تو میرا واقف ہے۔ اسے کہہ دیتا ہوں، لیکن مجھے ہمیشہ یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ افسر کو نہ کہیں کوئی افسر کے نیچے والا واقف ہو تو اُسے کہہ دیں۔

جڑواں شہروں کی خبریں

ہدایات کی خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ فلور ملز کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

محکمہ خوراک پنجاب راولپنڈی کی جانب سے آٹے کی وافر فراہمی جاری

عوام کو آٹے کی بلاتعطل اور وافر فراہمی یقینی بنائی جا رہی ہے۔ ضلع راولپنڈی

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) حکومتِ پنجاب کی ہدایات پر عملدرآمد کرتے ہوئے راولپنڈی ڈویژن میں عوام کو سبسڈائزڈ آٹے کی وافر اور تسلسل کے ساتھ فراہمی جاری ہے۔ 13 جنوری 2026 کو راولپنڈی ڈویژن بھر میں مجموعی طور پر 41,359 تھیلے (10 کلوگرام) اور 36,582 تھیلے (20 کلوگرام) آٹے کے عوام کو فراہم کیے گئے۔ اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ ایک ہفتے کے دوران راولپنڈی ڈویژن میں مجموعی طور پر 1,97,719 تھیلے (10 کلوگرام) اور 1,51,785 تھیلے (20 کلوگرام) فراہم کیے گئے، جو اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ عوام کو آٹے کی بلاتعطل اور وافر فراہمی یقینی بنائی جا رہی ہے۔ ضلع راولپنڈی اس حوالے سے سب سے نمایاں رہا، جہاں آج کے روز 27,189 تھیلے (10 کلوگرام) اور 30,732 تھیلے (20 کلوگرام) آٹے کے عوام میں تقسیم کیے گئے۔ عوامی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے راولپنڈی ڈویژن میں مجموعی طور پر 692 فیئر پرائس شاپس، 52 ٹرکنگ پوائنٹس اور 7 سپلائی ڈپو قائم کیے گئے ہیں، جہاں حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر آٹا دستیاب ہے۔ 10 کلوگرام آٹے کا تھیلا: 905 روپے، 20 کلوگرام آٹے کا تھیلا: 1810 روپے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے کی سپلائی کے مقابلے میں راولپنڈی ڈویژن میں مارکیٹ میں آٹے کی فراہمی میں 10 کلوگرام کے تھیلوں میں 146 فیصد اور 20 کلوگرام کے تھیلوں میں 169 فیصد اضافہ کیا گیا ہے، جبکہ ٹرکنگ پوائنٹس کی تعداد 10 سے بڑھا کر 42 کر دی گئی ہے۔ محکمہ خوراک پنجاب، راولپنڈی ڈویژن نے تمام فلور ملز کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ وہ مقررہ وزن اور سرکاری نرخوں پر مکمل عملدرآمد کو یقینی بنائیں اور فائن آٹے کی ممنوعہ پیکنگ سے اجتناب کریں۔ ہدایات کی خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ فلور ملز کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ایم ڈی DAMAC گروپ (دبئی) محترمہ امیرہ حسین سجوانی اور معزز وفد نے چیئرمین بی ایس ایم ڈیولپرز فرخ شہزاد ملک کے ہمراہ نیو میٹرو سٹی لاہور کا دورہ کیا، جہاں انہیں منصوبے سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی گئی

میزبانی معروف ہوٹل The Sheraton Imperial میں کی جا رہی ہے

ملائشیا میں ہونے والی PIPEX کے 11ویں ایڈیشن کی ٹائٹل اسپانسر شپ بلیو ورلڈ سٹی کے نام

پاکستان انٹرنیشنل پراپرٹی ایکسپو کا 11واں ایڈیشن 24 اور 25 جنوری 2026 کو Kuala Lumpur، ملائشیا میں منعقد ہونے جا رہا ہے

راولپنڈی اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) پاکستان کا معروف اور بین الاقوامی معیار کا ہاسنگ منصوبہ Blue World City ملائشیا میں منعقد ہونے والی Pakistan International Property Expo (PIPEX) کے 11ویں ایڈیشن کی ٹائٹل اسپانسر شپ اپنے نام کر چکا ہے۔ پاکستان انٹرنیشنل پراپرٹی ایکسپو کا 11واں ایڈیشن 24 اور 25 جنوری 2026 کو Kuala Lumpur، ملائشیا میں منعقد ہونے جا رہا ہے، جس کی میزبانی معروف ہوٹل The Sheraton Imperial میں کی جا رہی ہے۔ اس بین الاقوامی نمائش کا انعقاد Globo Asia کے زیرِ اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس ایکسپو میں بلیو ورلڈ سٹی کی بطور ٹائٹل اسپانسر شرکت پاکستان کے رئیل اسٹیٹ سیکٹر پر عالمی اعتماد کا مظہر ہے۔ اور پاکستان میں ہونے والی ترقیاتی سرگرمیوں میں بلیو ورلڈ سٹی کا کردار پیش کرنا ہے۔ نمائش کا مقصد ملائشیا میں مقیم پاکستانیوں اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو پاکستان کے جدید، محفوظ اور منافع بخش رئیل اسٹیٹ کے سنہری مواقع سے آگاہ کرنا ہے۔ نمائش کے دوران بلیو ورلڈ سٹی کا خصوصی پویلین قائم کیا جا رہا ہے جہاں بلیو ورلڈ کے پروفیشنلز ماہرین کی ٹیم منصوبے کے ماسٹر پلان، رہائشی و کمرشل مواقع، آسان اقساطی نظام اور مستقبل کے ترقیاتی وژن پر تفصیلی بریفنگ فراہم کرے گی۔ انتظامیہ کے مطابق بلیو ورلڈ سٹی کی ٹائٹل اسپانسر شپ پاکستان کے رئیل اسٹیٹ سیکٹر کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی اور بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے وطن میں محفوظ سرمایہ کاری کے نئے مواقع فراہم کرے گی۔ پائپ پیکس کے 11ویں ایڈیشن میں بلیو ورلڈ سٹی کی نمایاں شرکت نہ صرف پاکستان کی رئیل اسٹیٹ انڈسٹری کے وقار میں اضافے کا باعث بنے گی بلکہ بین الاقوامی سرمایہ کاری کے فروغ میں بھی موثر کردار ادا کرے گی۔

شاہد عمران کو اسلام آباد کیریئر کالج روات کا پرنسپل منتخب کر لیا گیا

مری، ہلکی برفباری کے پیش نظر 1122 کا ہائی الرٹ ایمرجنسی پلان نافذ

تمام اہم اور سیاحتی مقامات پر خصوصی ریسکیو سکواڈز تعینات کر دیے گئے

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) مری میں متوقع اور جاری ہلکی برفباری کے پیش نظر پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 نے ہائی الرٹ ایمرجنسی پلان جاری کر دیا ہے۔ اس حوالے سے ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر (ڈی ای او) انجینئر کامران رشید کی ہدایات پر ضلع بھر میں تمام ریسکیو انتظامات کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ ریسکیو 1122 کے مطابق مری کے تمام ریسکیو اسٹیشنز، ایمبولینسز، موٹر بائیکس، فائر اور ریکوری وہیکلز کو فیلڈ میں الرٹ کر دیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری رسپانس یقینی بنایا جا سکے۔ سیاحوں کی ممکنہ آمد کے پیش نظر تمام اہم اور سیاحتی مقامات پر خصوصی ریسکیو سکواڈز تعینات کر دیے گئے ہیں جو برفباری، پھسلن اور ٹریفک کی ممکنہ بندش کی صورت میں بروقت امداد فراہم کریں گے۔ ڈی ای او انجینئر کامران رشید کی براہ راست نگرانی میں ریسکیو عملہ مکمل الرٹ ہے جبکہ اضافی اسٹاف بھی تعینات کر دیا گیا ہے۔ ریسکیو 1122 کا کنٹرول روم 24 گھنٹے فعال رکھا گیا ہے تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کال پر فوری کارروائی کی جا سکے۔

مری میں نجی ایمبولینس سروسز کا جامع معائنہ و رجسٹریشن، غیر قانونی ایمبولینسز کے خلاف کارروائی کا اعلان

خاص طور پر سیاحتی مقام ہونے کے باعث مری میں ہنگامی طبی خدمات کی بہتری کو انتہائی اہم قرار دیا جا رہا ہے۔

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) حکومتِ پنجاب اور سیکرٹری ایمرجنسی سروسز ڈاکٹر رضوان نصیر (ستارہ امتیاز) کی خصوصی ہدایات پر ضلع مری میں پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 کے زیرِ اہتمام نجی ایمبولینس سروسز کا جامع معائنہ اور رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔ اس کارروائی کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر مری انجینئر کامران رشید کر رہے ہیں۔ معائنے کے دوران ایمبولینسز کی فٹنس، مریضوں کی محفوظ منتقلی کے لیے دستیاب بنیادی طبی سہولیات، ہنگامی آلات، آکسیجن، اسٹریچر، فرسٹ ایڈ کٹس اور فوری رسپانس کی صلاحیت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عملے کی پیشہ ورانہ مہارت اور ہنگامی صورتحال میں بروقت ردِعمل کی اہلیت کو بھی جانچا گیا۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق یہ اقدام ضلع مری میں ہنگامی طبی سہولیات کو مؤثر، محفوظ اور قابلِ اعتماد بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے تاکہ عوام کو کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں بروقت اور معیاری طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ خاص طور پر سیاحتی مقام ہونے کے باعث مری میں ہنگامی طبی خدمات کی بہتری کو انتہائی اہم قرار دیا جا رہا ہے۔

پاکستان انٹرنیشنل پراپرٹی ایکسپو کا 11واں ایڈیشن ملائشیا کوالالمپور کے موقع پر بلیو ورلڈ سٹی کے چیئرمین معدن پراور ایپکس کے سی ای او عمران زرین، مینجنگ ڈائریکٹر و کنٹری ہیڈ بلیو ورلڈ سرفراز گوندل ایم او یو سائن کر رہے ہیں جبکہ ان کے ہمراہ حمزہ عامر فرید باجوہ، ارشد اعوان اور دیگر بھی موجود ہیں۔

تقریب کو طلبہ کی جدید تعلیمی وتحقیقی پیشہ ورانہ کارکردگی میں اہم پیش رفت قرار دیا گیا

وفاقی وزیر برائے کلائمٹ چینج اور کامسیٹس یونیورسٹی لیڈرشپ نے پرائمنسٹر یوتھ لیپ ٹاپ اسکیم کو بہتر مستقبل اور ڈیجیٹل لٹریسی میں اہم پیشرفت قرار دیا

تقریب میں وفاقی وزیر برائے کلائمٹ چینج اینڈ انوائرنمنٹل کوآرڈینیشن، ڈاکٹر مصدق مسعود ملک نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد (CVI) نے ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے اشتراک سے کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد کیمپس میں پرائمنسٹر یوتھ لیپ ٹاپ اسکیم (PMYLS) کا انعقاد کیا۔ تقریب کو طلبہ کی جدید تعلیمی وتحقیقی پیشہ ورانہ کارکردگی میں اہم پیش رفت قرار دیا گیا۔ تقریب میں وفاقی وزیر برائے کلائمٹ چینج اینڈ انوائرنمنٹل کوآرڈینیشن، ڈاکٹر مصدق مسعود ملک نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں انہوں نے نوجوانوں کو ایک ایسے غیر واضح مستقبل کے لیے تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا جو آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا ٹیکنالوجیز کی ترقی او انفارمیشن کلاؤڈ کے ہمہ گیر پھیلا پر مشتمل ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ لیپ ٹاپ ایک طاقتور مشین ضرور ہے مگر اصل صلاحیت اسے استعمال کرنے والے دماغ کی ہے۔ انہوں نے طلبہ کو بدلتے حالات کے مطابق اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ گلوبل چیلنجز سے نمٹنے کی تلقین کی۔ تقریب میں پرائمنسٹر یوتھ لیپ ٹاپ اسکیم کی فوکل پرسن اور رکن قومی اسمبلی، سیدہ امنہ بتول نے بھی خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے کامیاب طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آج کے پاکستانی طلبہ صرف قومی سطح پر نہیں بلکہ عالمی معیار حتیٰ کہ سیلیکون ویلی جیسے پلیٹ فارم پر اپنی صلاحیتوں کو آزماتے نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے ڈیجیٹل گیپ کو کم کرنے کے حوالے سے حکومتی کاوشوں کو سراہتے ہوئے طلبہ پر زور دیا کہ وہ دی جانے والی سہولیات کو اپنی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے بروئے کار لائیں اور عالمی معیار کے محققین کے طور پر خود کو آزمانے کا خواب پورا کریں۔ ایچ ای سی کی نمائندگی کرتے ہوئے نزیر حسین مشیر) آئی ٹی (نے کمیشن میں جاری ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن پر شرکا کو بریف کیا، جن میں ڈگری ویریفکیشن کا خودکار نظام اور لاہور وکراچی میں نئے ڈیٹا سینٹرز کا قیام شامل ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ اے آئی کے اس دور میں انفارمیشن ہیڈا کانومی کا قیام ہی قومی خوشحالی کی ضمانت ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر نے کہا کہ یہ لیپ ٹاپ طلبہ کی خودمختاری اور جدید تعلیمی صلاحیتوں کے فروغ کی جانب اہم پیشرفت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ اقدام یونیورسٹی کے 6-فریم ورک کا حصہ ہے، جس کے تحت نصاب کو کوڈنگ، کلاؤڈ، سائبر سیا نصاب کو کوڈنگ، کلاؤڈ، سائبر سیکیورٹی، کیمونیکیشن، کریٹیویٹی اور کواسیرویٹی اور کوانٹیلی جنس پر مرتب کر کے پر مرتب کیا جا رہا ہے۔ ریکٹر نے مزید کہا کہ یونیورسٹی اپنی تعلیمی ترجیحات کو انڈسٹری کے 5.0 وژن اور پروفیسر ڈاکٹر راحیل قمر کے تصورات سے اس انداز میں ہم آہنگ کر رہی ہے کہ کامسیٹس یونیورسٹی کو عالمی تحقیقاتی مرکز کے طور پر اجاگر کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس حوالے سے گرین ٹیکنالوجیز اور Adopt a Tree جیسے اقدامات ہمارے عزم کے عکاس ہیں، جس میں پلاسٹک کے استعمال پر پابندی اور کاغذ کے ضیاع کو کم کرنے کے لیے ای۔ فائلنگ سسٹم کا نفاذ بھی شامل ہے۔

شاہد عمران کو اسلام آباد کیریئر کالج روات کا پرنسپل منتخب کر لیا گیا

شاہد عمران میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور انٹری ٹیسٹ پڑھانے کے وسیع تجربہ رکھتے ہیں

اسلام آباد (پ ر) شاہد عمران کو اسلام آباد کیریئر کالج روات کا پرنسپل منتخب کر لیا گیا۔ شاہد عمران میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور انٹری ٹیسٹ پڑھانے کے وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل کیریئر گروپ آف انسٹیٹیوشنز پروفیسر محمد عامر نے ان سے مشاورتی اجلاس میں کہا کہ اسلام آباد کیریئر کالج صدیق شہید چوک کلر سیداں روڈ روات میں تعلیم کے جدید اسلوب متعارف کروائیں گے۔ چھوٹی اور بڑی کلاسز میں تھیوری کے ساتھ ساتھ عملی نتائج دے کر نفس مضمون کے تصور کی وضاحت کے ذریعے علم کو پھیلائیں گے۔ طلبا کے کھیل کا میدان بنا رہے ہیں۔ جس سے طلبا کی ذہنی، تعلیمی اور جسمانی تعلیم و تربیت میں توازن پیدا کریں گے۔ صبح کے اوقات میں لڑکیوں کا علیحدہ کالج کھول رہے ہیں۔ سیکنڈ شفٹ میں لڑکوں کا کالج کھولیں گے۔ پلے گروپ سے نویں جماعت تک صبح کے اوقات میں داخلے لیں گے۔ 17 جنوری بروز ہفتہ بوقت صبح 10 بجے کالج کی افتتاحی تقریب منعقد کریں گے۔ جس میں نویں جماعت میں سکالرشپ ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان اور معیار، طریقہ کار کا لائحہ عمل دیں گے۔ اس موقع پر چیئرمین کیریئر گروپ آف انسٹیٹیوشنز جاوید انتظار بھی موجود تھے۔ نومنتخب پرنسپل اسلام آباد کیریئر کالج روات کو علاقے کا سب سے بہتر نتائج دینے والا تعلیمی ادارہ بنائیں گے۔ فیڈرل بورڈ میں ٹاپ پوزیشنز لے کر طلبا کے مستقبل کو محفوظ اور کامیاب بنائیں گے۔ جاوید انتظار نے کہا کہ روات سے ملک کے لئے محنتی، ایماندار اور متحرک فعال افراد اور قیادت تیار کریں گے۔

یاسین ملک پر مقدمات بے بنیاد، عالمی برادری نوٹس لے، انور سماوی

راولپنڈی (بیوور رپورٹ) جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین یاسین ملک پر بے بنیاد مقدمات اور ان کی تہاڑ جیل میں قید اور جموں کشمیر کے عوام پر بھارتی دبا دنیا کے لیے دہشت اور خطے میں بدامنی کی بدترین علامت ہے جس پر عالمی برادری کو اپنی توجہ مرکوز کرنا ہو گی۔ جموں کشمیر لبریشن فرنٹ نے جدوجہد آزادی کی بنیادوں میں تاریخی کردار ادا کیا۔ بھارتی مظالم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ جموں کشمیر کے عوام نے کرنا ہے کشمیریوں کے خلاف بھارتی مظالم میں اضافہ ہو رہا ہے، کشمیری حریت پسند جاوید میر کی گرفتاری قابل مزمت ہے عالمی برادری کشمیریوں پر بھارتی ظلم وستم کا نوٹس لے۔ ان خیالات کا اظہار جموں کشمیر کے سئیر رہنماں حافظ انور سماوی، خواجہ سیف دین، سردار جاوید حنیف، سلیم بٹ، شفقت مغل اور معروف حریت پسند ناظم الدین بابر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ لبریشن فرنٹ کے رہنماوں نے تحریک آزاد کشمیر کے خلاف بھارتی سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا تنظیم کے چیئرمین یاسین ملک پر بے بنیاد مقدمات اور ان کی تہاڑ جیل میں قید اور جموں کشمیر کے عوام پر بھارتی دبا دنیا کے لیے دہشت اور خطے میں بدامنی کی بدترین علامت ہے جس پر عالمی برادری کو اپنی توجہ مرکوز کرنا ہوگی

پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے، راجہ محمد الیاس کیانی

اسلام آباد (بی این پی) مسلم لیگ ن کے رہنماء راجہ محمد الیاس کیانی نے کہا کہ پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز اپنے وژن "ستھرا پنجاب" کے تحت جو اقدامات اٹھا رہی ہیں' ان سے پنجاب کا چہرہ نکھر کر سامنے آ رہا ہے۔ ہر شہر کے پوش علاقوں اور بڑی سڑکوں اور شاہراہوں پر انتظامی مشینری دن رات مصروف عمل ہے۔ پنجاب کے 39 اضلاع میں 132 بیوٹیفکیشن سکیمیں 16 ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوں گی۔ 97 بیوٹیفکیشن سکیموں کے ورک آرڈر جاری، 88 بیوٹیفکیشن پراجیکٹ شروع ہونگے۔ مریم نواز نے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان میں واٹر فیچر/فوارے، مصنوعی آبشاریں شامل کرنے کی ہدایت کی۔ مرکزی بازاروں میں سڑک کے درمیان خوبصورت گرین بیلٹ بنانے کا حکم دیا اور تیزی سے افزائش پانے والے پودے اور سبزہ شامل کرنے کی ہدایت کی۔ فٹ پاتھ پر روایتی گرے ٹائلز کی بجائے خوبصورت کلر ٹائل لگانے کا حکم بھی دیا۔ بیوٹیفکیشن پراجیکٹ کیلئے ڈیش بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا گیا جسے روزانہ کی بنیاد پر اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ملاقات میں اسلام آباد انٹرسٹی بس ٹرمینل کے قیام سمیت مختلف منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا

چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے وفد سے ملاقات

ملاقات میں سی ڈی اے بورڈ کے ممبر انجینئرنگ سید نفاست رضا، ممبر فنانس طاہر نعیم، ڈی جی ریسورس سمیت دیگر سینئر افسران نے بھی شرکت کی

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی) سی ڈی اے (و چیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا کی اسلام آباد انٹر سٹی بس ٹرمینل منصوبے کے حوالے سے ایشین ڈویلپمنٹ بینک (ADB) کے وفد سے منگل کے روز سی ڈی اے ہیڈکوارٹرز میں ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں سی ڈی اے بورڈ کے ممبر انجینئرنگ سید نفاست رضا، ممبر فنانس طاہر نعیم، ڈی جی ریسورس سمیت دیگر سینئر افسران نے بھی شرکت کی۔ ملاقات میں اسلام آباد انٹرسٹی بس ٹرمینل کے قیام سمیت مختلف منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایشین ڈویلپمنٹ بینک (ADB) کے کنسلٹنٹس نے اسلام آباد انٹرسٹی بس ٹرمینل کے قیام کے حوالے سے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ اسلام آباد انٹرسٹی بس ٹرمینل کی ابتدائی فزیبلٹی رپورٹ مکمل کر لی گئی ہے۔ بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ اسلام آباد انٹرسٹی بس ٹرمینل کے قیام کے حوالے سے اے ڈی بی بہترین فنانشل ماڈل تیار کر رہا ہے اور اس منصوبے کو اسلام آباد کے میٹرو بس اور الیکٹرک فیڈر بس سروس کیساتھ منسلک کیا جائیگا۔ بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ انٹرسٹی بس ٹرمینل منصوبے میں الیکٹرک بسوں کیلئے جدید الیکٹرک چارجنگ پوائنٹس بھی ہونگے۔ بریفنگ دیتے ہوئے مزید بتایا گیا کہ اسلام آباد ٹرانسپورٹ ماسٹر پلان کی تیاری کے حوالے سے اے ڈی بی اپنی تکنیکی معاونت فراہم کر رہا ہے۔ چیئرمین سی ڈی اے محمد علی رندھاوا نے کہا کہ اے ڈی بی ماحول دوست منصوبوں کیلئے کاربن کریڈٹ حاصل کرنے کیلئے بھی اپنی تکنیکی مدد فراہم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد کے شہریوں کو ماحول دوست اور بہترین سفری سہولیات فراہم کرنے کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ چیئرمین سی ڈی اے نے مزید کہا کہ اس منصوبے کی تکمیل سے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی شاہراہوں پر ٹریفک کے دبا میں نمایاں کمی آئے گی۔ ملاقات میں ایشین ڈویلپمنٹ بینک (ADB) کی تکنیکی صلاحیتوں، تجربات اور استعداد کار سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کے عزم کا اعادہ بھی کیا گیا۔

چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے وفد سے ملاقات

کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد (CUI) میں منعقدہ پرائمنسٹر یوتھ لیپ ٹاپ اسکیم (PMYLS) کی تقریب کے موقع پر وفاقی وزیر برائے کلائمٹ چینج اینڈ انوائرنمنٹل کوآرڈینیشن، ڈاکٹر مصدق مسعود ملک کا طلبہ کے ساتھ گروپ فوٹو اس موقع پر کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر پروفیسر ڈاکٹر راحیل قمر بھی موجود ہیں۔

آئیسکو ریجن میں بوجہ ضروری سسٹم مینٹیننس عارضی بجلی بندش کا شیڈول

آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہو گیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جا سکتی ہے

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) مورخہ 14 جنوری 2026 کو صبح 09:00 بجے سے دوپہر 02:00 بجے تک راولپنڈی سٹی سرکل کے، کشاریاں، فیض آباد، شکریال، نورا روڈ، مسلم ٹاؤن، گنگال، اے بلاک، تہماسہ آباد، کمیٹی چوک، فوارہ چوک، صرافہ بازار، گوالمنڈی، سبحان اُد دین، بنی، خیابانِ سرسید، مدینہ کالونی، عزیز آباد، پشاور روڈ، امیر حمزہ کالونی، آفیسر کالونی، ای ایم ای کمپلیکس، چکرا، لکھو روڈ، موہن پورہ، باغ سرداراں، راجہ سلطان اور ڈھوک نجو فیڈرز، راولپنڈی کینٹ سرکل کے، بینک روڈ-ا، سرسید روڈ، بوستان خان روڈ، پی ڈبلیو ڈی-II، سکیم-III، ہمائیوں-1، خاصالہ، موڑت، قریشی آباد، جھاورہ، چکری، جاپان روڈ، نرہ، کمبیلی صادق، ساگری، سخو، نشانِ حیدر اور گگن فیڈرز، اٹک سرکل کے، مشتاق حسین، نوازش شہید، بہلوٹ (ڈی/سی)، ہنبولہ (ڈی/سی)، پاسوال، پی ایم سی، گھری افغانہ، پور میانہ، اسلام پورہ، موسیٰ، خنزادہ، کامرہ رورل، اے کے سینٹر، مصار، تین میلہ، کیپٹن اشتیاق احمد، گھور گھشتی، ولاور آباد، سونی عظیم شہید، قطبال، بھنڈر، محفوظ شہید، گگن، مائرہ شریف اور مقصود شہید فیڈرز، چکوال سرکل کے، آرا بازار، خیر پور، اسلامیہ چوک، دولتالہ، دھودیال سٹی، دھروگی راجگان، چکرال، پنوال، بشارت، ڈھریالہ جلیپ، توبہ، کے ایس مائنز، عبداللہ پور، دھرنال، سکہ، دھرابی، جھملہ، پیرا فتیحال، تھوہا مہرم خان، بدھیال اور پٹوالی فیڈرز، جہلم سرکل کے، اجمل شہید، زبیر شہید، بولانی، فتح پور، کھوہڑ، الیف-6 مشین محلہ، الیف-9 (چک دولت)، بونگ-II، مادوکلس، بھگوال، نیوچکیم، نیوساگھوئی، سی او محمد اکرم، حیات سر روڈ، بھائی خان، مل آوان، شاہ صفیر اور اسلام پورہ فیڈرز، جی ایس او سرکل میں صبح 09:00 بجے سے 02:00 بجے تک، بھارہ کہو-1، اٹھل، ڈپلومیٹک انکلیو، بری امام، بھارہ کہو-2، شاہپور، منڈلہ، شاداراہ اور این سی پی فیڈرز، صبح 09:00 بجے سے 03:00 بجے تک، امیر حمزہ، لکھو روڈ، آئی-16/3 پی ایچ اے اور آئی-16/3 فیڈرز، صبح 09:00 بجے سے 04:00 بجے تک، بروٹ گلہ، دربار مائی توتی، خوئی رٹہ سٹی، چیروہی ایکسپریس، دانہ بہال، چروئی ڈوگی، خوئیرٹہ ایکسپریس، سیری، سٹی، کرالیا، جنڈروٹ دیسی، ڈاٹوٹ اور موہڑہ فیڈرز، 11:00 بجے سے 12:00 بجے تک، آفیسر کالونی، ایچ پی ٹی، آئی-16/3، فونکس، آئی-16 مرکز، پی ایچ اے-1 اور آئی-16/1 فیڈرز اور ملحقہ علاقوں میں بھی بجلی بند رہے گی۔ آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہو گیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جا سکتی ہے۔

مہم کے دوران ٹیم نے نہ صرف شہریوں کو سموگ کے خاتمے کے لیے فصلوں کی باقیات اور کوڑا کرکٹ جلانے سے منع کیا

راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی کمیونیکیشن ٹیم شہری اور دیہی علاقوں میں صفائی، ماحولیاتی تحفظ اور عوامی آگاہی کے فروغ کے لیے بھرپور طریقے سے سرگرم

مارکیٹ اور ڈور ٹو ڈور مہم کے دوران شہریوں اور دیہی علاقوں کے مکینوں کو زیرو ویسٹ آپریشن کے تحت صفائی اور ماحولیاتی تحفظ میں شامل ہونے کی دعوت دی

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی کمیونیکیشن ٹیم شہری اور دیہی علاقوں میں صفائی، ماحولیاتی تحفظ اور عوامی آگاہی کے فروغ کے لیے بھرپور طریقے سے سرگرم ہے۔ یونین کونسل 110، لودھراں میں کمیونیکیشن ٹیم نے مارکیٹ اور ڈور ٹو ڈور مہم کے دوران شہریوں اور دیہی علاقوں کے مکینوں کو زیرو ویسٹ آپریشن کے تحت صفائی اور ماحولیاتی تحفظ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ مہم کے دوران ٹیم نے نہ صرف شہریوں کو سموگ کے خاتمے کے لیے فصلوں کی باقیات اور کوڑا کرکٹ جلانے سے منع کیا بلکہ انہیں قانونی ذمہ داریوں، ممکنہ جرمانوں اور ماحول دوست رویہ اپنانے کی اہمیت سے بھی آگاہ کیا۔ ٹیم نے مکینوں کو کوڑا دان استعمال کرنے، کچرے کو مناسب طریقے سے تلف کرنے اور مقامی سطح پر صفائی کے پروگرام میں شامل ہونے کی ہدایات دیں۔ اس موقع پر معلوماتی پمفلٹس بھی فراہم کیے گئے تاکہ شہری اور دیہی کمیونٹی مہم میں فعال کردار ادا کر سکیں۔ بعدازاں گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے ایک اعلیٰ سطحی وفد، جس میں ایڈیشنل سیکریٹری فنانس، ڈپٹی سیکریٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ اور منیجر گلگت بلتستان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی شامل تھے، نے آر ڈبلیو ایم سی کے ہیڈ آفس کا دورہ کیا۔ اس دورے کا مقصد پنجاب میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے موثر ریونیو ذرائع اور جدید ریونیو کلیکشن میکانزم کا جائزہ لینا تھا۔

فنی وجوہات کی بنا پر عارضی طور پر بجلی کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے

آئیسکو ریجن میں ضرورت کے مطابق لوڈ مینجمنٹ کی جا رہی ہے، ترجمان آئیسکو

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) ترجمان آئیسکو کی جاری پریس ریلیز کے مطابق فنی وجوہات کی بنا پر عارضی طور پر بجلی کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے۔ جس کے باعث آئیسکو کو طلب کے مطابق بجلی کا کوٹہ دستیاب نہیں ہے۔ جس کے باعث تمام آئیسکو ریجن میں ضرورت کے مطابق لوڈ مینجمنٹ کی جا رہی ہے۔ مزید طلب کے مطابق بجلی کا کوٹہ دستیاب ہوتے ہی معزز صارفین کو بجلی کی بلاتعطل فراہمی شروع کر دی جائے گی۔ آئیسکو انتظامیہ معزز صارفین کو بجلی کی بندش کے باعث درپیش تکلیف سے آگاہ ہے اور اس صورتحال میں آئیسکو انتظامیہ معزز صارفین سے معذرت خواہ ہے اور تعاون کی درخواست کرتی ہے

ریسکیو 1122 تحصیل کوٹلی ستیاں کی سال 2025 کی شاندار کارکردگی

ریسکیو ٹیمیں شدید بارش، دھند اور خراب موسم کے باوجود ہمہ وقت متحرک اور چوکنا رہیں

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 تحصیل کوٹلی ستیاں نے سال 2025 کے دوران عوامی خدمت، بروقت رسپانس اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی شاندار مثال قائم کرتے ہوئے مجموعی طور پر 1032 ایمرجنسی کالز پر فوری اور مؤثر کارروائیاں انجام دیں۔ سالانہ کارکردگی رپورٹ کے مطابق ریسکیو 1122 کوٹلی ستیاں نے مختلف نوعیت کی ایمرجنسیز میں عوام کو بروقت امداد فراہم کی جن میں 67 روڈ ٹریفک حادثات، 704 میڈیکل ایمرجنسیز، 39 آتشزدگی کے واقعات، ایک عمارت منہدم ہونے کا حادثہ، 7 جرائم سے متعلقہ ایمرجنسیز، 76 بلندی سے گرنے کے کیسز جبکہ 139 متفرق نوعیت کی ایمرجنسیز شامل ہیں۔ ریسکیو اہلکاروں نے نہایت پیشہ ورانہ مہارت، جذبہ خدمت اور جانفشانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 1001 متاثرہ افراد اور مریضوں کو بروقت طبی امداد فراہم کی اور انہیں محفوظ طریقے سے قریبی ہسپتالوں اور محفوظ مقامات پر منتقل کیا۔ خصوصی طور پر تحصیل کوٹلی ستیاں کے پہاڑی اور دوردراز علاقوں میں، جہاں دشوار گزار راستے اور خراب موسمی حالات ایک مستقل چیلنج ہیں ریسکیو 1122 کے جوانوں نے دن رات بلاتعطل اپنی خدمات سرانجام دیں۔ عوامی حلقوں کی جانب سے ریسکیو اہلکاروں کی محنت، فرض شناسی اور جان جوکھوں میں ڈال کر خدمات انجام دینے پر انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا۔

ڈپٹی کمشنر مری آغا ظہیر عباس شیرازی سالی ہسپتال مری کا دورہ کر رہے ہیں۔

سابق صوبائی وزیر صحت پنجاب ڈاکٹر جمال ناصر ڈاکٹر ارشاد خان کے ہمراہ پاکستان مسلم لیگ) ن (کے چیئرمین، راجہ محمد ظفر الحق کی رہائش گاہ پر ان کی عیادت کر رہے ہیں۔

عوامی خدمات کی فراہمی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے متعارف کروائے جا رہے ہیں

آر ڈی اے میں ای بز پورٹل اور FOAS-e سسٹم کا جائزہ اجلاس

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کانفرنس روم میں ای بز پورٹل اور FOAS-e سسٹم کے حوالے سے ایک اہم جائزہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ان جدید ڈیجیٹل نظاموں کی پیش رفت، خصوصیات اور نفاذ کے روڈ میپ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ یہ ڈیجیٹل اقدامات آر ڈی اے میں گورننس کو بہتر بنانے، شفافیت میں اضافہ اور عوامی خدمات کی فراہمی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ اجلاس کی صدارت چیف پلانر آر ڈی اے محمد طاہر میئو نے کی۔ اس موقع پر پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے نمائندے زید بن طارق نے ای بز پورٹل اور ای-ایف او اے ایس سسٹم پر تفصیلی بریفنگ دی جس میں آپریشنل فریم ورک، اہم فیچرز اور مرحلہ وار نفاذ کے منصوبے سے آگاہ کیا گیا۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ یہ ڈیجیٹل نظام دفتری امور کو آسان بنائیں گے، دستی کارروائی میں نمایاں کمی لائیں گے اور سروس ڈیلیوری کو زیادہ مؤثر بنائیں گے۔

چیف پلانر آر ڈی اے محمد طاہر میواہ ای بز پورٹل اور FOAS-e سسٹم کے حوالے سے منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

چیئرمین ٹی ایم سی سہراب گوٹھ لالہ رحیم سے ملاقات؛ ایم این اے شاہدہ رحمانی بھی موجود

چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد کا کراچی میں ٹاؤن میونسپل کارپوریشن سہراب گوٹھ کا دورہ

چیئرمین ٹی ایم سی سہراب گوٹھ، جناب لالہ رحیم اور ان کی ٹیم نے چیئرپرسن بی آئی ایس پی کا خیر مقدم کیا۔ پیپلز پارٹی کی رکن قومی اسمبلی شاہدہ رحمانی بھی اس موقع پر موجود تھیں

کراچی (سٹاف رپورٹر) چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد کا کراچی میں ٹاؤن میونسپل کارپوریشن سہراب گوٹھ کا دورہ؛ چیئرمین ٹی ایم سی سہراب گوٹھ لالہ رحیم سے ملاقات؛ ایم این اے شاہدہ رحمانی بھی موجود چیئرپرسن بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد نے آج کراچی میں ٹاؤن میونسپل کارپوریشن) ٹی ایم سی (سہراب گوٹھ کا دورہ کیا۔ چیئرمین ٹی ایم سی سہراب گوٹھ، جناب لالہ رحیم اور ان کی ٹیم نے چیئرپرسن بی آئی ایس پی کا خیر مقدم کیا۔ پیپلز پارٹی کی رکن قومی اسمبلی شاہدہ رحمانی بھی اس موقع پر موجود تھیں۔ شرکا سے خطاب کرتے ہوئے چیئرپرسن بی آئی ایس پی سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام شہید محترمہ بینظیر بھٹو کا وژن ہے، جس کا مقصد ملک کے محروم اور مستحق طبقات بالخصوص خواتین کو معاشی طور پر خودمختار بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہید محترمہ بینظیر بھٹو کی شہادت کے بعد صدرِ پاکستان آصف علی زرداری نے 2008 میں اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز کیا۔ سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ اس پروگرام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے مستفید ہونے والی خاتون کو گھر کی سربراہ تسلیم کیا گیا، جو دنیا میں اپنی نوعیت کی ایک منفرد مثال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بی آئی ایس پی میں شناختی کارڈ کی شرط رکھنے سے کروڑوں خواتین کو نہ صرف قومی شناخت ملی بلکہ معاشی خودمختاری اور سیاسی عمل میں بطور ووٹر موثر شہری کا وقار بھی حاصل ہوا۔ انہوں نے واضح کیا کہ بی آئی ایس پی ایک غیر جماعتی پروگرام ہے، جو نسل، زبان اور سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر ہر مستحق خاندان کے لیے ہے۔ آج 17 سال بعد یہ پروگرام ایک مضبوط اور موثر نظام کی صورت میں موجود ہے اور اس وقت ایک کروڑ سے زائد خاندان اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ چیئرپرسن بی آئی ایس پی نے بتایا کہ کوئی بھی مستحق خاتون بی آئی ایس پی کے دفتر جا کر شناختی کارڈ، بجلی کا بل، بچوں کا ب فارم اور اسکول سرٹیفکیٹس کے ساتھ اپنی رجسٹریشن کروا سکتی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بی آئی ایس پی کی تمام خدمات مکمل طور پر مفت ہیں اور کسی قسم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اگر کوئی شخص بی آئی ایس پی کے نام پر پیسوں کا مطالبہ کرے تو اس کی فوری طور پر رپورٹ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بی آئی ایس پی شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے نام سے منسوب ہے اور اس نام کی حرمت اور وقار کو برقرار رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ خواتین بینیفیشریز کو چاہیے کہ وہ کسی بھی زیادتی یا غیر قانونی مطالبے کے خلاف خاموش نہ رہیں۔

سی ڈی اے انفورسمنٹ ونگ نے قبضہ مافیا کے خلاف انسدادِ تجاوزات کارروائیوں میں

نیشنل پارک، سید پور ویلج میں تقریبا 320 کنال قیمتی سرکاری اراضی کو غیر قانونی قبضے سے واگزار

غیر قانونی تعمیرات وتجاوزات کے خاتمے کو یقینی بنانے کیلئے وسیع پیمانے پر قبضہ مافیا کے خلاف انسدادِ تجاوزات کارروائیاں کامیابی کیساتھ مکمل کر لی گئی

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے اہم قدرتی ورثے نیشنل پارک کے تحفظ اور اسکی قدرتی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کیلئے چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی) سی ڈی اے (وچیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا کی ہدایت پر سید پور کے علاقے میں غیر قانونی تعمیرات وتجاوزات کے خاتمے کو یقینی بنانے کیلئے وسیع پیمانے پر قبضہ مافیا کے خلاف انسدادِ تجاوزات کارروائیاں کامیابی کیساتھ مکمل کر لی گئی ہیں۔ ان کارروائیوں میں جدید سیٹلائٹ جیومیپنگ اور ڈیجیٹل نقشہ جات کا استعمال کرتے ہوئے نیشنل پارک کی اصل حدود کی نشاندہی کی گئی اور غیر قانونی تجاوزات کو ختم کیا گیا۔ سی ڈی اے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے مطابق نیشنل پارک کا علاقہ دارالحکومت اسلام آباد کے ماحولیاتی توازن، قدرتی آبی ذخائر، جنگلی حیات کی بقا اور شہری آلودگی میں کمی کیلئے انتہائی اہم ہے۔ تاہم گزشتہ عرصے میں اس حساس علاقے پر غیر قانونی آبادیوں اور تجاوزات نے نہ صرف ماحولیاتی نظام کو نقصان پہنچایا بلکہ قومی مفاد کے بھی منافی صورتحال پیدا کر دی تھی جسکے باعث وزیراعظم پاکستان شہباز شریف اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کے وژن اور چیئرمین سی ڈی اے و چیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا کی ہدایت پر عملدرآمد کرتے ہوئے سی ڈی اے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے ضلعی انتظامیہ اور اسلام آباد پولیس کی معاونت سے سید پور کے اور اس سے ملحقہ علاقوں میں مرحلہ وار آپریشن کا آغاز کیا تھا۔ چیئرمین سی ڈی اے محمد علی رندھاوا کی ہدایت پر پہلے مرحلے میں سیٹلائٹ جیومیپنگ کی مدد سے نیشنل پارک کی اصل حد بندی، سرکاری اراضی اور تجاوز شدہ رقبے کی واضح نشاندہی کی گئی، جسکے بعد 320 کنال قیمتی سرکاری اراضی کو غیر قانونی قبضے سے واگزار کروالیا گیا۔ چیئرمین سی ڈی اے کی ہدایت پر واگزار کروائی گئی اس قیمتی سرکاری اراضی کو رواں برس موسم بہار میں وسیع پیمانے پر شجرکاری اور ماحولیاتی بحالی کے منصوبوں کیلئے استعمال کیا جائیگا تاکہ علاقے کا قدرتی حسن اور ماحولیاتی نظام دوبارہ بحال ہو سکے۔ واضح رہے، نیشنل پارک کے علاقے میں یہ کارروائیاں گزشتہ دس سالوں کے دوران کی جانے والی پہلی بڑی انسدادِ تجاوزات مہم ہے، جو سرکاری اراضی کے تحفظ اور حکومت کی ماحول دوست پالیسیوں کے عملی نفاذ کی واضح عکاسی کرتی ہے۔ کارروائی کے دوران شفافیت اور احتساب کو یقینی بنانے کیلئے سخت اصولوں پر عملدرآمد کیا گیا۔ اس ضمن میں غیر قانونی تجاوزات میں سہولت کاری کے شبہ میں دو سی ڈی اے اہلکاروں اور ایک پولیس اہلکار کے خلاف باقاعدہ انکوائری بھی شروع کر دی گئی ہے

کھیل کھلاڑی

Sports

ٹی20 ورلڈکپ؛ ٹیم بھارت نہیں بھیجیں گے، بنگلہ دیش کا آئی سی سی کو واضح جواب

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ اور آئی سی سی کے درمیان ویڈیو کانفرنس ہوئی لیکن دونوں فریق حل نکالنے میں ناکام رہے

لاہور(سپورٹس ڈیسک)بنگلہ دیش نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل(آئی سی سی) کو واضح جواب دیا ہے کہ اپنے کھلاڑیوں کی سیکیورٹی کی وجہ سے ٹی20 ورلڈکپ کے لیے ٹیم بھارت نہیں بھیجیں گے۔مطابق بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ(بی سی بی) کے مطابق آئی سی سی کے ساتھ ویڈیو کانفرنس ہوئی جہاں بی سی بی نے اپنے فیصلے کو دہراتے ہوئے آئی سی سی سے درخواست کی کہ بنگلہ دیش کے تمام میچز بھارت سے دوسرے ملک منتقل کردیے جائیں۔بی سی بی نے بیان میں کہا کہ بورڈ نے سیکیورٹی خدشات کے باعث ٹیم کو بھارت نہ بھیجنے کے فیصلے پر اپنی پوزیشن کا اعادہ کیا۔بیان میں کہا گیا کہ آئی سی سی نے ٹورنامنٹ کے پہلے سے اعلان کردہ شیڈول اجاگر کیا اور بی سی بی سے درخواست کی کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے لیکن بورڈ کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔بی سی بی نے بتایا کہ آئی سی سی کے ساتھ تبادلہ خیال جاری رہے گا تاکہ ممکنہ حل نکالا جائے لیکن بورڈ اپنے کھلاڑیوں، عہدیداروں اور عملے کی حفاظت کے لیے بدستور پرعزم ہے۔دوسری جانب آئی سی سی کی جانب سے اس ملاقات کے حوالے سے کوئی ردعمل نہیں دیا گیا۔یاد رہے کہ بنگلہ دیش نے انڈین پریمیئر لیگ(آئی پی ایل) سے فاسٹ بولر مستفیض الرحمان کو بے خل کرنے پر 4 جنوری کو اعلان کیا تھا کہ ٹی20 ورلڈکپ کے لیے اپنی ٹیم بھارت نہیں بھیجیں گے اور آئی سی سی کو درخواست کی تھی بنگلہ دیش کے میچز بھارت سے سری لنکا منتقل کردیے جائیں۔بھارت میں سری لنکا میں مشترکہ طور پر شیڈول ٹی20 ورلڈکپ کا باقاعدہ آغاز 7 فروری 2026 کو ہوگا اور بنگلہ دیش کے تمام گروپ میچز بھارت میں ہی شیڈول ہیں۔بنگلہ دیش کی ٹی20 ٹیم لٹن داس کی قیادت میں آئی سی سی کی درجہ بندی میں نویں نمبر پر ہے اور اب تک ہونے والے ٹی20 کے تمام ورلڈکپ کھل چکی ہے لیکن تاحال سیمی فائنل تک رسائی نہیں کرپائی ہے۔

بھارت: بیڈمنٹن ایونٹ میں ناقص سہولیات پر ڈینش کھلاڑی کی سخت تنقید

گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال کوئی بہتری دیکھنے میں نہیں آئی جو کھلاڑیوں کے لیے تشویش کا باعث ہے، میا بلیخفلڈٹ

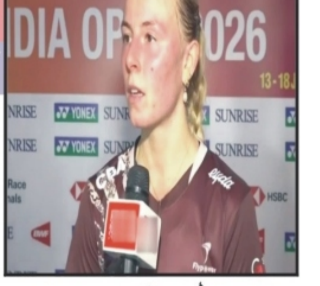

لاہور(سپورٹس ڈیسک)بھارت میں جاری انڈین اوپن 2026 میں ناقص سہولیات پر ڈینش کھلاڑی نے سخت اظہار برہمی کیا ہے۔میچ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے معروف بیڈمنٹن کھلاڑی میا بلیخفلڈٹ نے راؤنڈ آف 32 میں کامیابی حاصل کرنے کے باوجود ٹورنامنٹ کے انتظامات اور کھیل کے حالات پر شدید تنقید کی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال بھی صورتِ حال میں کوئی بہتری دیکھنے میں نہیں آئی، جو کھلاڑیوں کے لیے تشویش کا باعث ہے۔میا بلیخفلڈٹ نے کہا کہ کھیل کے لیے فراہم کی گئی سہولیات انتہائی ناقص ہیں۔ان کے مطابق کورٹ اور مجموعی ماحول صاف ستھرا نہیں اور حالات وہی ہیں جو پچھلے سال تھے۔انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہی حال مستقبل میں بڑے ایونٹس کے دوران بھی رہا تو یہ کھلاڑیوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔میا بلیخفلڈٹ نے عالمی بیڈمنٹن فیڈریشن سے مطالبہ کیا کہ وہ ان مسائل کا سنجیدگی سے نوٹس لے۔ان کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات میں کھلاڑیوں کے لیے بہترین کارکردگی دکھانا مشکل ہو جاتا ہے اور یہ کسی بھی بڑے بین الاقوامی ٹورنامنٹ کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔

لاہور کو 3 ٹرافیاں جتوا دیں اب پاکستان کو جتوانے کی کوشش کروں گا، شاہین آفریدی

بھارت کے خلاف 2017 والی کارکردگی دہرانے کا وقت آگیا ہے، فخر زمان

لاہور(سپورٹس ڈیسک)قومی ون ڈے ٹیم کے کپتان شاہین شاہ آفریدی کا کہنا ہے کہ لاہور کو 3 ٹرافیاں جتوا دیں اب پاکستان کو ٹرافی جتوانے کی کوشش کروں گا۔لاہور کی مقامی یونیورسٹی میں پی ایس ایل فرنچائز لاہور قلندرز کے کھلاڑیوں کا میٹ اینڈ گریٹ پروگرام ہوا جس میں قومی ون ڈے ٹیم کے کپتان شاہین آفریدی، فخر زمان، سلمان مرزا اور محمد نعیم شریک ہوئے۔تقریب میں لاہور قلندرز کے سی ای او عاطف رانا اور سی او او ثمین رانا بھی موجود تھے۔قومی ٹیم کے بلے باز فخر زمان کا کہنا ہے کہ بھارت کے خلاف اچھی پرفارمنس دینے کی کوشش کروں گا۔2017 کی پرفارمنس کو بہت وقت ہوچکا اب دہرانے کی باری آگئی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس مرتبہ ہم آپ کو مایوس نہیں کریں گے۔سی او او لاہور قلندرز ثمین رانا نے کہا کہ پلیئر ریٹینشن کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، چاہتے ہیں ہمارے بہترین کھلاڑی ٹیم کا حصہ ہوں۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کا سب سے بہترین بلے باز بابر اعظم ہے لیکن وہ پشاور سے کھیلتا ہے۔لاہور کے فینز پشاور سے کہیں کہ اب بابر کو لاہور سے کھیلنے دیں۔اس موقع پر شاہین آفریدی نے کہا کہ کوشش ہوگی بہترین کھلاڑی لاہور قلندرز میں منتخب ہوں۔

دورہ جنوبی افریقا کیلیے پاکستان ویمنز کرکٹ ٹیم کا اعلان

فاطمہ ثناء کو ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی اسکواڈز کی قیادت کے لیے برقرار رکھا گیا ہے

لاہور(سپورٹس ڈیسک)دورہ جنوبی افریقا کے لیے پاکستان ویمنز کرکٹ ٹیم کا اعلان کردیا گیا۔تفصیلات کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان پانچ برس کے بعد سیریز 10 فروری سے شروع ہوگی۔فاطمہ ثناء کو ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی اسکواڈز کی قیادت کے لیے برقرار رکھا گیا ہے جبکہ سائرہ جبین اور حمنہ بلال کو پہلی بار اسکواڈ میں جگہ دی گئی ہے۔عائشہ ظفر، گل فیروزہ، تسمیہ رباب اور نجیہہ علوی کی ون ڈے اسکواڈ میں واپسی ہوئی ہے۔عائشہ ظفر، گل فیروزہ، منیبہ علی، نشرہ سندھو اور عالیہ ریاض دونوں فارمیٹس کا حصہ ہوں گی جبکہ ڈیانا بیگ، نجیہہ علوی، صدف شمس اور سیدہ عروب شاہ کو صرف ون ڈے اسکواڈ میں شامل کیا گیا ہے۔حمنہ بلال، سائرہ جبین، طوبیٰ حسن اور ایمان فاطمہ ٹی ٹوئنٹی اسکواڈ کا حصہ ہوں گی۔آئی سی سی ویمنز ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ کی تیاریوں کے لیے لگائے گئے کیمپ میں پہلے ہی 36 ممکنہ کھلاڑی شریک تھیں۔منتخب ویمن کرکٹرز سیریز سے قبل یکم سے 6 فروری تک حنیف محمد ہائی پرفارمنس سینٹر کراچی میں ٹریننگ کیمپ میں شریک ہوں گی۔واضح رہے کہ ٹی ٹوئنٹی سیریز کے تمام میچز ڈے اینڈ نائٹ ہوں گے۔

ایشیا کپ: پاک یو اے ای میچ کے دوران امپائر زخمی ہوکر میدان سے باہر چلے گئے

لاہور(سپورٹس ڈیسک)پاکستان اور یو اے ای کے درمیان ایشیا کپ میچ میں امپائر زخمی ہوکر میدان سے باہر چلے گئے۔یو اے ای کی اننگز کے چھٹے اوور میں پاکستانی وکٹ کیپر محمد حارث نے گیند بولر صائم ایوب کی جانب اچھالی جو سری لنکن امپائر روچیرا پالیا گروگے کے جا لگی۔فزیو نے میدان میں آکر ان کا معائنہ کیا اس دوران میچ کچھ دیر تک رکا رہا۔امپائر میچ چھوڑ کر میدان سے باہر چلے گئے، ان کی جگہ ریزرو امپائر غازی سہیل نے میچ میں فرائض نبھائے۔واضح رہے کہ پاکستان نے یو اے ای کو 41 رنز سے شکست دے کر سپر فور مرحلے میں رسائی حاصل کرلی ہے۔

میچ ریفری کو ہٹایا جائے، پی سی بی نے آئی سی سی کو ایک اور خط لکھ دیا

لاہور(سپورٹس ڈیسک)پاکستان کرکٹ بورڈ(پی سی بی)نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل(آئی سی سی)کو میچ ریفری کی تبدیلی سے متعلق ایک اور خط لکھ دیا۔ذرائع کے مطابق پی سی بی نے آئی سی سی کو میچ ریفری تبدیل کرنے کا مطالبہ تسلیم نہ کرنے پر جوابی خط میں بھی سخت مؤقف اختیار کیا اور میچ ریفری اینڈی پائیکرافٹ کے خلاف ایکشن نہ لینے کے فیصلے کو مسترد کردیا۔پی سی بی نے میچ ریفری اینڈی پائیکرافٹ کو ہٹانے کا اپنا اصولی مطالبہ پھر دہرا دیا ہے جس کے بعد پاکستان اور یو اے ای کے درمیان آج طے شدہ میچ کے انعقاد پر شکوک وشبہات برقرار ہیں۔ذرائع کا کہنا ہے کہ پی سی بی اینڈی پائیکرافٹ کو نہ ہٹائے جانے پر ایشیا کپ کے باقی میچز کا بائیکاٹ کرنے کے موقف پر قائم ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ پی سی بی نے متنازع ریفری کیخلاف آئی سی سی انکوائری کو بھی رسمی کارروائی قرار دیا گیا ہے، انکوائری کے لیے تمام پہلوؤں کا نہ جائزہ لیا گیا اور نہ متعلقہ لوگوں سے رابطہ کیا گیا۔

ایشیا کپ تنازع: محسن نقوی کی سابق چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا سے مشاورت

لاہور(سپورٹس ڈیسک)پاکستان کرکٹ بورڈ(پی سی بی)کے چیئرمین اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ایشیا کپ میں پاک-بھارت میچ کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر سابق پی سی بی چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا سے مشاورت کرلی۔چیئرمین پی سی بی محسن نقوی نے سابق چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا کو مشاورت کے لیے ہیڈ آفس آنے کی دعوت دی جہاں ایشیا کپ میں پیدا ہونے والے تنازع پر مشاورت کی گئی۔مزید بتایا گیا کہ اس حوالے سے مشاورت کا عمل حتمی مرحلے میں داخل ہوگیا ہے۔اس دوران دبئی میں قومی ٹیم کو ہوٹل سے گراؤنڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا اور ٹیم اسٹیڈیم کے لیے روانہ ہوگئی۔

صائم ایوب ٹی20 انٹرنیشنل آل راؤنڈر رینکنگ میں پہلی پوزیشن برقرار نہ رکھ سکے

یہ تنزلی سری لنکا کے خلاف حالیہ تین میچوں پر مشتمل ٹی20 سیریز کے بعد سامنے آئی ہے

لاہور(سپورٹس ڈیسک)پاکستان کرکٹ ٹیم کے اوپنر صائم ایوب نے آئی سی سی کی تازہ ترین ٹی20 انٹرنیشنل آل راؤنڈر رینکنگ میں اپنی نمبر ون پوزیشن گنوا دی ہے۔یہ تنزلی سری لنکا کے خلاف حالیہ تین میچوں پر مشتمل ٹی20 سیریز کے بعد سامنے آئی ہے۔سری لنکا کے خلاف سیریز میں صائم ایوب کا مجموعی آل راؤنڈ فارم متاثر رہا۔انہوں نے دو اننگز میں مجموعی طور پر صرف 30 رنز بنائے جبکہ انہیں بالنگ کا موقع بھی نہیں مل سکا جس کے باعث ان کے رینکنگ پوائنٹس میں کمی واقع ہوئی۔سیریز 1-1 سے برابر رہی جبکہ ایک میچ بارش کے باعث منسوخ ہوگیا۔رینکنگ میں پوائنٹس کم ہونے کے بعد صائم ایوب 269 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر چلے گئے ہیں جبکہ زمبابوے کے کپتان سکندر رضا 289 پوائنٹس کے ساتھ ٹی20 آل راؤنڈر رینکنگ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔بیٹنگ رینکنگ میں صائم ایوب اپنی 37 ویں پوزیشن پر برقرار ہیں اور ان کے پوائنٹس 551 ہیں۔اسی فہرست میں پاکستان کے دیگر کھلاڑیوں کی پوزیشنز میں بھی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔بابر اعظم، جو سری لنکا کے خلاف سیریز میں شریک نہیں تھے، تین درجے تنزلی کے بعد 32 ویں نمبر پر آگئے ہیں جبکہ صاحبزادہ فرحان ایک درجہ بہتری کے ساتھ پانچویں پوزیشن پر پہنچ گئے ہیں۔قومی ٹیم کے کپتان سلمان علی آغا نے شاندار کارکردگی کی بدولت بیٹنگ رینکنگ میں 13 درجے ترقی حاصل کرتے ہوئے 41 ویں پوزیشن حاصل کرلی ہے۔

جب پتا چلے کہ آپ کی ایکس دوبارہ شادی کررہی ہے: علی ترین کا ملتان سلطان کی نیلامی پر ردعمل

نیلامی کے اعلان کے بعد ملتان سلطانز کے سابق مالک علی ترین نے منفرد انداز میں ردعمل دیتے ہوئے تصویر شیئر کی

لاہور(سپورٹس ڈیسک)پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے پی ایس ایل کی فرنچائز ملتان کی نیلامی کے باضابطہ اعلان کے بعد ملتان سلطان کے سابق مالک علی ترین نے منفرد ردعمل دیا۔پاکستان سپر لیگ 11 میں پاکستان کرکٹ بورڈ نے ملتان سلطان کے معاملات پہلے خود چلانے کا اعلان کیا اور اب پی سی بی نے پی ایس ایل کی ٹیم ملتان سلطانز کی نیلامی کا بھی باضابطہ اعلان کردیا۔اس سلسلے میں باقاعدہ اشتہار بھی جاری کردیا گیا ہے جس کے تحت ملتان سلطانز خریدنے کے خواہشمند 30 جنوری تک بڈز جمع کراسکتے ہیں۔ملتان سلطانز کی نیلامی کے لیے باقاعدہ اشتہار جاری کرنے کے بعد ملتان سلطانز کے سابق مالک علی ترین نے منفرد انداز میں ردعمل دیتے ہوئے تصویر شیئر کی۔اپنی شیئر کی گئی تصویر کے ساتھ انہوں نے ملتان سلطان کے حوالے سے ردعمل دیتے ہوئے لکھا کہ جب آپ کو پتا چلے کہ آپ کی ایکس دوبارہ شادی کررہی ہے۔

رونق میلہ

Showbiz

پاکستان فلم انڈسٹری ری وائیو ہو ہی نہیں سکتی، سید نور

بچوں کو فلم انڈسٹری کے بارے میں پتا ہونا لازم ہے، سید نور

لاہور(شوبز رپورٹر)پاکستانی فلم انڈسٹری کے معروف ہدایتکار سید نور نے کہا ہے کہ پاکستان فلم انڈسٹری ری وائیو ہو ہی نہیں سکتی۔تفصیلات کے مطابق پنجاب یونیورسٹی شعبہ فلم ایس ڈبراڈ کاسٹنگ کے زیر اہتمام دو روزہ فلم فیسٹول کا آغاز ہوا۔پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد علی نے دو روزہ فلم فیسٹیول کا افتتاح کیا افتتاحی تقریب میں معروف ہدایت کار سید نور، چیئرپرسن شعبہ فلم اینڈ براڈ کاسٹنگ ڈاکٹر لبنیٰ ظہیر، معروف رائٹر آمنہ مفتی سمیت طلباء و طالبات کی بڑی تعداد نے شرکت کی

استاد امانت علی خان کو مداحوں سے بچھڑے 51 برس گزر گئے

لاہور(شوبز رپورٹر)برصغیر کے عظیم کلاسیکل گلوکار اور پٹیالہ گھرانے کے معروف فنکار اُستاد امانت علی خان کو دنیا سے رخصت ہوئے 51 برس بیت چکے ہیں، مگر ان کی گائی ہوئی غزلیں اور نغمے آج بھی سامعین کے دلوں کو چھو لیتے ہیں۔1922 میں ہوشیار پور(برصغیر)میں پیدا ہونے والے امانت علی خان نے موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد اُستاد اختر حسین خان سے حاصل کی۔وہ پٹیالہ گھرانے کے بانی علی بخش جرنیل کے پوتے اور اُستاد فتح علی خان کے بھائی تھے۔ان دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ پرفارمنس دے کر بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔قیام پاکستان کے بعد امانت علی خان لاہور منتقل ہوئے اور ریڈیو پاکستان سے وابستہ ہوگئے، جہاں انہوں نے کلاسیکل و نیم کلاسیکی گائیکی میں منفرد مقام حاصل کیا۔ان کے معروف گیتوں میں 'ہونٹوں پہ کبھی ان کے میرا نام ہی آئے'، 'چاند میری زمیں پھول میرا وطن' اور 'یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے' شامل ہیں۔

مشہور گلوکار پر خاتون کے الزامات کے بعد 16 ملین ڈالر کا مقدمہ دائر

الزام لگانے والی خاتون کے مطابق یہ واقعہ 2018 کا ہے، جب وہ اور پروڈیوسر ایک ہی کلاس کے ساتھی تھے

لاہور(شوبز رپورٹر)عالمی شہرت یافتہ لاطینی گلوکار بیڈ بنی ایک بڑے قانونی تنازع کی زد میں آگئے ہیں۔گلوکار پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی موسیقی میں ایک خاتون کی آواز اس کی اجازت کے بغیر استعمال کی، جس پر ان کے خلاف 16 ملین ڈالر ہرجانے کا مقدمہ دائر کردیا گیا ہے۔غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق 31 سالہ بیڈ بنی کے خلاف یہ مقدمہ ان کے مقبول گانے "Solo" "de Mí" (ریلیز 2018) اور حالیہ گانے "EoO" (ریلیز 2025) میں وائس ریکارڈنگ کے استعمال پر دائر کیا گیا ہے۔رولنگ اسٹون اور بل بورڈ کے مطابق یہ کیس 5 جنوری 2026 کو پورٹو ریکو میں بیڈ بنی، ان کے پروڈیوسر لا پاسینسیا (روبرٹو روسادو) اور میوزک لیبل ریماس انٹرٹینمنٹ کے خلاف درج کیا گیا۔مقدمہ دائر کرنے والی خاتون، ٹینالی وائی سیرانو رویرا کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنی آواز کی ایک ریکارڈنگ بیڈ بنی کے پروڈیوسر کو بطور ذاتی احسان بھیجی تھی، جو بعد میں تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کرلی گئی۔ان کے مطابق یہ واقعہ 2018 کا ہے، جب وہ اور پروڈیوسر ایک ہی کلاس کے ساتھی تھے۔ٹینالی سیرانو کا کہنا ہے کہ انہیں اس وائس ریکارڈنگ کے عوض کبھی کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا، اسی بنیاد پر انہوں نے 16 ملین ڈالر ہرجانے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔

یوزویندر چہل اور دیشا پٹنی کے درمیان تعلقات کی افواہیں گرم

اداکارہ کریتی سینن کی بہن کی شادی میں دیشا پٹنی ایک مرد کا بازو تھامے نظر آئیں

لاہور(شوبز رپورٹر)بھارتی کرکٹر یوزویندر چہل اور بالی ووڈ اداکارہ دیشا پٹنی کے درمیان تعلقات سے متعلق افواہوں نے سوشل میڈیا پر ہلچل مچا دی ہے۔اگرچہ دونوں کی جانب سے اب تک کسی قسم کی باضابطہ تصدیق سامنے نہیں آئی، تاہم آن لائن دنیا میں اس مبینہ جوڑی پر قیاس آرائیوں کا سلسلہ تیزی سے پھیلتا جارہا ہے۔یہ چہ مگوئیاں سوشل میڈیا پوسٹس اور میمز کے ذریعے سامنے آئیں، حالانکہ تاحال کوئی واضح تصویر یا ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے۔اس تمام تر بحث کے باوجود یوزویندر چہل اور دیشا پٹنی دونوں نے خاموشی اختیار کررکھی ہے، جس نے افواہوں کو مزید ہوا دے دی ہے۔مداحوں کی بڑی تعداد اس ممکنہ کرکٹ اور بالی ووڈ رومانس کو لے کر خاصی پرجوش دکھائی دیتی ہے اور یہ موضوع مختلف پلیٹ فارمز پر ٹرینڈ کرتا نظر آرہا ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی دوران دیشا پٹنی کا نام پنجابی گلوکار تلونڈر کے ساتھ بھی جوڑا جارہا ہے، جس نے اس کہانی کو ایک نیا رخ دے دیا ہے۔ان افواہوں کو مزید تقویت اس وقت ملی جب گزشتہ ہفتے بالی ووڈ اداکارہ کریتی سینن کی بہن نوپور سینن کی شادی گلوکار اسٹیبن بین کے ساتھ ہوئی۔اس تقریب کی تصاویر میں دیشا پٹنی ایک مرد کا بازو تھامے نظر آئیں، جس کے بعد سوشل میڈیا صارفین نے قیاس کرنا شروع کردیا کہ وہ شخص تلونڈر ہوسکتا ہے۔واضح رہے کہ تلونڈر نے کچھ عرصے تک عوامی تقریبات میں اپنا چہرہ پینٹ سے ڈھانپ رکھا تھا اور ان کا کہنا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ توجہ ان کی موسیقی اور جذبات پر مرکوز رہے۔

'پہلاج اپنی 3 ماؤں کیساتھ'، اقرار الحسن کی نئی تصاویر وائرل

اقرار ان سب کو آپس میں جوڑے رکھنے کے دوران چوتھی کو ڈیٹ کررہے ہوں، صارفین کا ردعمل

لاہور(شوبز رپورٹر)پاکستان کے معروف اینکر و میزبان اقرار الحسن اپنی نجی زندگی کی وجہ سے اکثر خبروں میں رہتے ہیں، اب سوشل میڈیا پر ان کی نئی تصاویر پر صارفین کی جانب سے دلچسپ تبصرے کیے جارہے ہیں۔نجی ٹی وی کے پروگرام 'سرعام' اور 'شان رمضان' کی میزبانی سے شہرت کی بلندیوں کو چھونے والے اینکر اقرار الحسن اپنی 3 شادیوں کی وجہ سے اکثر خبروں میں رہتے ہیں۔علاوہ ازیں، اقرار الحسن ان دنوں وہ اپنی مجوزہ سیاسی جماعت کے حوالے سے ملاقاتوں اور عوامی سیشنز کررہے ہیں جس پر کچھ لوگ انہیں شدید تنقید کا نشانہ بھی بنارہے ہیں۔

60 کروڑ کے فراڈ کیس میں نیہا دھوپیا اور بپاشا باسو کے ملوث ہونے کا انکشاف

لاہور(شوبز رپورٹر)بالی ووڈ کی اداکارہ شلپا شیٹی کے شوہر اور بزنس مین راج کندرا 60 کروڑ روپے کے فراڈ کیس میں بھارتی اداکارہ نیہا دھوپیا اور بپاشا باسو کا نام بھی سامنے آگیا ہے۔ان دنوں راج کندرا اور اداکارہ شلپا شیٹی 60 کروڑ روپے سے زائد کے فراڈ کیس میں تحقیقات کا سامنا کررہے ہیں، یہ مقدمہ ان کی سابقہ کمپنی کا ہے جس میں ان کی اہلیہ اداکارہ شلپا شیٹی کے ملوث ہونے کا بھی اشارہ دیا گیا ہے۔اس ہائی پروفائل کیس کی تفتیش ممبئی پولیس کی اکنامک آفینسز ونگ (EOW) کررہی ہے جس میں اب نئے انکشافات سامنے آئے ہیں۔بھارتی میڈیا کے مطابق راج کندرا نے تحقیقاتی ٹیم کو اپنے نئے بیان میں بتایا ہے کہ کمپنی کے جمع شدہ فنڈز کا ایک بڑا حصہ بنائی جانے والی فلموں اور دیگر پراجیکٹس کی تشہیری مہم پر خرچ کیا گیا، جس میں تقریباً 20 کروڑ بھارتی روپے پروموشن اور دیگر اخراجات پر خرچ کیے گئے۔

ہالی ووڈ کے ہزار سے زائد فنکاروں کا اسرائیلی فلمی اداروں کا بائیکاٹ

لاہور(شوبز رپورٹر)ہالی ووڈ کے ایک ہزار سے زائد فنکاروں، فلم سازوں اور دیگر تخلیقی شخصیات نے اسرائیلی فلمی اداروں کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا۔غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق اس اقدام کا مقصد ان اداروں کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون روکنا ہے جو مبینہ طور پر فلسطینیوں کے خلاف جاری پرتشدد کارروائیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں شریک ہیں۔اس بائیکاٹ کا اعلان ایک اجتماعی حلف نامے کے ذریعے کیا گیا ہے جس پر ہالی ووڈ کی معروف شخصیات جیسے کہ آسکر ایوارڈ یافتہ اداکارہ اولیویا کولمین، ہدایتکارہ آوا ڈو ورنے، اداکارہ ٹلڈا سوئنٹن، مارول فلموں کے اداکار مارک رفیلو، اور ہدایتکار ایڈم مکائے نے دستخط کیے ہیں۔

جسٹن ٹروڈو اور کیٹی پیری کے تعلقات سے متعلق نیا دعویٰ سامنے آگیا

لاہور(شوبز رپورٹر)غیر ملکی میڈیا رپورٹ میں دعویٰ سامنے آیا ہے کہ مشہور پاپ گلوکارہ کیٹی پیری اور کینیڈا کے سابق وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کے درمیان تعلقات اب بھی قائم ہیں۔امریکی جریدے Us Weekly کے مطابق کئی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ جولائی کے آخر میں ایک ساتھ ڈنر کرنے کے بعد بھی کیٹی پیری اور جسٹن ٹروڈو رابطے میں ہیں اور ایک دوسرے میں دلچسپی رکھتے ہیں تاہم انہوں نے اس رشتے کو نجی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔غیر ملکی میڈیا کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دونوں کے درمیان تعلقات ضرور ہیں مگر یہ رشتہ اس وقت 'سنجیدہ' نہیں ہے کیونکہ کیٹی پیری اپنی 'لائف ٹائمز' ٹور میں مصروف ہیں اور جسٹن ٹروڈو کی بھی مصروفیات ہیں۔تاہم ٹروڈو اور گلوکارہ اگلے چند ہفتوں میں ملاقات کرسکتے ہیں جس کی منصوبہ بندی سابق وزیراعظم نے کی ہے کیونکہ تب تک کیٹی کو ٹور سے بریک مل جائے گا۔

مشہور 23 سالہ انفلوئنسر کی لاپتہ ہونے کے بعد پُراسرار موت

23 سالہ ماریان یکم ستمبر کو لاپتہ ہوئی تھیں

لاہور(سپورٹس ڈیسک)میکسیکو کی معروف فیشن انفلوئنسر اور ٹک ٹاک اسٹار ماریان ازا گیرے پراسرار طور پر لاپتہ ہونے کے بعد انتقال کرگئیں۔غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق ماریان ازا گیرے چند روز قبل پراسرار طور پر لاپتہ ہوگئی تھیں۔پانچ دن بعد ریاست مشیو اکان کے شہر موریلیا کے ایک ہوٹل سے خراب حالت میں بازیاب ہوئی تھیں انہیں بازیابی کے بعد طبی امداد کیلئے فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں وہ دوران علاج جانبر نہ ہوسکیں۔پولیس کے مطابق 23 سالہ ماریان یکم ستمبر کو لاپتہ ہوئی تھیں بازیابی کے وقت ٹک ٹاکر انتہائی نازک حالت میں تھیں اور انہیں دماغی مفلوجی(برین فیلیر)کا سامنا تھا، جس کے باعث ان کی موت واقع ہوئی۔یاد رہے کہ حکام نے واقعے کی تحقیقات کا آغاز کردیا ہے اور ٹک ٹاکر کی موت کی وجوہات جاننے کے لیے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

مسلم بھارتی اداکارہ بھی ایران کی صورتحال پر بول اُٹھیں

اس صورتحال میں امریکا کا کردار نہ موضوع ہے اور نہ ہی اصل وجہ ہے، اداکارہ

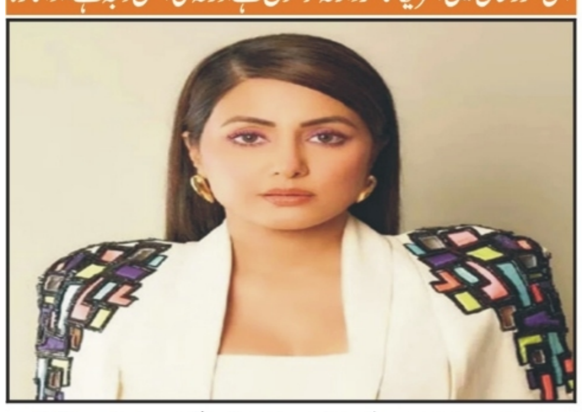

لاہور(شوبز رپورٹر)بھارت کی مسلمان اداکارہ بھی ایران کی موجودہ صورتحال پر بول اٹھیں، خواتین کے نام اہم پیغام بھی جاری کردیا۔مسلمان بھارتی اداکارہ حنا خان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایران کی صورتحال سے متعلق ایک پوسٹ کی۔اپنی پوسٹ میں حنا خان کا کہنا تھا کہ کئی دہائیوں سے مسلسل بے حرمتی، جبر کے تحت سفاکانہ زندگی، اور خواتین کے لیے مساوی حقوق تو دور بنیادی آزادی تک سے محروم ایران ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس بار انہیں ہماری پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے، چاہے اس میں مغرب کا کوئی کردار ہو یا نہ ہو، یہ نہ موضوع ہے اور نہ ہی اصل وجہ ہے۔اداکارہ نے اپنی پوسٹ میں ایرانی عوام کو سلام پیش کرتے ہوئے لکھا کہ 'میں ایرانی عوام کے حوصلے کا تصور بھی نہیں کرسکتی، یہ بہادری، جرات ہے اور حقیقی انقلاب ہے، ایرانی عوام کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں'۔

وہ مشہور اداکارہ کون ہے جسے پہلی ہی فلم سے نکال کر رانی مکھرجی کو کاسٹ کرلیا گیا

پہلی فلم سے نکالا گیا، کرایہ دینے کے پیسے بھی نہیں تھے، اداکارہ

لاہور(شوبز رپورٹر)بالی ووڈ کے نواب خاندان کی بیٹی اداکارہ سوہا علی خان نے انکشاف کیا ہے کہ انہیں ان کی پہلی ہی فلم سے نکال دیا گیا تھا۔سیف علی خان کی بہن سوہا علی خان نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے کہ کس طرح انہیں اپنی پہلی فلم پہیلی سے نکال دیا گیا تھا، جس کے بعد وہ مالی مشکلات کا شکار ہوگئیں۔ایک انٹرویو میں سوہا نے بتایا کہ انہوں نے اپنی بینک کی کارپوریٹ ملازمت چھوڑ کر فلم میں کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا، حالانکہ اس وقت ان کی تنخواہ اچھی تھی اور وہ لندن میں بسنے کی منصوبہ بندی کررہی تھیں۔اداکارہ نے بتایا کہ ہدایتکار امول پالیکر نے انہیں فلم 'پہیلی' کے لیے کاسٹ کیا تھا، لیکن جب شاہ رخ خان نے فلم میں مرکزی کردار کے طور پر شمولیت اختیار کی تو سوہا کو نکال دیا گیا اور ان کی جگہ رانی مکھرجی کو لے لیا گیا۔سوہا علی خان کے مطابق انہیں جب اچانک بتایا گیا کہ اب وہ فلم کا حصہ نہیں رہیں گی، تو وہ حیران اور پریشان ہوگئیں کیونکہ ان کے پاس کرایہ ادا کرنے کے بھی پیسے نہیں تھے اور وہ اپنی جاب چھوڑ چکی تھیں۔

بقیہ 1

مریم نواز شریف نے دنیا کی سب سے کم عمر پاکستان کی مائیکروسافٹ پروفیشنل ارفع کریم 14 ویں برسی پر اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ نو سال کی عمر میں دنیا کی سب سے کم عمر مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل بننے والی ارفع کریم پنجاب کی ہر بیٹی کیلئے مثال ہے۔ پاکستان کی ہونہار اور ذہین ترین بیٹی ارفع کریم کو تادیر یاد رکھا جائے گا۔ ارفع کریم پاکستان کی قابل فخر اور باعث ناز بیٹی تھی۔ ارفع کریم کی طرح پنجاب کے بیٹے اور بیٹوں کو آئی ٹی کے میدان میں مواقع فراہم کرنے کیلئے نواز شریف آئی ٹی سٹی پراجیکٹ لانچ کیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ نواز شریف آئی ٹی سٹی کے آغاز سے پنجاب کی ہر بیٹی ارفع کریم بنے گی۔ نواز شریف آئی ٹی سٹی میں بہترین غیر ملکی ادارے کیمپس قائم کررہے ہیں۔ ارفع کریم نے مائیکروسافٹ سرٹیفکیشن سے آغاز کیا جسے عروج پر لیکر جائیں گے۔

بقیہ 2

گیس اور ٹیکس چھوٹ دینے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ پاکستان پالیسی ڈائیلاگ سے خطاب کرتے ہوئے مصدق ملک نے کہا ہے کہ خوشحالی کا واحد راستہ پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی تب آئے گی جب ہر شہری کو کام کیلئے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں خوشحالی کا راستہ صرف طاقت اور اثر ورسوخ تک رسائی بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مخصوص طبقے کو سستی بجلی، گیس اور ٹیکس چھوٹ دینے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے

بقیہ 3

ارفع کریم نے خداداد صلاحیتوں کے ذریعے آئی ٹی کے میدان میں پاکستان کا نام دنیا بھر میں روشن کیا، انہیں کم عمری میں ہی پرائیڈ آف پرفارمنس سمیت متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ 1995ء میں فیصل آباد کے گاؤں چک 2 جے بی رام دیوالی میں پیدا ہونے والی ارفع کریم وہ پہلی بچی تھیں جنہوں نے آئی ٹی کی دنیا میں ناصرف اپنا بلکہ ملک کا نام دنیا بھر میں روشناس کیا۔ ارفع کریم نے صرف 9 برس کی عمر میں مائیکرو سافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل امتحان پاس کر کے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیا میں تہلکہ مچایا۔ مائیکرو سافٹ کارپوریشن کی جانب سے ارفع کو 2005ء میں مائیکرو سافٹ سرٹیفائیڈ ایپلی کیشن سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا جس کے بعد مائیکروسافٹ کمپنی کے مالک بل گیٹس نے ارفع کریم کو خصوصی طور پر امریکا بلا کر ان سے ملاقات بھی کی۔ ارفع کریم نے کم عمری میں ہی فاطمہ جناح گولڈ میڈل، سلام پاکستان یوتھ ایوارڈ، پرائیڈ آف پرفارمنس ایوارڈ سمیت کئی اعزازات حاصل کئے۔ دنیا کی کم عمر ترین آئی ٹی مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ ارفع کریم 14 جنوری 2012ء کو صرف 16 سال کی عمر میں لاہور میں انتقال کرگئی تھی۔ ارفع کریم کے قابل ستائش اور عظیم کارنامے پر پنجاب حکومت کی جانب سے آئی ٹی ٹاور کے نام کو ارفع کریم کے نام سے منسوب کیا گیا۔

بقیہ 4

ٹنل بورنگ ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی منصوبے کو پنجاب کا ''اسٹار پراجیکٹ'' قرار دیا۔ اس موقع پر ایم ڈی واسا لاہور غفران احمد نے منصوبے کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی بریفنگ دی۔ وفد میں شامل ماحولیاتی اور تکنیکی ماہرین نے منصوبے کے تکنیکی، ماحولیاتی اور عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا اور پنجاب حکومت کے ساتھ دیگر ترقیاتی منصوبوں میں تعاون بڑھانے پر زور دیا۔ سیکرٹری ہاؤسنگ نورالامین مینگل نے ٹنل بورنگ منصوبے میں حائل تمام رکاوٹوں کو جلد از جلد دور کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کے ویژن کے مطابق عوامی فلاح و بہبود کے جدید اور دیرپا منصوبے متعارف کروائے جارہے ہیں۔ جدید ممالک کی طرز پر ٹنل بورنگ ٹیکنالوجی کے ذریعے سیوریج نظام بچھایا جائے گا، جس کے تحت لاہور میں لاریکس کالونی سے گلشن راوی تک 32 کلومیٹر طویل بوسیدہ سیوریج لائن کی تشکیل نو کی جائے گی۔ سیکرٹری ہاؤسنگ کے مطابق اس منصوبے سے 25 لاکھ سے زائد آبادی مستفید ہوسکے گی جبکہ ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی کے باعث شہریوں کی روزمرہ زندگی متاثر نہیں ہوگی، ٹریفک کی روانی برقرار رہے گی اور شہری محفوظ رہیں گے۔ سیکرٹری ہاؤسنگ کے مطابق یہ منصوبہ وزیراعلیٰ پنجاب کے ویژن اور عزم کی واضح عکاسی کرتا ہے، جبکہ ایگزیکٹو کمیٹی آف نیشنل اکنامک کونسل (ایکنک) کی جانب سے اس منصوبے کی منظوری پہلے ہی دی جاچکی ہے۔

بقیہ 5

بڑھتے ہوئے کتوں کے کاٹنے کے واقعات پر نجی چینل پر چلنے والی خبر کا نوٹس لے لیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی سے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی اور غفلت برتنے والوں کے خلاف کارروائی کا حکم دیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے راولپنڈی کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے والی ویکسین کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ شہریوں کی حفاظت سب سے مقدم اور ذمہ داری ہے۔

بقیہ 6

ہو کر معاشی پالیسیوں میں تسلسل لانا ہوگا۔ پاکستان پالیسی ڈائیلاگ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 1947 سے 2025 تک پاکستان نے متعدد کامیابیاں سمیٹی ہیں، ملک میں یونیورسٹیوں اور شاہراہوں کا وسیع نیٹ ورک قائم ہوا اور دفاعی و صنعتی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا، مگر دنیا سے موازنہ کیا جائے تو ہماری کامیابیاں ماند پڑ جاتی ہیں، اس لیے اب اگلی منزل کو دیکھنا ہوگا۔ احسن اقبال نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ 1980 میں چین کی فی کس آمدنی پاکستان سے کم تھی، آج وہ ہم سے کہیں آگے نکل چکا ہے، اسی طرح ویتنام کی برآمدات 408 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں جبکہ پاکستان اب بھی تقریباً 40 ارب ڈالر کے قریب کھڑا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ چین کی فی کس آمدنی ساڑھے چودہ ہزار ڈالر جبکہ پاکستان کی محض سولہ سو ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جاپان، کوریا، چین، ویتنام، ترکیہ اور بنگلہ دیش جیسے ممالک نے امن، استحکام اور پالیسی کے تسلسل کو ترجیح دی جبکہ پاکستان میں عدم استحکام اور بار بار حکومتی تبدیلیوں نے ترقی کے عمل کو متاثر کیا، ان کے مطابق امن اور پالیسی کے تسلسل کے بغیر مستحکم معاشی ترقی ممکن نہیں۔ احسن اقبال نے واضح کیا کہ حکومت کا ہدف پاکستان کو دنیا کی ٹاپ 10 معیشتوں میں شامل کرنا ہے اور اس کے لیے چین پاکستان اقتصادی راہداری محض سڑکوں کا منصوبہ نہیں بلکہ پاکستان کی تقدیر بدلنے کا ایک جامع پروگرام ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ سیاسی اختلافات سے بالاتر ہوکر معاشی پالیسیوں میں تسلسل لانا ہوگا۔ وفاقی وزیر نے نوجوانوں کو پاکستان کا سب سے بڑا اثاثہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں جدید ٹیکنالوجی اور مہارتوں سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی منڈی میں جگہ بنانے کے لیے برآمدات پر خصوصی توجہ دینا ہوگی، کیونکہ صرف داخلی طلب پر انحصار سے وقتی طور پر چھ فیصد جی ڈی پی نمو تو حاصل کی جا سکتی ہے، مگر یہ دیرپا حل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈالر کی قلت اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کی بڑی وجہ برآمدات میں مطلوبہ اضافہ نہ ہونا ہے۔ کراچی اسٹاک ایکسچینج کی 523 لسٹڈ کمپنیوں میں سے صرف 70 کمپنیوں کی برآمدات 10 ہزار ڈالر سے تجاوز کرتی ہیں جو تشویشناک امر ہے۔ احسن اقبال نے کہا کہ برآمدات کو قومی سلامتی اور خودمختاری کے ایک اہم ستون کے طور پر فروغ دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا میں کھجور پیدا کرنے والا پانچواں بڑا ملک ہے مگر برانڈنگ اور پیکجنگ کی کمی کے باعث عالمی منڈی میں اس کا بھرپور فائدہ نہیں اٹھا پا رہا۔ مقامی مارکیٹ کے غیر ضروری تحفظ نے بھی کمپنیوں کو عالمی مسابقت سے دور رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ برآمدات میں اضافے کے لیے مارکیٹ انٹیلی جنس، برانڈنگ اور مصنوعات کی مؤثر پروموشن ناگزیر ہے، اور ماضی کی غلطیوں سے سیکھ کر ہی ایک مستحکم اور خوشحال پاکستان کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ احسن اقبال نے مزید کہا کہ حکومت کا ہدف پائیدار ترقی، روزگار کے مواقع میں اضافہ اور معیشت کو عالمی معیار کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اس مقصد کے لیے پالیسی اصلاحات، نجی شعبے کے ساتھ شراکت داری، خواتین اور نوجوانوں کی شمولیت، اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ درست سمت میں مربوط اقدامات کے ذریعے پاکستان نہ صرف اپنی صنعتی و دفاعی صلاحیتوں کو مزید مستحکم کرے گا بلکہ عالمی منڈی میں مسابقتی حیثیت بھی حاصل کرے گا۔

بقیہ 7

لیز پر دیا جائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سرکاری زمین صرف پروڈکٹیو اور معاشی سرگرمیوں کے لیے لیز پر دی جائے گی جبکہ سیاحت، صنعت، زراعت اور لائیو اسٹاک کے شعبوں کو ترجیح حاصل ہوگی۔ نجی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے شفاف نیلامی پالیسی اپنائی جائے گی، جس سے نہ صرف سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا بلکہ سرکاری اراضی کے غیر قانونی استعمال کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔ حکام کا کہنا تھا کہ نئی پالیسی کے تحت سرکاری اثاثوں کا مؤثر، شفاف اور منافع بخش استعمال یقینی بنایا جائے گا، جس سے صوبائی ریونیو میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔

بقیہ 8

فیصلہ کرلیا۔ پی ای ایف حکام کے مطابق یہ منصوبہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (پی آئی ٹی بی) کے تعاون سے مکمل کیا جائے گا، جس کے تحت اسکولوں میں ڈیجیٹل کیمرے نصب کر کے طلبہ کی انرولمنٹ اور حاضری کی مانیٹرنگ کی جائے گی۔ منیجنگ ڈائریکٹر پی ای ایف محمد شاہد کا کہنا ہے کہ رواں سال ہی ڈیجیٹل کیمروں کی تنصیب کا آغاز کردیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ جدید نظام کے تحت فیس ریکگنیشن ٹیکنالوجی استعمال کی جائے گی، جس کے ذریعے طلبہ کی حاضری چہرے کی شناخت کے ذریعے لگائی جاسکے گی۔

بقیہ 9

خاطر پائیدار تعلیمی شراکت داری ناگزیر ہے۔ وہ یہاں یونیورسٹی آف لندن کے وفد اور اس کے سابق طلبہ کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ سے خطاب کررہے تھے۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ وفد کی موجودگی پاکستان اور برطانیہ کے درمیان علم، امنگ اور شراکت داری کے ایک مضبوط پل کی علامت ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی آف لندن کے عالمی مقام اور تقریباً دو صدیوں پر محیط مختلف شعبوں میں انسانی ترقی کیلئے خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ پاکستان کی کئی نامور شخصیات یونیورسٹی آف لندن کی فارغ التحصیل ہیں جنہوں نے عوامی خدمت، قانون، طب، تدریس، تجارت اور سفارت کاری جیسے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، یہ مشترکہ تعلیمی ورثہ دوطرفہ تعلیمی تعاون کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور تعلقات کے فروغ کے لئے ایک مضبوط اساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے بین الاقوامی پروگراموں اور تسلیم شدہ تدریسی مراکز نے ہزاروں پاکستانی طلبہ کو ملک چھوڑے بغیر عالمی معیار کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا، اس سے تعلیم کو عام کرنے میں مدد ملی اور نوجوان پاکستانی اپنے وطن میں رہتے ہوئے عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے قابل بنے۔ قائم مقام صدر نے اس بات پر زور دیا کہ ملک اس وقت تعلیمی ترقی کے ایک اہم موڑ پر کھڑا ہے، عوام اور اساتذہ کی کوششوں کے باوجود تعلیمی شعبہ اب بھی کئی مسائل کا شکار ہے جن میں سکول سے باہر بچوں کی بڑی تعداد، صنفی تفاوت اور علاقائی عدم مساوات شامل ہیں جو خاص طور پر لڑکیوں اور دیہی علاقوں کو متاثر کرتی ہیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ انہی چیلنجز کے پیش نظر حکومت نے 2024 میں قومی تعلیمی ایمرجنسی کا اعلان کیا تھا تاکہ وفاقی اور صوبائی سطح پر مربوط کوششوں کے ذریعے تعلیم تک مساوی رسائی اور تعلیمی معیار میں بہتری لائی جاسکے۔ انہوں نے قومی تعلیمی پالیسی ڈویلپمنٹ فریم ورک 2024 کو اصلاحات کیلئے ایک جامع روڈ میپ قرار دیتے ہوئے بے نظیر تعلیمی وظائف جیسے اقدامات کا حوالہ دیا جو بچوں کو سکول میں داخلے اور حاضری کی حوصلہ افزائی کیلئے مشروط مالی معاونت فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے 2022 کے سیلاب سمیت موسمیاتی آفات کے تعلیمی انفراسٹرکچر پر اثرات کا بھی ذکر کیا اور ریزیلینٹ تعلیمی نظام کی ضرورت پر زور دیا۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ بطور وزیراعظم اور قومی اسمبلی کے سپیکر سمیت اپنے مختلف آئینی عہدوں کے دوران تعلیم ہمیشہ ان کی ترجیحات میں شامل رہی۔ انہوں نے یونیورسٹی آف سوات جیسے نئے اداروں کے قیام کو اس یقین کی عملی مثال قرار دیا کہ تعلیم ہی تنازعات، انتہاپسندی اور پسماندگی کا سب سے موثر جواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2024 سے سینیٹ کے چیئرمین اور اس وقت قائم مقام صدر کی حیثیت سے وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تعلیم میں سرمایہ کاری کوئی خرچ نہیں بلکہ قومی ترقی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ سینیٹ نے ہمیشہ اپنی قانون سازی اور نگرانی کے کردار کے ذریعے تعلیم کیلئے مسلسل فنڈنگ اور اصلاحات کی حمایت کی ہے۔ سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ آج کے دور میں جب دنیا تیز رفتار تکنیکی تبدیلی، موسمیاتی چیلنجز اور مصنوعی ذہانت کے عروج سے گزر رہی ہے، تعلیم قومی سرحدوں سے بالاتر ہوچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی جانب سے اے آئی پالیسی 2025 اور ڈیجیٹل سیکٹر روڈ میپ 20352025 کی منظوری اس عزم کا اظہار ہے کہ نوجوانوں کو ڈیجیٹل معیشت کیلئے تیار کیا جائے جبکہ آئی ٹی برآمدات 3.8 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں جو تقریباً 20 فیصد سالانہ کی شرح سے بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف ٹیکنالوجی کافی نہیں بلکہ یونیورسٹی آف لندن جیسے اداروں کے ساتھ گہرے روابط کی ضرورت ہے تاکہ استعداد کار میں اضافہ، تدریسی معیار کی بہتری اور بہترین کارکردگی کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔ قائم مقام صدر نے امید ظاہر کی کہ وفد کا یہ دورہ بالخصوص طلبہ کیلئے نئے مواقع پیدا کرے گا جنہیں انہوں نے ملک کا مستقبل قرار دیا۔

بقیہ 10

پاکستان ضرور کامیاب ہوگا، اور ہم اِس لعنت کا خاتمہ کرکے دم لیں گے۔ شہباز شریف کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان نے معاشی میدان میں کم وقت میں بہتر پیشرفت دکھائی، ہم ملک میں معاشی استحکام لے آئے ہیں، اب ہم ترقی کی جانب آگے بڑھیں گے

بقیہ 11

تھی وہ ساری انہوں نے تبدیل کی اس حوالے سے اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت کا فیصلہ تھا کہ ان سے رابطہ کیا جائے، پی ٹی آئی کی مقامی قیادت سے رابطہ کیا گیا تھا۔ شرجیل میمن نے کہا کہ ان سے بات چیت ہوئی کہ کون کونسے روٹس استعمال کرتے ہیں، انہوں نے کہا تھا کچھ علاقوں میں نہیں جائیں گے، سیکیورٹی تھریٹ تھا اس کے باوجود وہ ان علاقوں میں گئے۔ انہوں نے کہا کہ ان کو جلسے کی اجازت بھی دی گئی، اس کے باوجود وہ پیچھے ہٹ گئے۔

بقیہ 12

کیلئے مشاورتی عمل مکمل کرلیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اسپیکر چیمبر میں قائد حزب اختلاف کی تقرری سے متعلق اسکروٹنی کی گئی، سیکریٹری قومی اسمبلی اور اسپیشل سیکرٹری لاء نے مشاورتی عمل میں شرکت کی۔ ذرائع کے مطابق اس موقع پر اپوزیشن لیڈر کی تعیناتی کیلئے تصدیقی عمل کا بھی جائزہ لیا گیا، تقرری کے حوالے سے حتمی فیصلہ آئندہ چوبیس گھنٹوں میں کرلیا جائے گا۔

بقیہ 13

والے خودکش حملے میں جامِ شہادت نوش کرنے والے پنجاب پولیس کے بہادر افسران اور جوانوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق 18 ویں یومِ شہادت کے موقع پر اپنے پیغام میں وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ لاہور پولیس کے افسران و جوانوں نے قیمتی جانوں کا نذرانہ دے کر شہادت کا عظیم رتبہ حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ جامِ شہادت نوش کرنے والے پولیس افسران و جوان قوم کے ہیرو ہیں، جنہوں نے فرض کی ادائیگی میں اپنی زندگیاں قربان کر کے تاریخ میں ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے۔ محسن نقوی نے کہا کہ قوم ان عظیم خاندانوں کی مقروض ہے جن کے بیٹوں نے امن و امان کے لیے اپنی جانیں قربان کیں، شہداء ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

بقیہ 14

ملنا باعث اعزاز اور باعث افتخار ہے، یونیورسٹی آف لندن کا تعلیمی سفر کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ وزیر اطلاعات و نشریات نے کہا کہ یونیورسٹی آف لندن کی پاکستان کے تعلیمی شعبے سے وابستگی اور خلوص کو سراہتا ہوں، تعلیمی تعلق وقت کے ساتھ مزید مضبوط اور موثر ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی آف لندن نے پاکستان میں تعلیم کے فروغ کے لئے کام کیا، یونیورسٹی آف لندن نے جدت، اختراع اور نئے ماڈیولز متعارف کرائے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ یونیورسٹی آف لندن نے پاکستان میں تعلیمی معیار کو نئی جہت دی، مسلسل بہتری اور جدت کو اپنانا یونیورسٹی آف لندن کی نمایاں پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کی جانب سے تحقیق و ترقی پر بھرپور توجہ دی جا رہی ہے، ہر گزرتے سال کے ساتھ نمایاں بہتری دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی آف لندن کے پروگرامز صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ہیں، ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں دوران تعلیم ممتاز اور باوقار اساتذہ کی رہنمائی حاصل رہی۔ انہوں نے کہا کہ آؤٹ ریچ جیسے پروگرامز تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں گے۔ پاکستان میں برٹش کونسل کے سربراہ جیمز ہیمپسن نے کہا کہ تعلیم پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات کا ایک اہم ستون ہے، انہوں نے یونیورسٹی آف لندن کو برطانیہ کا سب سے بڑا فاصلاتی تعلیم کا ادارہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ سے تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی آج ملک میں اہم عہدوں پر خدمات انجام دے رہے ہیں جس سے عوامی سطح پر روابط مضبوط ہو رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کی جج جسٹس عائشہ اے ملک نے کہا کہ سابق طلباء کی معزز کمیونٹی کی رکنیت کے ساتھ ذمہ داریاں بھی وابستہ ہوتی ہیں۔ انہوں نے تعلیم تک رسائی کو بنیادی حق قرار دیتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ اداروں کے فارغ التحصیل افراد کو ادارہ سازی میں کردار ادا کر کے معیار کو برقرار رکھنا چاہیے خصوصاً ان لوگوں کیلئے جنہیں ایسے مواقع میسر نہیں ہیں۔

بقیہ 15

تعلقات کے فروغ اور گراں قدر خدمات پر دیا گیا۔ بعدازاں صدر زرداری اور بحرین کے شاہ حمد بن عیسیٰ آل خلیفہ کی ون آن ون ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں تجارت اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر گفتگو ہوئی۔ صدر مملکت نے بحرینی سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کی دعوت دی اور زراعت، آئی ٹی، صحت، سیاحت اور انفرااسٹرکچر میں مشترکہ منصوبوں پر زور دیا اور دفاع و سلامتی کے شعبوں میں تعاون پاک بحرین تعلقات کا اہم ستون قرار دیا گیا۔ ملاقات میں عالمی و علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال میں اتحاد اور تحمل پر زور دیا گیا۔ صدر مملکت نے کہا بحرین میں مقیم پاکستانی کمیونٹی دوطرفہ تعلقات کا مضبوط پل ہے۔ صدر مملکت نے بحرین میں مقیم ایک لاکھ 16 ہزار پاکستانیوں کیلئے سہولتیں فراہم کرنے پر اظہار تشکر کیا۔ ملاقات میں کنگ حمد یونیورسٹی اسلام آباد کو پاک بحرین دوستی کی علامت قرار دیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے اقوامِ متحدہ سمیت عالمی فورمز پر قریبی رابطہ رکھنے پر اتفاق کیا۔ بحرین کے شاہ حمد بن عیسیٰ نے کہا صدر زرداری کا دورہ دوطرفہ تعلقات میں اہم سنگ میل ہے۔ انہوں نے بحرین میں پاکستانی کمیونٹی کے کردار کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر صدر آصف زرداری اور ان کے وفد کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔

بقیہ 16

کا امکان ہے اس حوالے سے ذرائع نے کہا کہ پاکستان ایران فیری حالات معمول پر ہونے کے بعد شروع ہوگی۔ دوسری جانب چاہ بہار کے بجائے کراچی گوادر فیری چلانے پر سنجیدگی سے غور کیا جارہا ہے۔

بقیہ 17

گئی ہے۔ نوٹم کے مطابق اس دوران مخصوص فضائی روٹس کی جگہ متبادل روٹس استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بقیہ 18

کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت دی۔ ہائی وے افسران کو ہدایت دی گئی کہ خراب کرب سٹون کو فوری درست کیا جائے۔ گوجرانوالہ اور گجرات کی اہم شاہراہوں پر لین مارکنگ، پینٹ اور سائن بورڈ کی بہتری کو برقرار رکھنے کی ہدایت دی گئی۔ پی ایچ اے کو شاہراہوں کے اردگرد پودوں اور گرین بیلٹس بہتر بنانے کی ہدایات بھی دی گئیں۔ ملک صہیب احمد بھرتھ نے کہا کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ شاہراہوں کی پائیداری کو برقرار رکھنے کے لیے سخت مانیٹرنگ جاری ہے۔ سی اینڈ ڈبلیو کے افسران اور چیف انجینئر زکو فیلڈ میں موجود رہ کر شاہراہوں کی نگرانی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ صوبائی وزیر ملک صہیب احمد بھرتھ نے کہا کہ وزیراعلی پنجاب کے وژن کے مطابق صوبے میں دیرپا اور پائیدار شاہراہوں کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں۔

بقیہ 19

ادائیگی بھی یقینی بنانا ہوگی۔ علاوہ ازیں چیئرمین پی آر اے نے مقررہ اہداف مکمل نہ کرنے پر سرگودھا اور بہاولپور ڈویژن کی کارکردگی بارے اظہار ناراضی کیا۔ معظم اقبال سپرا کا کہنا تھا کہ تمام فیلڈ ٹیموں کی استعداد کار بڑھانے کیلئے رواں ماہ ٹریننگ پروگرام کا آغاز کیا جائے گا۔ افسران فیلڈ آپریشنز میں اضافہ اور ٹیکس پیئرز کی آسانی کیلئے اقدامات یقینی بنائیں۔ تمام اضلاع کے کمشنرز اور انفورسمنٹ افسران نے بذریعہ ویڈیو لنک اجلاس میں شرکت کی۔

بقیہ 20

خصوصی کمیٹی میں ڈی جی واسا پنجاب کو کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔ کمیٹی کے دیگر ممبران میں ایم ڈی واسا لاہور، ڈائریکٹر واسا لاہور ذیشان بلال، ڈائریکٹر مینٹیننس احمد حسنین اور ڈپٹی ڈائریکٹر کوالٹی کنٹرول واسا لاہور ارمغان خان شامل ہیں۔ ترجمان کے مطابق پنجاب کے مختلف اضلاع میں بڑے پیمانے پر ترقیاتی کام جاری ہیں، جن کی بروقت تکمیل اور معیار کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیئرنگ کمیٹی مؤثر مانیٹرنگ کرے گی۔ کمیٹی کا بنیادی مقصد ترقیاتی منصوبوں کی شفاف نگرانی اور کارکردگی کو بہتر بنانا ہے، جبکہ صوبہ بھر میں تمام ترقیاتی کام مقررہ وقت میں مکمل کیے جائیں گے۔

بقیہ 21

بیانات کسی طور حیران کن نہیں۔ ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ تاریخی خیالی انتقام کو ذمے دار ریاستی طرزِ عمل کا متبادل بنانا تشویشناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی بیان بازی نفرت پھیلانے والوں کی عکاس ہے۔

بقیہ 22

عالمی سطح پر عزت اور وقار حاصل ہوا ہے اور دنیا پاکستان کو قدر کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعدد ممالک پاکستان کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط بنانے کے خواہاں ہیں۔ سیکریٹری قومی ورثہ و ثقافت اسد رحمن گیلانی نے کہا کہ اردن جانے والے پاکستانیوں کی تعداد نسبتاً کم ہے اور اس حوالے سے اردن میں پاکستانی شہریوں کے لیے ویزا سہولیات میں آسانی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ نامزد سفیر میجر جنرل (ر) خرم سرفراز خان نے بتایا کہ اردن میں پاکستانیوں کی کم تعداد کی مختلف وجوہات ہیں، تاہم اردن میں کئی انبیاء کرام اور صحابہ کرامؓ کے مزارات موجود ہیں، جن کی زیارت کے لیے بڑی تعداد میں پاکستانی شہری جانا چاہتے ہیں۔ ملاقات میں ثقافتی تعاون کو دوطرفہ تعلقات کے فروغ کا مؤثر ذریعہ قرار دیا گیا۔ سفیر نے کہا کہ ورثہ اور ثقافت قوموں کے درمیان روابط قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں، جبکہ پاکستان اور اردن کے درمیان تعلقات قیام پاکستان کے وقت سے موجود ہیں، جنہیں ثقافتی سطح پر مزید مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ وفاقی وزیر قومی ورثہ و ثقافت نے کہا کہ پاکستان میں مختلف ممالک کے ثقافتی ہفتے منائے جا رہے ہیں اور اسی طرح اردن کی ثقافت کا ہفتہ بھی پاکستان میں منعقد کیا جا سکتا ہے۔ سفیر نے پاکستانی دستکاری کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی دستکاری، بالخصوص چنیوٹ کی لکڑی پر کی جانے والی نفیس کاریگری، دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس موقع پر سیکریٹری اسد رحمن گیلانی نے سفیر کو پاکستان کی علاقائی دستکاری، ثقافت اور فنکاروں کے کام سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ دستکاریاں، فن پارے اور دیگر ثقافتی اشیاء نمائش کے لیے اردن بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔ سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت نے کہا کہ پاکستان اور اردن کے تعلقات حکومتی سطح پر مضبوط ہیں، تاہم عوامی سطح پر روابط کو مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ سفیر نے پاکستانی نوجوانوں کے ٹیلنٹ کو سراہتے ہوئے کہا کہ نئی نسل میں کاروباری حوالے سے جدید اور تخلیقی خیالات موجود ہیں۔ ملاقات کے اختتام پر سیکریٹری اسد رحمٰن گیلانی نے تجویز دی کہ پاکستان اور اردن کے اشتراک سے اردن میں فرنیچر ایکسپو کا انعقاد کیا جا سکتا ہے، جہاں پاکستانی لکڑی پر کشیدہ کاری اور دستکاری کو عالمی سطح پر متعارف کرایا جائے گا۔

بقیہ 23

کاموں کے لیے درخواستیں 30 جنوری تک جمع کرائی جاسکتی ہیں۔ پی سی بی نے نیشنل کرکٹ اکیڈمی کی توسیع کا فیصلہ کیا ہے، نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں پلیئرز کے جدید سہولیات سے آراستہ کمرے بنائے جائیں گے۔ پلیئرز، ایڈمن بلاکس اور ٹریننگ کی سہولیات کو بھی جدید کیا جائے گا جبکہ ایل سی سی گراونڈ کی جدید انداز میں اپ گریڈیشن بھی کی جائے گی۔ واضح رہے کہ ایل سی سی گراؤنڈ کو اوول گراونڈ کی طرز پر اپ گریڈیشن کی گورننگ بورڈ نے منظوری دے رکھی ہے۔

بقیہ 24

کے میل اور فی میل وارڈز میں طبی سہولیات کا تفصیلا جائزہ لیا اور وارڈ میں زیر علاج مریضوں ولواحقین سے گفتگو کی۔ کمشنر لاہور نے مریض مرد وخواتین سے علاج معالجے کی مہیا سہولیات بارے استفسار کرکے اطمینان کا اظہار کیا۔ کمشنر لاہور نے دورے کے دوران ٹی ایچ کیو مرید کے ہسپتال میں طبی نگہداشت پروٹوکولز، جامع صفائی کے حوالے سے جائزہ لیا۔ انہوں نے ہسپتال میں ڈیوٹی روسٹر کے مطابق میڈیکل آفیسرز اور طبی عملہ کی طبی خدمات فراہمی کو چیک کیا۔ کمشنر لاہور نے ٹراما سنٹر مرید کے میں سکیورٹی و ادویات سٹور و جنرل وارڈز کو بھی چیک کیا۔ اس موقع پر کمشنر لاہور مریم خان نے کہا کہ وزیراعلی پنجاب کی ہدایات پر ہر ہیلتھ فسیلٹی پر مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی جاری ہے، تمام ٹیچنگ، ضلعی، تحصیلی ہسپتالوں، رورل ہیلتھ سنٹرز اور بنیادی ہیلتھ یونٹس میں جامع صفائی آپریشنز ہورہے ہیں۔

بقیہ 25

فیلڈ افسران کو فیکٹریوں کی انسپکشن کے مزید احکامات جاری کیے۔ اور صنعتی اور کمرشل مقامات پر حفاظتی اقدامات مزید سخت کرنے کی ہدایات دی گئیں تاکہ ایسے واقعات کی روک تھام یقینی بنائی جاسکے۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن معاونت فراہم کی جائے گی اور فیکٹریوں میں حفاظتی انتظامات کے جائزے کے لیے فیلڈ وزٹس کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔

بقیہ 26

ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات پر یقین کریں۔ ڈی جی پی ڈی ایم اے عرفان علی کاٹھیا کا کہنا تھا کہ 18 جنوری تک سردی اور دھند کی شدت برقرار رہے گی۔ تاہم 17 اور 18 جنوری کو بالائی علاقوں مری اور گلیات میں بارش اور برفباری کا امکان ہے۔ ڈی جی پی ڈی ایم اے نے مزید بتایا کہ 21 سے 22 جنوری کے دوران ہلکی بارش کا امکان موجود ہے، جس سے دھند اور سموگ کی صورتحال میں کمی واقع ہوگی۔

بقیہ 27

پراسیکیوشن وقوعہ کو تاخیر سے رپورٹ کرنے پر عدالت کو مطمئن نہیں کرسکی۔ عدالت نے ریمارکس دیئے کہ وقوعہ دو گھنٹے کی تاخیر سے رپورٹ ہوا جبکہ موٹرسائیکل اور ہسپتال لے جانے والے افراد کے کپڑوں کو ریکارڈ کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ 9 گھنٹے کی تاخیر سے پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ مجرم کے خلاف تھانہ صدر فاروق آباد میں قتل کی دفعات کے تحت مقدمہ درج تھا، ٹرائل کورٹ نے 2022ء میں مجرم کو سزائے موت کی سزا سنائی تھی۔

بقیہ 28

والی بات ہے، یہ کیا بات ہوئی کہ آپ درخت کاٹ دیں اور اس کی جگہ چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں لگادیں۔ حافظ نعیم نے کہا کہ اسلام آباد میں بلدیاتی حکومت کے آرڈیننس کو منسوخ ہونا چاہیے، 15 فروری کو الیکشن ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کا بلدیاتی ایکٹ غیر جمہوری غیر آئینی ہے، پنجاب کے قانون میں ہے کہ یوسی چیئرمین بھی براہ راست عوام کے ووٹ سے منتخب نہیں ہوگا۔ حافظ نعیم الرحمان نے کہا کہ پنجاب میں غیر جماعتی الیکشن ہوگا، اس کے بعد یہ سینیٹ کی طرح منڈیاں لگائیں گے کہ لوگوں کو کسی پارٹی میں لے جائیں۔ یہ اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔ حافظ نعیم الرحمان نے مزید کہا کہ پنجاب کے بلدیاتی قانون کو تبدیل ہونا چاہیے، پنجاب میں جماعتی بنیادوں پر الیکشن کروایا جائے۔

بقیہ 29

جو انتہائی افسوسناک عمل ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ پنجاب پولیس ہمیشہ صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرتی ہے، تاہم جب قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو پولیس قانون کے مطابق کارروائی کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر کوئی پولیس کے ساتھ بدتمیزی کرے، ہاتھاپائی کرے تو کیا پولیس خاموش تماشائی بنی رہے؟ وزیر اطلاعات و ثقافت پنجاب نے کہا کہ اپنے ہر گناہ کا الزام وزیراعلی پنجاب مریم نواز پر ڈالنے کی روایت بند کی جائے۔ اگر کسی کے لیڈر کی خاطر عوام باہر نہیں نکلتے تو اس کا ملبہ مریم نواز پر کیوں ڈالا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو خود کو بھی مقبول ترین سمجھتا تھا، آج وہ عوام میں اپنی اہمیت کھو چکا ہے۔ آئین اور قانون کا درس وہ لوگ دے رہے ہیں جو ماضی میں خود مطلق العنان رویوں کے علمبردار رہے۔ عظمیٰ بخاری نے کہا کہ آئین کی حکمرانی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے نام پر سیاسی کارڈ کھیلنا بند کیا جائے۔ جو بھی قانون کو ہاتھ میں لے گا، وہ قانون کے کٹہرے میں کھڑا ہوگا، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

بقیہ 30

حادثہ پر بروقت طبی امداد فراہم کرنے کی وجہ سے ہسپتالوں پر بوجھ بھی کم ہوا۔ ان حادثات میں زیادہ تر تعداد (69 فیصد) موٹر سائیکلز حادثات کی ہے اس لیے وقت کی ضرورت ہے کہ روڈ ٹریفک حادثات کی بڑھتی ہوئی شرح کو کم کرنے کے لیے ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل کرتے ہوئے لائن اور لین کے نظم وضبط کا خیال رکھیں۔ ایمرجنسی اعداد وشمار کے مطابق ریسکیو 1122 کے صوبائی مانیٹرنگ سیل کو موصول ہونے والی ایمرجنسی کالز کے مطابق ان ٹریفک حادثات میں 732 ڈرائیوز، 59 کم عمر ڈرائیور، 401 مسافر اور 732 پیدل چلنے والے افراد متاثر ہوئے۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 206 ٹریفک حادثات کی فون کالز لاہور کنٹرول روم میں موصول ہوئیں جس میں صوبائی دارالحکومت 228 متاثرین کے ساتھ پہلے، ملتان 77 حادثات میں 85 متاثرین کے ساتھ دوسرے، فیصل آباد 68 حادثات میں 86 متاثرین کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا۔ واضح رہے کہ ان ٹریفک حادثات کے کل 1265 متاثرین میں 1031 مرد اور 234 خواتین شامل ہیں جبکہ زخمی ہونیوالوں میں 189 افراد کی اوسط عمر 18 سال سے کم 751 افراد کی اوسط عمر 18 سے 40 سال کے درمیان جبکہ 325 زخمی افراد کی اوسط عمر 40 سال سے زائد ہے۔ ان ٹریفک حادثات کے بیشتر واقعات میں 1073 موٹرسائیکلز، 93 آٹو رکشے، 163 کاریں، 33 وین، 20 مسافر بسیں، 52 ٹرک اور 128 دوسری اقسام کی گاڑیاں شامل ہیں۔

بقیہ 31

سے فضا تک مار کرنے والے اس میزائل کا کامیاب تجربہ ملکی دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کا مظہر ہے اور یہ دفاعی شعبے میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میزائل کا کامیاب تجربہ سمندری سرحدوں کے دفاع کو مزید مضبوط بنانے میں قابلِ اعتماد قدم ثابت ہوگا۔ محسن نقوی نے کہا کہ پاک بحریہ کے سائنسدانوں اور انجینئرز نے شبانہ روز محنت سے یہ شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے جس پر پوری قوم فخر محسوس کرتی ہے۔ انہوں نے میزائل کے کامیاب تجربے پر پوری قوم کو مبارکباد بھی دی۔

بقیہ 32

فورمز پر باہمی تعاون پر مبنی ہیں۔ انہوں نے کثیر جہتی پلیٹ فارمز پر اٹلی کی حمایت کو سراہا اور اطالوی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اٹلی کی حکومت 3 لاکھ سے زائد پاکستانی تارکینِ وطن کی میزبانی کررہی ہے۔ سید یوسف رضا گیلانی نے پاکستان میں مختلف اطالوی کمپنیوں کی موجودگی بالخصوص ادویہ سازی، تیل و گیس اور ریلوے کے شعبوں کا ذکر کیا اور تجارت و سرمایہ کاری کے تعلقات کو مزید وسعت دینے میں پاکستان کی دلچسپی کا اظہار کیا۔ انہوں نے اٹلی جانے والے پاکستانی شہریوں کے لیے ویزا کے عمل کو تیز تر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور لیبر مائیگریشن پروگرام کے تحت ہنرمند کارکنوں کے کوٹے میں اضافے کی خواہش ظاہر کی جس کے لیے دونوں ممالک کے درمیان مفاہمتی یادداشت زیرِ تکمیل ہے۔ اطالوی سفیر نے کہا کہ اٹلی پاکستان کے ساتھ اپنی دیرینہ دوستی کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ کہ پاکستان اُن ابتدائی ممالک میں شامل تھا جن کے ساتھ اٹلی نے سفارتی تعلقات قائم کیے۔ انہوں نے کہا کہ 2025 میں اٹلی نے 15,000 سے زائد پاکستانی طلبہ کو ویزے جاری کیے جنہیں اطالوی جامعات میں پوسٹ گریجویٹ اور پی ایچ ڈی پروگراموں میں داخلہ ملا۔ اٹلی میں ہنرمند افرادی قوت کی کمی خصوصاً سائنسی شعبوں، آئی ٹی اور صحت کے شعبے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اطالوی ادارے پاکستانی جامعات کی جانب سے اطالوی زبان کے کورسز شروع کرنے کے اقدامات کا خیرمقدم کرتے ہیں تاکہ روزگار کے مواقع بہتر بنائے جاسکیں۔ ملاقات میں تعلیم، مائیگریشن، تجارت اور عوام سے عوام کے روابط سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مزید وسعت دینے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔

بقیہ 33

تھر انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور اسکول آف ماڈرن سائنسز کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ہے کہ تھرپارکر کی ترقی پاکستان کی ترقی کے لیے ضروری ہے، جیسے سندھ سمیت چاروں صوبوں کی ترقی پورے پاکستان کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ میڈیا سیل بلاول ہاؤس سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق، پی پی پی چیئرمین نے این ای ڈی یونیورسٹی سے الحاق شدہ تھر انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور اسکول آف ماڈرن سائنسز کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اس اقدام کو سندھ حکومت کی جانب سے تھرپارکر کے عوام کے لیے ایک تحفہ قرار دیا۔ انہوں نے تھرپارکر کے عوام کی پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ غیر متزلزل وابستگی کو خراجِ تحسین پیش کیا، "یہاں کے عوام پاکستان پیپلز پارٹی سے، شہید محترمہ بینظیر بھٹو سے، قائدِ عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو سے محبت کرتے ہیں۔ اور جتنی محنت پاکستان پیپلز پارٹی نے، خاص طور پر تھرپارکر کی ترقی کے لیے کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے بھی ثابت کردیا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کتنی تھرپارکر کے عوام سے محبت کرتی ہے۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ تھرپارکر کی ترقی پاکستان کی ترقی کے لیے ضروری ہے، جیسے صوبہ سندھ کی ترقی اور چاروں صوبوں کی ترقی پورے پاکستان کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک خاص ایفرٹ کیا جاتا ہے، خاص مہم چلائی جاتی ہے، جس کے ذریعے نہ صرف تھرپارکر بلکہ پورے صوبے کی کردارکشی کی جاتی ہے۔ "ایک خاص مقصد، ایک خاص سازش کے تحت، کہ کچھ قوتیں چاہتی ہیں کہ وہ آپ کے صوبے کے حقوق پر ڈاکا ڈال کر آپ کے صوبے کے اختیارات یا وسائل پر قبضہ کریں۔ اور اس بہانے سے کہ سندھ حکومت نے کچھ نہیں کیا، چھوٹے صوبے نے کچھ نہیں کیا، اب سارے اختیارات اور سارے وسائل واپس اسلام آباد کو دے دیے جائیں۔" انہوں نے کہا کہ مذکورہ جھوٹے بیانیے کا سب سے بڑا جواب تھرپارکر ہے، کہ کس طریقے سے اٹھارویں ترمیم کے بعد تھرپارکر ترقی کے حوالے تبدیل ہوا ہے، جو اب ساری دنیا کے سامنے ہے۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کا کہنا تھا کہ "کوئلہ تھرپارکر کے عوام کا اثاثہ ہے، اور تھرپارکر کے پاس اتنا کوئلہ ہے جتنا سعودی عرب کے پاس تیل ہے۔ مگر ہماری بدقسمتی یہ رہی کہ آپ کو اپنے اس وسائل کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور جب بھی شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے کوشش کی تو ایک سازش کے تحت ان کوششوں کو ناکام بنایا گیا۔" انہوں نے کہا کہ تھرکول منصوبے نے نہ صرف تھرپارکر میں معاشی انقلاب برپا کیا بلکہ یہاں سے پیدا کردہ بجلی کی وجہ سے فیصل آباد جیسے صنعتی شہروں کو بھی فائدہ پہنچا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تھرپارکر کے کوئلے کا معاشی انقلاب اپنی جگہ، مگر اس کی وجہ سے ہم نے ایک سماجی انقلاب بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کبھی نہ ڈسپنسریاں تھیں، نہ بیسک ہیلتھ یونٹس، نہ اسپتال، آج حکومت کی سرمایہ کاری اور معاشی فائدے کی وجہ سے پورے تھرپارکر میں صحت کا ایک نظام قائم کیا گیا ہے۔ "ڈسپنسریاں اپنی جگہ، بی ایچ یوز اپنی جگہ، سڑکیں بنیں، اور تھر فانڈیشن قائم کی گئی، جس میں ہم تھرپارکر کے کوئلے سے حاصل ہونے والے منافع کا ایک حصہ ڈالتے ہیں تاکہ یہ فانڈیشن سماجی کام کر سکے۔ اسی تھر فانڈیشن کے تحت اسپتال قائم کیے گئے جو ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں انڈس اسپتال کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کا کہنا تھا کہ این ای ڈی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے انسٹیٹیوٹ کا قیام تھرپارکر کے عوام خصوصا نوجوانوں کا مطالبہ تھا، جس پر 2019ع سے کام کا آغاز ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلی سندھ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ موجدہ حکومت کی مدت ختم ہونے سے پہلے این ای ڈی کے اس کیمپس کو مکمل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسی طرح پورے سندھ میں محنت کر رہے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت غریب دوست اور عوام دوست حکومت ہے۔ چاہے صحت کا شعبہ ہو یا تعلیم کا، ہم اس صوبے کے عوام کے مفاد کو مقدم رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں سندھ میں یونیورسٹیوں کی تعداد دوگنی کی گئی ہے، اور اگر کیمپسز کو شامل کیا جائے تو یہ تعداد اس سے بھی زیادہ بنتی ہے۔ چاہے تعلیمی ادارے ہوں یا صحت کے ادارے، صوبہ سندھ میں یا وفاق میں، جہاں جہاں پاکستان پیپلز پارٹی کو موقع ملا، ہم نے عملی کام کرکے دکھایا ہے۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے تھرپارکر کے اِس اہم تعلیمی ادارے میں طالبات کی بڑی تعداد میں موجودگی پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ شہید محترمہ بینظیر بھٹو کا خواب تھا کہ خواتین کو تعلیم کے مساوی مواقع ملیں۔ مجھے یہ جان کر بھی فخر ہوا کہ گلگت بلتستان سے نوجوان یہاں این ای ڈی کے کیمپس میں تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ سندھ کی ترقی کا راستہ صرف اسلام آباد سے ہو کر گزرتا ہے، حکومت سندھ نے ان غلط باتوں کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی سندھ حکومت نے تعلیم ہو، صحت ہو، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں بجلی کی پیداوار ہو، بڑے بڑے منصوبے سندھ نے خود کرکے دکھائے ہیں۔ اس موقع پر سندھ کے وزیراعلی سید مراد علی شاہ، صوبائی وزیر یونیورسٹیز و بورڈز محمد اسماعیل راہو، صوبائی کابینہ کے دیگر ممبران، اراکانِ اسمبلی، بلدیاتی نمائندے، پارٹی عہدیداران اور معززین علاقہ بھی موجود تھے۔

بقیہ 34

سوشل سکیورٹی ذوالفقار علی کھرل نے ہدایت کی کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں راشن کارڈ کی تقسیم کی رفتار کو مزید تیز کیا جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر رجسٹرڈ محنت کش تک راشن کارڈ کی فراہمی بروقت ممکن ہو۔ انہوں نے تمام ڈائریکٹوریٹس کو ہدایت کی کہ راشن کارڈ کی تقسیم کے عمل میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ کمشنر سوشل سکیورٹی نے واضح کیا کہ راشن کارڈ کی تقسیم میں ناقص کارکردگی کے مرتکب ذمہ دار افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلی پنجاب کے مزدور دوست پروگرام کے ثمرات ہر رجسٹرڈ ورکر تک پہنچانا ہماری اولین ترجیح ہے اور اسی مقصد کے تحت مریم نواز راشن کارڈ کی تقسیم کا روزانہ کی بنیاد پر جائزہ لیا جارہا ہے۔

بقیہ 35

100 پاکستانی زرعی گریجویٹس نے چین میں فصلوں کی افزائش اور جینومکس کے شعبے میں چھ ماہ کی خصوصی تربیت کامیابی سے مکمل کر لی اس حوالے سے چین کے صوبہ سچوان کے شہر میانیانگ میں واقع ساؤتھ ویسٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں اسناد تقسیم کرنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ گوادر پرو کے مطابق یہ فارغ التحصیل گروپ اس فلیگ شپ پروگرام کے دوسرے بیچ کا حصہ تھا، جو جولائی 2025 میں چین پہنچا تھا، جہاں انہیں جدید اور عملی تربیت فراہم کی گئی۔ اس تربیت کا مقصد پاکستان میں زرعی تحقیق اور اختراع کی صلاحیت کو مضبوط بنانا تھا، پروگرام میں جدید فصلوں کی بہتری کی ٹیکنالوجیز اور موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ زرعی طریقوں پر خصوصی توجہ دی گئی۔ گوادر پرو کے مطابق چھ ماہ پر مشتمل اس تربیتی پروگرام میں جدید زرعی طریقے، پریسیژن ایگریکلچر کے آلات اور سینسرز، CRISPR-Cas9 جیسی جین ایڈیٹنگ تکنیکیں، جدید افزائشی اور سالماتی بایوٹیکنالوجی، اسمارٹ ایگریکلچر اور آٹومیشن، نیز فصلوں کی بہتری میں بگ ڈیٹا اور مصنوعی ذہانت کے استعمال جیسے اہم موضوعات شامل تھے۔ شرکاء میں سے ایک محمد حمید خان نے اس تجربے کو زندگی بدل دینے والا قرار دیا۔ انہوں نے کہا یہ سفر فصلوں کی افزائش اور جینومکس کی دنیا میں ایک گہرا مطالعہ تھا۔ اس نے نہ صرف میری تکنیکی مہارت میں اضافہ کیا بلکہ مجھے پاکستان کے غذائی تحفظ میں مؤثر کردار ادا کرنے کی ترغیب بھی دی۔ انہوں نے اپنے اساتذہ اور میزبان یونیورسٹی کا شکریہ بھی ادا کیا۔ چین میں پاکستان کے سفیر خلیل ہاشمی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے زرعی ماہرین کو مبارکباد دی، ساؤتھ ویسٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے کردار کو سراہا، اور گریجویٹس کو ہدایت کی کہ وہ حاصل کردہ مہارتوں کو پاکستان میں زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے بروئے کار لائیں۔ انہوں نے پاکستان کی معیشت میں زراعت کی اہمیت پر زور دیا اور اس بات کی نشاندہی کی کہ دونوں ممالک کو اپنی باہمی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشترکہ طور پر غذائی تحفظ کو فروغ دینا چاہیے۔ وزیرِاعظم کا 1000 زرعی گریجویٹس کی استعدادسازی کا یہ اقدام چین کی مختلف جامعات اور اداروں میں مرحلہ وار جاری ہے، جہاں دوسرے مرحلے کے شرکاء نے ساؤتھ ویسٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں اپنی تربیت مکمل کی جبکہ دیگر بیچز چین کے مختلف صوبوں میں واقع اداروں میں اپنی تربیت مکمل کر چکے ہیں یا اس وقت زیرِ تربیت ہیں، یہ منصوبہ پاکستان کی وزارتِ قومی غذائی تحفظ و تحقیق، ہائر ایجوکیشن کمیشن، وزارتِ خارجہ اور بیجنگ میں پاکستان کے سفارت خانے کی جانب سے چینی اداروں کے تعاون سے مشترکہ طور پر نافذ کیا جارہا ہے، اس اقدام کا مقصد ٹیکنالوجی کی منتقلی، تحقیقی مواقع اور انسانی وسائل کی ترقی کے ذریعے پاکستان کے زرعی شعبے کو جدید بنانا ہے۔

بقیہ 36

ایف آئی آر کے متن کے مطابق دوسرے ملزم نے اداکار کی گاڑی میں دوسری طرف سے داخل ہوکر قیمتی موبائل لے لیا۔ بعد ازاں ملزمان فرار ہو گئے۔ پولیس نے ملزمان کی تلاش شروع کردی۔

بقیہ 37

پروازیں تاخیر کا شکار ہورہی ہیں جس کے باعث مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ذرائع کے مطابق ایئر لائنز موسم بہتر ہونے اور دھند ختم ہونے کے بعد ہی لینڈنگ اور ٹیک آف کا سلسلہ شروع کرتی ہیں، جس کی وجہ سے مسافروں کو کئی کئی گھنٹوں کی تاخیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ متعدد مواقع پر پروازیں منسوخ کی گئیں جبکہ بعض پروازوں کو لاہور کے بجائے اسلام آباد یا دیگر ایئرپورٹس پر اتار لیا گیا۔ پاکستان ایئرپورٹ اتھارٹی کے مطابق گزشتہ ایک ہفتے کے دوران 150 سے زائد پروازیں ایک سے 15 گھنٹے کی تاخیر کا شکار رہیں جبکہ 12 سے زائد پروازیں منسوخ کی گئیں۔ اس صورتحال نے اندرون و بیرون ملک سفر کرنے والے ہزاروں مسافروں کو شدید متاثر کیا۔ ایئرپورٹ اتھارٹی کے مطابق علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اربوں روپے کی لاگت سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ انسٹرومنٹ لینڈنگ سسٹم نصب کیا گیا ہے تاکہ خراب موسم اور شدید دھند میں بھی ملکی و غیر ملکی پروازیں محفوظ لینڈنگ اور ٹیک آف کرسکیں۔

تجاوزات کے خلاف انتظامیہ کی مہم غیر جانبدارانہ انداز میں جاری رہے گی

مہم کا مقصد سرکاری اراضی پر قبضہ وگزار کرانا، گلیوں اور سڑکوں کو کشادہ بنانا ہے تاکہ آمد و رفت میں آسانی ہو

ڈیرہ اسماعیل خان (حسنین قریشی): کمشنر ڈیرہ داؤد خان نے کہا کہ تجاوزات کے خلاف انتظامیہ کی مہم غیر جانبدارانہ انداز میں جاری رہے گی، مہم کا مقصد سرکاری اراضی پر قبضہ وگزار کرانا، گلیوں اور سڑکوں کو کشادہ بنانا ہے تاکہ آمد و رفت میں آسانی ہو، قانون نافذ کرنیوالے اداروں کی امن کے قیام کیلئے کی جانے والی کوششوں اور قربانیوں کی بدولت امن و امان کی صورتحال میں یقینا بہتری آرہی ہے، ڈیرہ ڈویژن میں ترقیاتی کام تیزی کیساتھ جاری ہیں، پولیو ایک موذی مرض ہے، پولیو کے خلاف مہم میں ہمیں کامیابیاں مل رہی ہیں، ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے دفتر میں میڈیا سے گفتگو کے دوران کیا، اس موقع پر ڈپٹی کمشنر ڈیرہ عبدالناصر خان، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر عدنان جمیل، اسسٹنٹ ٹو کمشنر (پولیٹکل/ڈولپمنٹ) سجاد بلوچ و دیگر افسران موجود تھے، کمشنر ڈیرہ داؤد خان نے کہا کہ ہر سطح کے انتظامی افسران اپنی ذمہ داریاں ایمانداری اور فرض شناسی سے سرانجام دے رہے ہیں، صوبائی حکومت لوگوں کو تعلیم، صحت، آب پاشی، آب نوشی اور ترقیاتی منصوبوں کے حوالے سے کوشاں ہے، لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے سپرٹینڈنگ انجینئر پیسکو ڈیرہ سرکل سے میٹنگ کی گئی ہے، ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ جن ایریاز میں لائن لاسز اور بجلی چوری کا مسئلہ درپیش نہیں اور پے منٹ بھی ہو رہی ہے تو وہاں پر لوڈ شیڈنگ کے نظام کو بہتر بنایا جائے اور اس کا باقاعدہ شیڈول جاری کیا جائے اور جن ایریاز میں بجلی چوری، لائن لاسز اور بجلی کے بقایاجات ہیں تو ان ایریاز میں خصوصی مہم چلائی جائے، جہاں پر مقامی منتخب نمائندوں، علمائے کرام، تاجران، سے مل بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کیا جائے تاکہ بجلی چوری کا خاتمہ اور بقایاجات کو بروقت ادا کیا جا سکے، کمشنر ڈیرہ نے مزید بتایا کہ خیبر پختونخواہ کی تجاوزات کے خلاف مہم کی پالیسی پر عمل کیا گیا ہے، اس حوالے سے کسی کی سفارش نہیں مانی جارہی ہے اب تک صرف پچھلے کے دوران تک صرف ڈیرہ سٹی میں 75 کنال قیمتی اراضی کو قبضہ مافیا سے وگزار کرالیا گیا ہے، اس اراضی کی قیمت 3.75 ارب روپے بنتی ہے، اس موقع پر موجود ڈپٹی کمشنر ڈیرہ عبدالناصر خان نے بتایا کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹریفک کے نظام کی بہتری کیلئے صوبائی حکومت 2 فلائی اوورز پر کام کر رہی ہے، یہ فلائی اوورز 3 کلومیٹرز بنتے ہیں، کام میں مسئلہ صرف شہری ایریا ہونے اور وفاقی محکموں سے متعلق مسائل ہیں، لیکن انہوں نے بتایا کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے شہریوں کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ ان فلائی اوورز کی تکمیل کی مدت 2.5 سے 3 سال تک ہے، لیکن انشاء اللہ 2026 کے آخر تک دونوں فلائی اوورز کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔

بلدیاتی انتخابات کا ریفرنڈم آج سے شروع ہوگا جو کہ 18 جنوری تک جاری رہے گا

بلدیاتی ایکٹ کے خلاف 5 نکات پر ریفرنڈم کروایا جائے گا یوسی چیئرمین کا انتخاب عوام سے براست ووٹوں سے کیا جائے

اوکاڑہ (داؤد راجپوت) صدر پبلک ایڈ کمیٹی جماعت اسلامی ضلع اوکاڑا ملک محمد افضل اعوان نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا ریفرنڈم آج سے شروع ہوگا جو کہ 18 جنوری تک جاری رہے گا بلدیاتی ایکٹ کے خلاف 5 نکات پر ریفرنڈم کروایا جائے گا یوسی چیئرمین کا انتخاب عوام سے براست ووٹوں سے کیا جائے بلدیاتی انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہونے چاہیں بلدیاتی حکومتوں کو آئین کے مطابق مالی، سیاسی اور اختیارات دیئے جائیں سرکاری افسران اور بیورو کریسی کو منتخب بلدیاتی نمائندوں کے ماتحت کیا جائے اور پنجاب بلدیاتی ایکٹ 2025 آئین اور جمہوری اصولوں کے خلاف ایک کالا قانون ہے ان خیالات کا اظہار وہ اپنی رہائش گاہ اظہر ریزیڈنسی اوکاڑا پر جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی یوتھ اوکاڑا ٹی ابوزر اعوان کے ہمراہ صحافیوں سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی ایکٹ کے خلاف ریفرنڈم کی تیاریاں مکمل ہوگئی ہے۔ بلدیاتی ایکٹ کے خلاف جماعت اسلامی کے کارکنان سول سوسائٹی، تاجر برادری، وکلاء برادری اور عام شہری بلاتفریق بھرپور شرکت کرینگے انہوں نے کہا ہے کہ بلدیاتی ایکٹ عوام کے حق نمائندگی پر ڈاکہ ہے یہ قانون مقامی حکومت کو با اختیار بنانے کی بجائے انہیں مکمل طور پر مفلوج کرنے کی سازش ہے جماعت اسلامی اس عوام دشمن قانون کو کسی صورت قبول نہیں کرے گی

آئی جی جیل خانہ جات کا سنٹرل جیل ہری پور کا تفصیلی دورہ

قیدیوں کی سہولیات کا جائزہ لیا، انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات خیبر پختونخوا ریحان گل خٹک نے جمعرات کے روز سنٹرل جیل ہری پور کا تفصیلی دورہ کیا

پشاور (اشتیاق خان سے) آئی جی جیل خانہ جات کا سنٹرل جیل ہری پور کا تفصیلی دورہ، قیدیوں کی سہولیات کا جائزہ لیا، انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات خیبر پختونخوا ریحان گل خٹک نے جمعرات کے روز سنٹرل جیل ہری پور کا تفصیلی دورہ کیا جہاں انہوں نے جیل کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کیا اور قیدیوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیا، دورے کا مقصد جیل میں نظم وضبط، سیکیورٹی، شفافیت اور قیدیوں کی فلاح و بہبود سے متعلق انتظامات کا جائزہ لینا تھا، دورے کے دوران آئی جی جیل خانہ جات نے بیرکس، کچن، ہسپتال، کنٹرول روم، ڈی آر سی اور فیکٹری سمیت مختلف حصوں کا دورہ کر کے فراہم سہولیات اور سیکیورٹی انتظامات کا معائنہ کیا، انہوں نے قیدیوں کی رہائش، صفائی ستھرائی کے نظام، خوراک کے معیار اور طبی سہولیات پر مجموعی طور پر اطمینان کا اظہار کیا، آئی جی جیل خانہ جات کے ہمراہ ڈی آئی جی پریزن نجم عباسی اور دیگر جیل افسران بھی موجود تھے، آئی جی جیل خانہ جات نے جدید کنٹرول روم اور دیگر ضروری سہولتوں کا افتتاح کیا اور جیل انتظامیہ کو ہدایت کی کہ قیدیوں کے بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ ہر صورت یقینی بنایا جائے اور اصلاحی و فلاحی سرگرمیوں کو مزید موثر بنایا جائے تاکہ قیدی اپنی سزا مکمل کرنے کے بعد ایک بہتر اور کارآمد شہری بن کر معاشرے میں واپس لوٹ سکیں، اس موقع پر سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ہری پور محمد حامد اعظم اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مقدس خان جدون نے آئی جی جیل خانہ جات کو جیل کے مجموعی انتظامات، درپیش مسائل اور جاری اصلاحاتی اقدامات کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی، آئی جی نے افسران اور جیل عملے کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ محکمہ جیل خانہ جات میں بہتری لانے اور قیدیوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں، دورے کے اختتام پر آئی جی جیل خانہ جات نے قیدیوں سے بھی ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور متعلقہ شکایات کے فوری حل کی یقین دہانی کرائی، انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جیلوں کو اصلاحی مراکز بنانے کے لیے اقدامات مزید تیز کیے جائیں گے تاکہ قیدی مثبت تبدیلی کے ساتھ معاشرے کا مفید حصہ بن سکیں۔

خیبر پختونخوا کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کی بحالی کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے

اجلاس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے حکام کے ساتھ مختلف طلبہ تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی اور طلبہ یونینز کی بحالی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا

پشاور (اشتیاق خان سے) خیبر پختونخوا کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کی بحالی کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و بلدیات مینا خان آفریدی کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے حکام کے ساتھ مختلف طلبہ تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی اور طلبہ یونینز کی بحالی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس میں اسلامی جمعیت طلبہ، انصاف اسٹوڈنٹس فیڈریشن، پیپلز اسٹوڈنٹس فیڈریشن، پختونخوا اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن اور دیگر طلبہ سوسائٹیز کے عہدیداران نے طلبہ یونینز کی بحالی کے حوالے سے اپنے مؤقف اور تجاویز پیش کیں۔ اجلاس کے دوران انصاف اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے صوبائی صدر مشرف آفریدی کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کرنے کی منظوری دی گئی، جس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے نمائندگان اور مختلف طلبہ یونینز کے قائدین شامل ہوں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مذکورہ کمیٹی آئندہ پندرہ روز کے اندر اپنی سفارشات مرتب کر کے وزیر برائے اعلیٰ تعلیم کی سربراہی میں ہونے والے اجلاس میں پیش کرے گی، تاکہ طلبہ یونینز کی بحالی کے لیے ایک متفقہ اور قابلِ عمل لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ تعلیم و بلدیات مینا خان آفریدی نے کہا کہ حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ جلد از جلد تعلیمی اداروں میں طلبہ یونینز کو بحال کیا جائے

ہری پور، آئی جی جیل خانہ جات ریحان گل خٹک سنٹرل جیل ہری پور میں جدید کنٹرول روم کا افتتاح کر رہے ہیں

یاسین ملک پر مقدمات بے بنیاد، عالمی برادری نوٹس لے، انور سماوی

راولپنڈی (بیورو رپورٹ) جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین یاسین ملک پر بے بنیاد مقدمات اور ان کی تہاڑ جیل میں قید اور جموں کشمیر کے عوام پر بھارتی دبا دنیا کے لیے دہشت اور خطے میں بدامنی کی بدترین علامت ہے جس پر عالمی برادری کو اپنی توجہ مرکوز کرنا ہو گی۔ جموں کشمیر لبریشن فرنٹ نے جدوجہد آزادی کی بنیادوں میں تاریخی کردار ادا کیا۔ بھارتی مظالم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ جموں کشمیر کے عوام نے کرنا ہے کشمیریوں کے خلاف بھارتی مظالم میں اضافہ ہو رہا ہے، کشمیری حریت پسند جاوید میر کی گرفتاری قابل مزمت ہے عالمی برادری کشمیریوں پر بھارتی ظلم وستم کا نوٹس لے۔ ان خیالات کا اظہار جموں کشمیر کے سنئر رہنماں حافظ انور سماوی، خواجہ سیف دین، سردار جاوید حنیف، سلیم بٹ، شفقت مغل اور معروف حریت پسند ناظم الدین بابر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ لبریشن فرنٹ کے رہنماؤں نے تحریک ازاد کشمیر کے خلاف بھارتی سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا تنظیم کے چیئرمین یاسین ملک پر بے بنیاد مقدمات اور ان کی تہاڑ جیل میں قید اور جموں کشمیر کے عوام پر بھارتی دبا دنیا کے لیے دہشت اور خطے میں بدامنی کی بدترین علامت ہے جس پر عالمی برادری کو اپنی توجہ مرکوز کرنا ہوگی

پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے، راجہ محمد الیاس کیانی

اسلام آباد (بی این پی) مسلم لیگ ن کے رہنماء راجہ محمد الیاس کیانی نے کہا کہ پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز اپنے وژن ''ستھرا پنجاب'' کے تحت جو اقدامات اٹھا رہی ہیں، ان سے پنجاب کا چہرہ نکھر کر سامنے آرہا ہے۔ ہر شہر کے پوش علاقوں اور بڑی سڑکوں اور شاہراہوں پر انتظامی مشینری دن رات مصروف عمل ہے۔ پنجاب کے 39 اضلاع میں 132 بیوٹیفکیشن سکیمیں 16 ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوں گی۔ 97 بیوٹیفکیشن سکیموں کے ورک آرڈر جاری، 88 بیوٹیفکیشن پراجیکٹ شروع ہونگے۔ مریم نواز نے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان میں واٹر فیچر/فوارے، مصنوعی آبشاریں شامل کرنے کی ہدایت کی۔ مرکزی بازاروں میں سڑک کے درمیان خوبصورت گرین بیلٹ بنانے کا حکم دیا اور تیزی سے افزائش پانے والے پودے اور سبزہ شامل کرنے کی ہدایت کی۔ فٹ پاتھ پر روایتی گرے ٹائلز کی بجائے خوبصورت کلر ٹائل لگانے کا حکم بھی دیا۔ بیوٹیفکیشن پراجیکٹ کیلئے ڈیش بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا گیا جسے روزانہ کی بنیاد پر اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ریسکیو 1122 تحصیل کوٹلی ستیاں کی سال 2025 کی شاندار کارکردگی

ریسکیو ٹیمیں شدید بارش، دھند اور خراب موسم کے باوجود ہمہ وقت متحرک اور چوکنا رہیں

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 تحصیل کوٹلی ستیاں نے سال 2025 کے دوران عوامی خدمت، بروقت رسپانس اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی شاندار مثال قائم کرتے ہوئے مجموعی طور پر 1032 ایمرجنسی کالز پر فوری اور مؤثر کارروائیاں انجام دیں۔ سالانہ کارکردگی رپورٹ کے مطابق ریسکیو 1122 کوٹلی ستیاں نے مختلف نوعیت کی ایمرجنسیز میں عوام کو بروقت امداد فراہم کی جن میں 67 روڈ ٹریفک حادثات، 704 میڈیکل ایمرجنسیز، 39 آتشزدگی کے واقعات، ایک عمارت منہدم ہونے کا حادثہ، 7 جرائم سے متعلقہ ایمرجنسیز، 76 بلندی سے گرنے کے کیسز جبکہ 139 متفرق نوعیت کی ایمرجنسیز شامل ہیں۔ ریسکیو اہلکاروں نے نہایت پیشہ ورانہ مہارت، جذبہ خدمت اور جانفشانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 1001 متاثرہ افراد اور مریضوں کو بروقت طبی امداد فراہم کی اور انہیں محفوظ طریقے سے قریبی ہسپتالوں اور محفوظ مقامات پر منتقل کیا۔ خصوصی طور پر تحصیل کوٹلی ستیاں کے پہاڑی اور دور دراز علاقوں میں، جہاں دشوار گزار راستے اور خراب موسمی حالات ایک مستقل چیلنج ہیں ریسکیو 1122 کے جوانوں نے دن رات بلا تعطل اپنی خدمات سرانجام دیں۔ عوامی حلقوں کی جانب سے ریسکیو اہلکاروں کی محنت، فرض شناسی اور جان جوکھوں میں ڈال کر خدمات انجام دینے پر انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا۔

حکیم صوفی غلام مصطفی کاندھڑو طویل علالت کے بعد 77 برس کی عمر میں انتقال کر گئے

ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی جس کے بعد انہیں نواب شاہ ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ دم توڑ گئے

مورو۔ (رپورٹ: سندھی الطاف سومرو) مورو میں سندھ کے معروف ادیب اور سینئر صحافی، بزم صوفی سندھ کے صدر، مہران طبیہ کالج کے بانی، درگاہ حضرت پیارو سائیں فقیر رحمۃ اللہ علیہ کے متولی، مشہور ڈاکٹر، فقیر نما شخصیت اور صحافی جاوید مصطفیٰ کاندھڑو کے والد اور سید احسن علی شاہ کے سسر حکیم صوفی غلام مصطفی کاندھڑو طویل علالت کے بعد 77 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی جس کے بعد انہیں نواب شاہ ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ دم توڑ گئے۔ ان کے انتقال کی خبر سنتے ہی ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد مورو کے بخاری محلہ میں واقع ان کی رہائش گاہ پہنچ گئی۔ ان کی نماز جنازہ مورو شہر میں واقع خلیفہ سائیں قاضی عبدالواحد قریشی کے قبرستان کی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی جس میں سیاسی، سماجی، علمی و ادبی تنظیموں کے رہنماؤں، کارکنان، شہریوں، صحافیوں، کاندھڑا برادری کے افسران، ججز، ڈاکٹرز، اساتذہ اور طلباء سمیت تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں مرحوم کو ان کے آبائی گاؤں مورو کے قریب کاندھڑا کالونی لے جایا گیا جہاں نماز جنازہ بھی ادا کی گئی جس کے بعد انہیں وہیں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مورو شہر میں ان کی رہائش گاہ کے قریب واقع بخاری محلہ میں ان کے صاحبزادے صحافی جاوید مصطفیٰ کاندھڑو، ماہر تعلیم سید محسن علی شاہ اور دیگر سے تعزیت کا سلسلہ جاری ہے۔

ضلع کرم پاراچنار معروف قبائلی رہنما بابو حاجی شبیر حسین کی نماز جنازہ ادا

نماز جنازہ میں علماء، قبائلی عمائدین، انجمن حسینیہ کے سیکرٹری حاجی ضامن حسین، ضلعی انتظامیہ پولیس افسران سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی

کرم) بیورو رپورٹ) ضلع کرم پاراچنار معروف قبائلی رہنما بابو حاجی شبیر حسین کی نماز جنازہ شلوزان لرزر میں حجت الاسلام علامہ فدا حسین مظاہری کی امامت میں ادا کی گئی نماز جنازہ میں علماء، قبائلی عمائدین، انجمن حسینیہ کے سیکرٹری حاجی ضامن حسین، ضلعی انتظامیہ پولیس افسران سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد انہیں آبائی قبرستان شلوزان لرزر قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا حاجی شبیر حسین طویل علالت کے بعد گزشتہ روز اسلام آباد میں وفات پا گئے تھے مرحوم بطور قبائلی مشر قومی خدمت میں پیش پیش تھے مرحوم ماسٹر عنایت حسین اور انجینئر اسحاق حسین کے بڑے بھائی اور محرر منیر حسین کے والد اور ڈاکٹر مبشر حسین کے چچا تھے

امتیاز خان، چیئرمین شاہ آیاز نے آج شاہو خیل بنیادی صحت مرکز (BHU) کی تعمیر کے حوالے سے اسسٹنٹ کمشنر، سی اینڈ ڈبلیو اسٹاف اور ڈی ایچ او کے ساتھ ایک اہم اجلاس منعقد کیا

میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ایک ہفتے کے بعد ہر صورت چھتوں پر کنکریٹ ڈالنے کا کام شروع کر دیا جائے گا

ہنگو) محمد خالق اورکزئی سے) ایم این اے یوسف خان کے بھتیجے امتیاز خان اور چیئرمین شاہ آیاز نے آج شاہو خیل بنیادی صحت مرکز (BHU) کی تعمیر کے حوالے سے اسسٹنٹ کمشنر، سی اینڈ ڈبلیو اسٹاف اور ڈی ایچ او کے ساتھ ایک اہم اجلاس منعقد کیا۔ میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ایک ہفتے کے بعد ہر صورت چھتوں پر کنکریٹ ڈالنے کا کام شروع کر دیا جائے گا، جبکہ کسی بھی قسم کے مزید تاخیری حربے ناقابلِ برداشت تصور کیے جائیں گے۔ شاہو خیل بی ایچ یو کی تکمیل سے عوام کو قریبی سطح پر بنیادی طبی سہولیات میسر آئیں گی۔ دیہی اور دور دراز علاقوں میں صحت کی سہولیات تک رسائی آسان ہو جائے گی اور مریضوں کا شہری ہسپتالوں پر انحصار کم ہوگا۔ اس منصوبے کے تحت حاملہ خواتین، بچوں اور بزرگوں کو بروقت علاج کی سہولت فراہم کی جائے گی، حفاظتی ٹیکہ جات اور ابتدائی طبی امداد میسر ہوگی، جبکہ بیماریوں کی بروقت تشخیص اور روک تھام ممکن ہو سکے گی۔ مزید برآں، اس منصوبے سے مقامی افراد کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور علاقے میں مجموعی طور پر صحت کا معیا)

قائم مقام ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اورکزئی افتخار حسین نے پولیس لائن بابر میلہ میں دفتری عملے کے ساتھ ایک اہم میٹنگ منعقد کی

میٹنگ میں پے افسر، ایم ٹی او، پی اے ڈی پی او اور پولیس کے مختلف متعلقہ دفاتر کے انچارجز نے شرکت کی

ہنگو) محمد خالق اورکزئی سے)۔۔۔۔۔۔ پریس ریلیز قائم مقام ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اورکزئی افتخار حسین نے پولیس لائن بابر میلہ میں دفتری عملے کے ساتھ ایک اہم میٹنگ منعقد کی۔ میٹنگ میں پے افسر، ایم ٹی او، پی اے ڈی پی او اور پولیس کے مختلف متعلقہ دفاتر کے انچارجز نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران قائم مقام ڈی پی او افتخار حسین نے دفتری امور، ریکارڈ کی بروقت تکمیل، نظم وضبط، سرکاری وسائل کے درست استعمال اور روزمرہ انتظامی معاملات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے تمام دفتری افسران واہلکاروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی ذمہ داریاں ایمانداری، پیشہ ورانہ مہارت اور دیانتداری کے ساتھ انجام دیں اور عوامی خدمت کو اولین ترجیح بنائیں قائم مقام ڈی پی او اورکزئی نے اس بات پر زور دیا کہ دفتری نظام میں شفافیت، بروقت فائل ورک اور باہمی تعاون کو یقینی بنایا جائے تاکہ پولیس فورس کی مجموعی کارکردگی مزید بہتر بنائی جا سکے۔ میٹنگ کے اختتام پر قائم مقام ڈی پی او افتخار حسین نے واضح کیا کہ ضلع اورکزئی میں پولیسنگ کے معیار کو مزید بلند کیا جائے گا اور دفتری و فیلڈ سطح پر کسی بھی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے تمام افسران و اہلکاروں کو ٹیم ورک کے جذبے کے تحت فرائض سرانجام دینے کی تلقین کی)

صدر زرداری کی بحرین کے شاہ حمد بن عیسیٰ سے ملاقات، دوطرفہ تعلقات کے فروغ پر اتفاق

بحرین کا اعلیٰ ترین ایوارڈ وسام الشیخ عیسیٰ بن سلمان آل خلیفہ من الدرجۃ الاوّلی دیا گیا

منامہ (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری نے بحرین کے شاہ حمد بن عیسیٰ آل خلیفہ سے منامہ میں ملاقات کی جس میں دونوں رہنماؤں کے درمیان دوطرفہ تعلقات کے فروغ پر اتفاق اور پاکستان اور بحرین کے برادرانہ تعلقات کو نئی جہت دینے کے عزم کا اعادہ کیا گیا ہے۔ جاری اعلامیہ کے مطابق قصر القضیبیہ آمد پر صدرِ مملکت کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا اور بحرین کا اعلیٰ ترین ایوارڈ وسام الشیخ عیسیٰ بن سلمان آل خلیفہ من الدرجۃ الاوّلی دیا گیا۔ صدر مملکت کو ایوارڈ دوطرفہ (بقیہ نمبر 15)

ایران میں کشیدہ صورتحال، پاکستان ایران فیری کا پہلا سفر مؤخر

کراچی (این این آئی) ایران میں کشیدہ صورتحال کے باعث پاکستان ایران فیری کا پہلا سفر مؤخر کر دیا گیا۔ کراچی پورٹ کے ذرائع کے مطابق کراچی تا چاہ بہار فیری کے لیے بکنگ روک دی گئی ہے اور صورتحال واضح ہونے تک چاہ بہار کا سفر 22 جنوری تک نہ ہونے (بقیہ نمبر 16)

فضائی حدود کی مختلف اوقات میں بندش کا نوٹم جاری

لاہور اور کراچی فلائٹ انفارمیشن ریجن کے مختلف سیکٹرز 14 اور 15 جنوری کو بند ہوں گے

کراچی (این این آئی) ایئرپورٹ اتھارٹی نے فضائی حدود کی مختلف اوقات میں بندش کا نوٹم جاری کر دیا جس کے مطابق کراچی لاہور فلائٹ ریجن کے مختلف فضائی روٹس دو روز مختلف اوقات میں بند رہیں گے۔ جاری کردہ نوٹم کے مطابق لاہور اور کراچی فلائٹ انفارمیشن ریجن کے مختلف سیکٹرز 14 اور 15 جنوری کو بند ہوں گے۔ اس دوران کمرشل پروازوں کو احتیاط کی ہدایت کی گئی ہے، کمرشل ایئرلائنز کے پائلٹوں کو متبادل روٹس کے ذریعے طیاروں کو اڑانے کی ہدایت کی (بقیہ نمبر 17)

صوبائی وزیر مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ کے مختلف اضلاع کے ہنگامی دورے

گوجرانوالہ و گجرات شاہراہوں کی لین مارکنگ، پینٹ، کرب سٹون اور پلانٹس کی چیکنگ

لاہور (این این آئی) صوبائی وزیر مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ کے مختلف اضلاع کے ہنگامی دورے کئے انہوں نے گوجرانوالہ میں چن دا قلعہ فلائی اوور کے اردگرد شاہراہوں کا جائزہ لیا تاکہ جاری مرمتی اور بیوٹیفکیشن کے کام کا معائنہ کیا جا سکے۔ فٹ پاتھ سے موٹر سائیکلیں گزرنے کی وجہ سے کرب سٹون خراب ہونے پر وزیر نے فوری نوٹس لیا۔ صوبائی وزیر نے ڈی سی گوجرانوالہ اور ٹریفک پولیس افسران سے فون پر رابطہ کیا اور فٹ پاتھ پر موٹر سائیکل چلانے والوں (بقیہ نمبر 18)

لاہور: چیئرمین پنجاب ریونیو اتھارٹی معظم اقبال سپرا، فیلڈ آپریشنز افسران سے بذریعہ ویڈیو لنک اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

عرصہ دراز سے پنجاب میں ٹیکس نہ دینے والوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کا فیصلہ

صوبہ بھر میں سروسز فراہم کرنیوالی کمپنیوں کو پی آر اے سے لازم رجسٹریشن کروانا ہوگی

لاہور (این این آئی) چیئرمین پنجاب ریونیو اتھارٹی معظم اقبال سپرا کی زیر صدارت فیلڈ آپریشن کی کارکردگی بارے اجلاس ہوا۔ محصولات کے اہداف اور ای آئی ایم ایس رجسٹریشن بارے کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ عرصہ دراز سے پنجاب میں ٹیکس نہ دینے والوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبہ بھر میں سروسز فراہم کرنیوالی کمپنیوں کو پی آر اے سے لازم رجسٹریشن کروانا ہوگی۔ ای آئی ایم ایس اور ٹیکس (بقیہ نمبر 19)

امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمن اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

پاکستان عوام راج تحریک، اقرار الحسن کا اپنی سیاسی جماعت کا اعلان

پاکستان کے عام لوگ اس پارٹی کے مالک ہوں گے

پاکستان عوام راج تحریک اقرار الحسن کا اپنی سیاسی جماعت کا اعلان، پاکستان کے عام لوگ اس پارٹی کے مالک ہوں گے، میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں میں کوئی سیاسی، حکومتی یا سرکاری عہدہ نہیں لوں گا؛ اینکر پرسن کا لانچنگ تقریب سے خطاب لاہور: اینکر پرسن اقرار الحسن نے اپنی سیاسی جماعت کا باضابطہ اعلان کر دیا جس کا نام اور پرچم بھی سامنے لے آئے، پارٹی کا نام 'پاکستان عوام راج تحریک' ہے، جس کے پرچم کا رنگ سرخ ہے، جس کے درمیان میں پیلے رنگ کا چاند ستارا ہے۔ لاہور پریس کلب میں نئی سیاسی جماعت کی لانچنگ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عام لوگ اس پارٹی کے مالک ہوں گے، میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر یہ عہد کرتا ہوں کہ میں کوئی سیاسی، حکومتی یا سرکاری عہدہ نہیں لوں گا، 'اب راج کرے گی خلقِ خدا' کا یہ نعرہ آج کے بعد ایک عملی اور مجسم تحریک کی شکل اختیار کر لے گا۔ اقرار الحسن کہتے ہیں کہ سابق وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے پنجاب کے لیے متعدد ترقیاتی کام انجام دیے جبکہ محسن نقوی نے بطور نگراں وزیر اعلیٰ کئی انڈر پاسز تعمیر کروائے، پنجاب کی خوش قسمتی رہی ہے کہ سوائے عثمان بزدار کے وہاں آنے والے حکمرانوں میں سے مریم نواز سمیت ہر ایک نے کام کیا، آپ میں سے جتنے لوگ چاہیں، میں انہیں قائل کرنے کے لیے تیار ہوں کہ اس تحریک کے نتیجے میں کسی بھی سیاسی جماعت سے میں اس جماعت سمیت کوئی فائدہ نہیں اٹھاؤں گا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں کبھی کوئی سیاسی، سرکاری یا حکومتی عہدہ نہیں لوں گا نہ ہی میں اس عہدے کی توقع رکھوں گا اور نہ ہی کسی کے اصرار پر اسے قبول کروں گا کیوں کہ مجھے فکری کام کرنا ہے، ہمارا مقصد ذاتی نظریات پیش کرنا نہیں بلکہ پاکستان میں نئی سیاسی جماعت کے قیام کے ذریعے مسائل کا حل پیش کرنا ہے، سیاسی جماعتیں دکان نہیں ہوتیں کہ ایک شخص کے انتقال کے بعد کسی اور کو منتقل ہو جائیں بلکہ یہ مضبوط ادارے ہوتے ہیں، اپنی نئی سیاسی جماعت میں رجسٹریشن کے طریقہ کار کا باضابطہ اعلان کریں گے۔

باپ کی لاش اور بچوں کا سوال: ہمارا قصور کیا تھا؟

تحریر: انجینئر بخت سید یوسفزئی۔ قلم حق

یہ واقعہ محض ایک فرد یا ایک گھرانے کی کہانی نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کے اُس بگڑتے ہوئے چہرے کی عکاسی ہے جسے ہم اکثر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ آج کے دور میں جب فتنوں نے ہر سمت سے انسان کو گھیر رکھا ہے، وہاں ایمان، اخلاق اور خاندانی نظام سب سے زیادہ آزمائش میں ہیں۔ یہ قصہ ایک ایسی عورت کا ہے جس نے اپنی خواہشات، غلط فیصلوں اور بے راہ روی کے باعث نہ صرف ایک گھر اجاڑا بلکہ دو معصوم بچوں کی پوری زندگی کو اندھیروں کے حوالے کر دیا۔ کہانی کا آغاز اس عورت کے پہلے قدم سے ہوتا ہے جب اس نے اپنے شوہر کو اس کے والدین سے جدا کروایا۔ بظاہر یہ ایک معمولی گھریلو مسئلہ لگتا ہے، لیکن حقیقت میں یہی وہ پہلا وار تھا جو ایک مضبوط خاندانی دیوار میں دراڑ ڈال گیا۔ والدین سے علیحدگی نہ صرف شوہر کے لیے ذہنی دباؤ کا باعث بنی بلکہ آہستہ آہستہ گھر کے سکون کو بھی نگل گئی۔ شوہر روزگار کے لیے باہر جانے پر مجبور تھا۔ وہ محنت مزدوری کر کے گھر کا خرچ پورا کرتا اور اپنی بیوی اور بچوں کے بہتر مستقبل کے خواب دیکھتا۔ مگر اس کی غیر موجودگی میں گھر کے اندر جو کھیل کھیلا جا رہا تھا، اس سے وہ مکمل طور پر بے خبر تھا۔ بیوی نے اسی تنہائی کو موقع سمجھا اور ایک غیر مرد کو اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ یہ تعلق محض دو افراد کے درمیان گناہ نہیں تھا بلکہ یہ پورے خاندان کی عزت، بچوں کے مستقبل اور معاشرتی اقدار پر حملہ تھا۔ رفتہ رفتہ یہ ناجائز تعلق مضبوط ہوتا گیا، یہاں تک کہ بیوی نے حیا اور شرم کو سرِ عام نیلام کر دیا۔ گھر جو سکون کی علامت ہوتا ہے، وہ گناہوں کا اڈہ بن گیا۔ ایک دن شوہر غیر متوقع طور پر وقت سے پہلے گھر واپس آ گیا۔ وہ شاید اپنے بچوں کو دیکھنے، بیوی سے بات کرنے یا کچھ دیر سکون حاصل کرنے آیا تھا، مگر اس کے نصیب میں زندگی کا سب سے بھیانک منظر لکھا تھا۔ حقیقت اس کے سامنے عیاں ہوگئی اور وہ لمحہ اس کے لیے ناقابلِ برداشت ثابت ہوا۔ یہاں انسانیت لرز جاتی ہے جب معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت نے اپنے یار کے ساتھ مل کر اپنے ہی شوہر کو سادہ لوحی سے قتل کر دیا۔ ایک ایسا شخص جو اس کے لیے رزق کماتا رہا، اس کے بچوں کا باپ تھا، اس کی زندگی کو بے دردی سے ختم کر دیا گیا۔ یہ جرم صرف قتل نہیں تھا بلکہ اعتماد، رشتے اور نکاح کی حرمت کا قتل تھا۔ قتل کے بعد بھی عورت کے رویے میں کسی قسم کا خوف یا ندامت نظر نہیں آئی۔ اس نے اپنے ساتھی کو رخصت کیا، چائے بنائی، سکون سے بیٹھ کر رات گزاری، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ یہ رویہ اس بات کی علامت ہے کہ گناہ جب دل پر چھا جائے تو انسان کا ضمیر مکمل طور پر مر جاتا ہے۔ اگلی صبح اس عورت نے پولیس کو اطلاع دی اور ایک جھوٹی کہانی گھڑ دی کہ اس کے شوہر نے گھریلو اخراجات اور غربت سے تنگ آ کر خودکشی کر لی ہے۔ یہ جھوٹ بھی اس کی سفاکی کو مزید نمایاں کرتا ہے کہ اس نے مرنے کے بعد بھی شوہر کی عزت کو داغدار کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے جب لاش کا معائنہ کیا تو جسم پر زخموں کے نشانات نے پوری کہانی بدل دی۔ تفتیش کا دائرہ پھیلا، سوالات بڑھتے گئے اور بالآخر عورت نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ سچ سامنے آ گیا، مگر اس سچ کے ساتھ کئی زندگیاں برباد ہو چکی تھیں۔ اس واقعے میں سب سے زیادہ متاثر وہ دو معصوم بچے ہیں، ایک گیارہ سال کی بیٹی اور آٹھ سال کا بیٹا۔ ان بچوں کا کیا قصور تھا؟ ان کے سروں سے باپ کا سایہ چھن گیا اور ماں جیل کی سلاخوں کے پیچھے چلی گئی۔ ان کی پوری زندگی ایک ایسے جرم کی قیمت بن گئی جس میں ان کا کوئی کردار نہیں تھا۔ یہ بچے اب معاشرے کے رحم و کرم پر ہیں۔ نہ جانے ان کے دلوں پر کیا گزر رہی ہوگی، وہ کس کو ماں کہیں گے اور کس کو باپ۔ ایسے واقعات ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ایک لمحے کی غلطی نسلوں کو برباد کر دیتی ہے۔ یہ بھی افسوسناک حقیقت ہے کہ اس عورت کی دوست بھی اسی قسم کے حالات سے گزری ہوئی تھی۔ وہ شادی میں گئی اور وہاں ایک غیر مرد سے تعلق قائم ہو گیا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب معاشرے میں بے پردگی، مخلوط تقریبات اور حدود کی پامالی عام ہو جائے تو فتنہ ایک گھر تک محدود نہیں رہتا بلکہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ آج ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں فتنوں سے بچنا آسان نہیں، مگر ناممکن بھی نہیں۔ اسلام ہمیں اتفاق، صبر اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر میاں بیوی کے درمیان اختلافات ہوں تو شریعت نے اس کے حل کے واضح طریقے بتائے ہیں، نہ کہ خواہشات کے پیچھے چل کر تباہی کو دعوت دی جائے۔ اگر کوئی عورت واقعی شوہر سے علیحدگی چاہتی ہے تو شریعت میں اس کے لیے شرعی عذر ہونا ضروری ہے۔ بغیر کسی مضبوط وجہ کے جدائی نہ صرف گناہ ہے بلکہ معاشرتی بگاڑ کا سبب بھی بنتی ہے۔ اور اگر علیحدگی ہو بھی جائے تو پھر مکمل شریعت کے دائرے میں رہنا لازم ہے۔ بدقسمتی سے آج مشترکہ شادیوں، بے پردگی اور غیر ضروری اختلاط کو معمول بنا لیا گیا ہے۔ یہی وہ راستے ہیں جہاں سے شیطان انسان کو آہستہ آہستہ گناہ کی دلدل میں دھکیلتا ہے، اور پھر واپسی کا راستہ مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں خبردار کرتا ہے کہ گھر کی بنیاد جذبات یا خواہشات پر نہیں بلکہ تقویٰ، اعتماد اور اللہ کے خوف پر ہونی چاہیے۔ جب اللہ کا خوف دل سے نکل جائے تو انسان کسی بھی حد تک گر سکتا ہے۔ ہمیں بطور معاشرہ اپنے رویوں پر غور کرنا ہوگا۔ بچوں کی تربیت، گھریلو نظام کی مضبوطی اور دینی اقدار کی پاسداری وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکی ہے۔ ورنہ ایسے واقعات ہماری آنکھیں کھولنے کے بجائے ہمیں مزید بے حس بنا دیں گے۔ یہ ایک آئینہ ہے جس میں ہر شخص اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم اس سے سبق لیتے ہیں یا صرف ایک خبر سمجھ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فتنوں کے اس دور میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے گھروں کو امن، حیا اور محبت کا گہوارہ بنائے اور ہمیں ایسے اعمال سے بچائے جو دنیا اور آخرت دونوں میں رسوائی کا سبب بنیں۔ آمین۔

ماشاءاللہ المکہ سیل پوائنٹ شاپ کا میانہ گوندل تھانہ چوک میں شاندار افتتاح کر دیا گیا

افتتاح کے موقع پر عزیز و اقارب علاقہ مکین لوگوں کی شرکت

روپے میں المکہ سیل پوائنٹ میانہ گوندل تھانہ چوک سے خرید سکتے ہیں

سرگودھا محمد زبیر بھٹی سے۔۔۔ ماشاءاللہ المکہ سیل پوائنٹ شاپ کا میانہ گوندل تھانہ چوک میں شاندار افتتاح کر دیا گیا۔۔۔ افتتاح کے موقع پر عزیز و اقارب علاقہ مکین لوگوں کی شرکت المکہ سیل پوائنٹ جو نام ہے اعتماد کا اس سے پہلے میانی میں بہترین خریداری کا مرکز ہے یہاں ان کی سیل 100 جاری ہے اس میں کافی زیادہ مقدار میں اشیاء ضرورت کی چیزیں موجود ہیں اور اب انہوں نے اپنی شاپ نمبر 2 جو میانہ گوندل چوک مین روڈ منڈی بہاؤ الدین ٹو بھلوال پر بنائی ہے اس کا شاندار افتتاح کر دیا گیا ہے ان کی شاپ سے گفٹ، کاسمیٹکس، جیولری سیٹ، بچوں کے کھلونے، چائے کپ، کافی کپ، ٹوکریاں، بالٹیاں، جھاڑو، گارمنٹس اور انڈر گارمنٹس اس کے علاوہ تمام تر اشیاء ضرورت مناسب ریٹ صرف اور صرف 120

کمشنر کوہاٹ مُعتصم باللہ شاہ نے کوہاٹ ڈویژن کے ضلع ہنگو میں پولیس پاسنگ آؤٹ پریڈ میں شرکت کی

کوہاٹ ڈویژن کے مجموعی امن و آمان سے متعلق اہم اجلاس میں شریک ہُوئے

ہنگو) محمد خالق اورکزئی سے) کمشنر کوہاٹ مُعتصم باللہ شاہ نے آج انسپکٹر جنرل پولیس خیبر پختونخوا جناب ذوالفقار حمید کے ہمراہ کوہاٹ ڈویژن کے ضلع ہنگو میں پولیس پاسنگ آؤٹ پریڈ میں شرکت اور بعد میں کوہاٹ ڈویژن کے مجموعی امن و آمان سے متعلق اہم اجلاس میں شریک ہُوئے • ڈی آئی جی کوہاٹ جناب عرفان طارق اور متعلقہ ضلعی اور پولیس انتظامیہ کے افسران بھی شریک ہُوئے

پاکستان کا بھارتی قومی سلامتی کے مشیر کے تاریخ کا بدلہ لینے سے متعلق بیان پر اظہار تشویش

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان کی جانب سے بھارتی قومی سلامتی کے مشیر کے تاریخ کا بدلہ لینے سے متعلق بیان پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔ ایک بیان میں ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ بھارتی این ایس اے کے بیان سے متعلق رپورٹس دیکھی ہیں، نفرت پر مبنی ایسے (بقیہ نمبر 21)

فیروزوالہ میں سلنڈر دھماکہ، صوبائی وزیر لیبر محمد منشاء اللہ بٹ کا نوٹس، رپورٹ طلب

لاہور (این این آئی) فیروزوالہ میں سلنڈر دھماکہ کے بعد صوبائی وزیر لیبر محمد منشاء اللہ بٹ نے فوری نوٹس لیتے ہوئے ڈی جی لیبر سے واقعے کی تفصیلی رپورٹ طلب کی اور زخمیوں کو فوری اور مکمل طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت دی۔ صوبائی وزیر نے واقعے میں ممکنہ غفلت کے پہلوؤں کا جائزہ لینے کا حکم دیا اور لیبر ڈیپارٹمنٹ کے (بقیہ نمبر 25)

قتل کے الزام میں سزائے موت پانے والے مجرم 4 سال بعد بری

لاہور (این این آئی) لاہور ہائیکورٹ نے قتل کے الزام میں سزائے موت پانے والے مجرم الفت کی سزا 4 سال بعد کالعدم قرار دے کر بری کر دیا۔ جسٹس فاروق حیدر نے اپیل پر فیصلہ سناتے ہوئے ریمارکس دیئے کہ پراسیکیوشن کے کیس میں بہت سے نقائص ہیں، (بقیہ نمبر 27)

ترقی یافتہ پنجاب کی جانب اہم اقدامات جاری

افسران کی کارکردگی جانچنے کے لیے اسٹیئرنگ کمیٹی تشکیل

لاہور (این این آئی) محکمہ ہاؤسنگ پنجاب نے وزیر اعلیٰ پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت جاری ترقیاتی منصوبوں کی مؤثر نگرانی اور افسران کی کارکردگی جانچنے کے لیے اسٹیئرنگ کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ ترجمان محکمہ ہاؤسنگ پنجاب کے مطابق سیکرٹری ہاؤسنگ نور الامین مینگل کی ہدایت پر اس حوالے سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ چھ ممبران پر مشتمل اس (بقیہ نمبر 20)

لاہور: صوبائی وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق زیر تعمیر جناح انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر جاری پیش رفت کا جائزہ لے رہے ہیں۔

لاہور یا پنجاب کے دیگر میدانی علاقوں میں برفباری کا کوئی امکان نہیں' پی ڈی ایم اے

میدانی علاقوں میں شدید بارش اور برفباری سے متعلق گردش کرنے والی خبریں بے بنیاد ہیں

لاہور (این این آئی) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) نے پنجاب میں شدید سردی اور میدانی علاقوں میں برفباری کی خبروں کی تردید کر دی۔ پی ڈی ایم اے کے مطابق لاہور یا پنجاب کے دیگر میدانی علاقوں میں برفباری کا کوئی امکان نہیں۔ پی ڈی ایم اے کا کہنا ہے کہ میدانی علاقوں میں شدید بارش اور برفباری سے متعلق گردش کرنے والی خبریں بے بنیاد ہیں۔ عوام الناس سے اپیل کی گئی ہے کہ کسی بھی قسم کی افواہوں پر دھیان نہ دیں اور صرف مستند (بقیہ نمبر 26)

بلدیاتی انتخابات حیلے بہانوں سے ٹالے جا رہے ہیں حافظ نعیم الرحمان

اسلام آباد میں درخت کاٹنے کی مذمت کرتے ہیں، حکومت کو اس کا جواب دینا ہوگا، امیر جماعت اسلامی

اسلام آباد (این این آئی) جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمان نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات پچھلے تین چار سالوں سے حیلے بہانوں سے ٹالے جا رہے ہیں، بیوروکریسی تمام تر چیزوں کو لے کر چل رہی ہے۔ پریس کانفرنس کرتے ہوئے حافظ نعیم الرحمان نے کہا کہ اسلام آباد میں درخت کاٹنے کی مذمت کرتے ہیں، حکومت کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات کہنا کہ 40 ہزار درخت لگا دیے بیوقوف بنانے (بقیہ نمبر 28)